ان من الشعر لحکمۃ و ان من البیان لسحرا

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ مجموعۂ سخندانی گنجینۂ شیوا زبانی آئینۂ شیرین بیانی یعنی

دیوان اطا ملتانی

موسوم باسم تاریخی

نغز خوش بیانی

باہتمام خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانۂ عطر و مہتمم پیام یار

قومی پریس واقع چوک لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لٹاتا ہون مین گنجِ شایگان توحیدِ یزدانکا
مرا سینہ ہے گنجینہ دُرِ تصدیق و

رہی اک عمر سبکو جستجوی گوہرِ معنی
مرے دلمین ملا آخر پتا اس گ

خمارِ کیفِ ہستی سو رہا تبک سر مین کہتا ہون
پیا تہا ایک ہی جرعہ ازل مین جامِ

بھرے ہین گوہرِ اسرار لاکھون میرے دامن مین
مراد آجکل غوّاص ہی دریای ع

پسینا آگیا ہر عضو مین فرطِ تکاپو سے
سمندِ فکر کو جب عرصہ گاہِ حمد مین

صفات و ذات تیری ای خدا بالذات واجب ہین
نہین ہی دخل تیری بارگہ مین نقص

پرِ ادراک شہبازِ تفکر گو اُڑا برسون
نہ پایا آجتک لیکن کنارہ عزت و ش

کلیات

طالب ملتانی

یعنی

نیرنگ خوش بیانی — حدائق نعت خوانی — چمن تواریخ

۱۳۰۹ھ — ۱۳۱۰ھ — ۱۳۱۰ھ

طبعزاد جناب منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی شاگرد حضرت شوق نیموی عظیم آبادی

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک قومی پریس کارخانہ عطر و مہتمم پیام یار

۱۸۹۳ء

قومی پریس لکھنؤ میں چھپا

مفید کتابیں

لوح محفوظ

یہ کتاب حزب البحر کی شرح ہے جسکو فقیر نے نہایت جانفشانی سے تالیف کیا ہے اسمین حزب البحر سے پڑھنے کی ترکیب مع دیگر عملیات نہایت شرح وبسط سے لکھی ہے۔ قیمت فی جلد ۔ ۸/

غایۃ التسہیل

یہ رسالہ ناقصون کے علاج مین فقیر کی تالیفات سے نہایت بے نظیر ہے۔ نایاب نایاب نسخے اسمین لکھے ہین۔ جن حضرات کے پاس ناقص ہون وہ ضرور اس رسالے کی خریداری کرین۔

قیمت فی جلد ۔

مذباح البقر

اسمین گاؤکشی کی بحث نہایت صاف صاف طور پر لکھی گئی ہے۔ اسکے ساتھ رسالہ تذئیل بھی ملحق ہے۔ جسمین بزرگانِ دین کی قدمبوسی و دستبوسی کا بیان ہے۔ حضرت مؤلف کی نظر ثانی اور محو و اثبات کے بعد دوبارہ چھپا ہے۔

قیمت فی جلد ۔

رسول اللہ کا جب تجھ سے لا اُحصی ثنا ہے بس
کمالِ شکر کیا ہو مجھسے تیری لطف و احسانکا

مری اقلیم دل پر نفس سرکش نے چڑھائی کی
خدا کے ہاتھ ہے بچنا متاع دین و ایمان کا

ندامت سے اگر یونہیں رہی جاری مری آنسو
کسی دن تو ہو ہی ڈالونگا میں دفتر اپنے عصیانکا

اگر مانع نہ ہوتی آیت لا تقنطوا یا رب
تو بنتا کثرتِ عصیانسے دل گہر یاس و حرمانکا

پڑا ہوں لطمۂ موج بلا میں دستگیری کر
ڈبو دیگا وگرنہ جزر و مد اس بحر عصیانکا

بنانا خضر راہِ منزلِ تقوی مرے دلکو
اگر بھولے سی ہوں رہرو طریق زشت شیطان کا

مرے ماں باپ کی کر مغفرت اپنی کرمی سے
مجھے بھی بخشدے صدقہ رسولِ جن و انسانکا

جزاک اللہ طالب تو نے کیا اچھی غزل لکھی
کہ ہے روح القدس بھی آفرین خوان تیرے دیوان کا

[illegible] میں نے عارضِ محبوبِ یزدانکا
بنا ہر صفحۂ دیوان نمونہ باغ رضوان کا

یہانتک گرمئ سودای خورشید رسالت ہے
بہار چاک دامن پر ہے جوبن صبح خندانکا

کہلائے وہ گلِ عشقِ محمد گلشن دل میں
کہ نکلا طائرِ سدرہ بھی طوطی اس گلستانکا

عسالیا پائے اقدس کا ملا جس خضر طالع کو
کبھی بھولے سے بھی خواہاں نہیں وہ آب حیوانکا

منور آپکی خاکِ قدم سی دیدۂ دل ہین | مری آنکھون کو آگے کیا ہی سرمہ صفاہان کا

شبِ معراج پہونچا برق آسا لامکان دم مین | براق اوس یکہ تازِ عرصۂ اسریٰ نی جب ہانکا

مقرر قاب قوسین آپکا اک رتبۂ ادنیٰ ہے | کہ اوادنیٰ ہی قربِ ظاہری محبوبِ یزدان کا

لگایا کحل مازاغ البصر جب شاہِ اوحیٰ نے | تو پردہ چشمِ دل سی اوٹھہ گیا اسرارِ پنہان کا

کہین ہے افضل و اعلیٰ گمان و وہمِ انسان سے | خدا ہی جانتا ہے مرتبہ اوس صاحبِ شان کا

یہی ہی آرزوی دل کہ جا پہونچون مدینے مین | کرون اظہار سارا حال اپنے شوقِ پنہان کا

لگاؤن سرمہ خاکِ حریمِ روضۂ اقدس | نکالون مین غبار اپنے دل و جانِ پرارمان کا

پڑہون اشعار نعتیہ حضورِ سرورِ عالم | بنون اسکے صلے مین مستحقِ لطفِ فراوان کا

شفاعت ہو مری بہی حشر مین یا شافعِ امت | نواسون کا تصدق اور صدقہ شاہِ جیلان کا

رہون مین آپ ہی کے سایۂ دامانِ رحمت مین | نہ حورونکی ہے کچہہ خواہش نہ مین طالب ہون رضوان کا

جو نعتِ پاک مین لکہی غزل یہ مین نے ای طالب
مرا دیوان ہمپایہ ہوا دیوانِ حسان کا

نظر آنے لگا عالم چراغِ زیرِ داماں کا | جو منہ اپنا شبِ وصل اوس پری نے شرم سے ڈہانکا

کسی یوسف لقا کی آرزوئین بند رہتی ہین | ہے عالم خانۂ دل ہین مرے کنعان کے زندان کا
ہوا کھائی جو مثل بوی گل وحشت تجرد کی | نہ اولجھا میرے دامن سے کوئی کانٹا بیابان کا
کسی کی کاکلِ پرپیچ کا سایہ پڑا اس پر | نہین بے وجہ ہرگز پیچ کھانا عشق پیچان کا
مرے زخمِ جگر پھٹتے چلے جائینگے اے قاتل | لگا دے آج اک تارِ نظر کا ہمین تو ٹانکا
مری بالین پہ چالیس دن تک بیکسی روئی | کیا اوس نے ہی سوگ آوارۂ شامِ غریبان کا
الٰہی شکر ہے ہر زخم دل کو اپنے پاتا ہون | دعا گو تیغ قاتل کا ستائش گر نمکدان کا
بہار عیش مین یہ باغ دل کیا لہلہاتا تھا | خزانِ غم نے پھیکا کر دیا رنگ اس گلستان کا
لہو کیسا دیا زخمِ جگر نے ہمدمو شب بھر | کہین کروٹ بدلنے مین نہ ٹوٹا ہو کوئی ٹانکا
وہ ہون دل سوختہ کامل کہ فرطِ گرمیِ تن سے | لگاتے ہی جل اوٹھتا ہے مرے زخمون کا ہر ٹانکا
تمہارا قد نرالا ہے نرالی خو نرالے ہو | نہ نکلا آجتک نامِ خدا تمسا کوئی بانکا
ہماری آرزوئین لاکھون مر کر دفن ہین سینے مین | یہ دل اپنا نہین اک ڈھیر ہے گنجِ شہیدان کا
دلِ شوریدہ کی اولجھن کی کیفیت کچھ نہ پوچھو | ہوا ہے اسکو سودا آجکل زلفِ پریشان کا
نکیون داغِ سویدا کو جگہ دون خانۂ دل مین | کہ نقشہ ہے مقرر یہ تو خالِ روی جانان کا

مری نازک خیالی کی نہو کیون دھوم عالم مین
مین ہون شاگرد طالب حضرتِ شوقِ سخندانکا

اگر بھولے سے بھی تمکو ہمارا دھیان ہو جاتا
تو اپنا کام مشکل اے صنم آسان ہو جاتا

ٹہلتے ہی اگر بالینِ تربت آپ آجاتے
تو کہیئے آپکا کیا اسمین کچھ نقصان ہو جاتا

قیامت پر او تمہار کہنا بھلا اسکا کچھ اچھا ہے
یہین میرا تمہارا فیصلہ ایجان ہو جاتا

بٹھاتا اپنے پہلو مین جو تیرِ یار کو اے دل
نہایت جی سے خوش تجھسے ترا مہمان ہو جاتا

وہ فرماتے ہین مجھسے شکوۂ روزِ قیامت کیا
یہین تم بخشدیتے تو بڑا احسان ہو جاتا

عبث ڈرتے تھے۔ دل میرا تمہارا کیا گلہ کرتا
حضورِ داورِ محشر یہ کیا نادان ہو جاتا

جو کچھ [illegible] تجھے [illegible] دنیا کے بکھیڑون سے
مرتب جلد اے طالب مرا دیوان ہو جاتا

مشتاق کو بیچین بنانا نہین اچھا
منہ نازسے گھونگھٹ مین چھپانا نہین اچھا

آنکھون مین رہو یا او تر آؤ مرے دلمین
ان گوشون سے باہر کہین جانا نہین اچھا

مجھسے جو عداوت ہے تو پہچان لو تربت
ٹھوکر سے ہر اک قبر مٹانا نہین اچھا

مجھپر ترے دربان کیا کرتے ہین کیون ظلم — افتادون کو در پہ سے اوٹھانا نہین اچھا

آتے ہو مرے پاس اگر چھپکے تو آؤ — ہر جلسے مین یہ رنگ جمانا نہین اچھا

مہندی کا کبھی حیلہ کبھی عذرِ حنا کت — ہر روز نیا فقرہ بنانا نہین اچھا

جبتک ہے تہان سوزِ الم دل کی نہین خیر — یہ شعلہ تہِ سینہ چھپانا نہین اچھا

کہدو مری بالین سے ہٹے شورِ قیامت — سوتے ہوئے فتنے کا جگانا نہین اچھا

دیکھین گے جو اغیار تو بدنام کرینگے — ایجان کہلے بند یہ آنا نہین اچھا

عاشق کے کبھی دل کو دُکھایا نکرو تم — مظلوم کو ایجان ستانا نہین اچھا

طالب کہین دم گھٹکے نہ آجائے لبون پر
فریاد کو مُنہ رونہ لگانا نہین اچھا

دل اپنا موردِ غمِ ہجرِ بتان رہا — اس باغ مین ہمیشہ ورودِ خزان رہا

راہِ وفا مین بر سرِ آہ و فغان رہا — ہر دم مین صورتِ جرسِ کاروان رہا

دنیا کی فکر مین کبھی عقبیٰ کے غور مین — دل پر ہمیشہ بارِ غمِ دو جہان رہا

اشکون کو ہمنے تھمتے نہ دیکھا فراق مین — دریا ہماری آنکھو نسے ہر دم روان رہا

کیونکر نہ مجکو مکتبِ الفت مین ہو کمال
طفلی سے دورِ مصحفِ روی بتان رہا

مدفن مین گو چراغ میسر نہ تہا مجھے
سوزان برنگِ شمع ہر اک استخوان رہا

تہا شب تصورِ مژہ و ابروی صنم
ہنگام خواب بہی غمِ تیر و کمان رہا

کیون دل مرا نہ سیرِ گلستان سے سیر ہو
برسون نظارۂ خطِ روی بتان رہا

بیفکر کوئی بہی نہ رہا باغِ دہر مین
بلبل تو کیا گلون کو بہی خوفِ خزان رہا

تہا صرف کہنے کو مرے اور اوسکے ارتباط
جیسے بدن کے ساتہ کبہی ربطِ جان رہا

طالب کہون مین دردِ جدائی کا حال کیا
پہلو مین رات دن یہ مرا دل تپان رہا

دلمین جو دہیان ہے کسی مستانہ چال کا
عالم ہے جوشِ ذوق مین صوفی کے حال کا

بنکر غبارِ دامنِ دلدار ہو گیا
اللہ رے عروج کسی پائمال کا

کیا گزری وہ غریب خدا جانے کیا ہوا
ملتا نہین پتا دلِ آشفتہ حال کا

منہ چادرِ کفن سی لپیٹے ہون بعد مرگ
فرطِ گنہ سے حال یہ ہے انفعال کا

جاتا ہے لامکان خبرِ یار لانے کو
اللہ رے حوصلہ مرے پیکِ خیال کا

کیا بہا سے حسنِ مہر و مہ آئی سماں مجہے
دیکھا ہے مین نے جلوہ کسی کی جمال کا

یہ سِن یہ وضع اور بتون سے یہ راہ و رسم
طالب تمہین خیال بہی ہے کچہ مآل کا

یہ عالم آفتابِ داغ دلمین تہا حرارت کا
چمک اوٹہا برنگِ لعل پتہر میری تربت کا

تصور جلوہ فرما اسمین ہے کس حور طلعت کا
دلِ پُر داغ پر اپنے ہے جوبن باغ جنت کا

نظر آنے لگی ہر شی مین جلوہ حُسن قدرت کا
اگر اوٹہ جای پردہ دیدۂ بینا سے غفلت کا

بہڑک اوٹہے اگر شعلہ چراغِ داغ حسرت کا
برنگِ طور جلکر خاک ہو سنگ اپنی تربت کا

مرے داغِ جگر مین اب یہ عالم ہے حرارت کا
مقابل ہو تو منہ پہر جای خورشیدِ قیامت کا

غبارِ شیشۂ ساعت سی یہ روشن ہوا مجہپر
نہین رہتا کبہی دل صاف اربابِ کدورت کا

سیہ بختی ہماری اس سی بڑہکر اور کیا ہوگی
کہ ہے صبح وطن پر اپنی عالم شام غربت کا

لبِ جو آج وہ آئینہ رو شاید نہاتا ہی
کہ ہر گرداب کا حلقہ ہی حلقہ چشم حیرت کا

اوڑا ان دہجیان جوش جنونمین روز محشر بہی
اگر ملجای گوشہ دامنِ صبح قیامت کا

لڑی ہی آنکہہ اوس برقِ سپہر حسن سی شاید
اوڑا یا ابر نے خاکہ ہمارے جوش رقت کا

ہوا یہ گردش چرخ و مہ و خورشید سے روشن
نہین اک ڈہنگ پر رہتا ہے حال ارباب نعمت کا

شب تاریک فرقت مین مجھے کیا شمع کی حاجت
فروزان صورت خورشید ہے ہر داغ حسرت کا

سراپا جسم گھلکر ہو گیا ہے بال کی صورت
یہ ہے موی میان کی عشق مین عالم نحافت کا

پس مردن بھی ہے درد جگر ہمراہ تربت مین
ادا کرتا ہے گویا وقت مشکل حق رفاقت کا

نظر آتی ہین یکسر سرو باغ حسن ناموزون
جواب اب تک نہین دیکھا تری مصراع قامت کا

شفا جز مرہم وصل اسکو ہونا غیر ممکن ہے
دل پرخون مرا مجروح ہے شمشیر فرقت کا

ہماری تیرہ بختی کا اگر سایہ پڑے **طالب**
بدلجائے نحوست سے اثر صبح سعادت کا

شکوہ یہ ہرگز نہین اوس کافر بے پیر کا
کر رہا ہون مین گلہ آپ اپنی ہی تقدیر کا

جب مین مانون دے لے نقاشی کو مانی تری
کھینچدے خاکہ تو میرے یار کی تصویر کا

کب ستمگر آپ سے بڑھکر ہے یہ چرخ کہن
نوجوان کے آگے ہوگا حوصلہ کیا پیر کا

اسقدر اے دل نگھبرا قاصد آجائیگا آج
ہو ہی جائیگا عیان لکھا ہے جو تقدیر کا

کیا پھنسی دل میرا پھندے مین کسی صیاد کے
ہے مقید وہ تمہاری زلف کی زنجیر کا

تیرے ابرو ہی تو کافی ہین ہمارے قتل کو | نام لیتا ہی تو اے قاتل عبث شمشیر کا

معنے اوسکے مصحف رخسار کے لکھون اگر
حشر تک طالب نہو کم سلسلہ تفسیر کا

مجہ رند کو جب وقف یہ میخانۂ دل تہا | لبریز مئی عشق سی پیمانۂ دل تہا
کسطرح ہوا داغ محبت کو یہان دخل | کیا کوئی نہ دربانِ درِ خانۂ دل تہا
برباد ہوا شانۂ مشاطہ سی افسوس | اوسکے جو سرِ زلف مین ویرانۂ دل تہا
اے کاش کہانی مری اک رات وہ سُنتی | دل کہول کی کہنا مجہی افسانۂ دل تہا
طی وشت محبت جو کئی تیری طلب مین | یہ سب اثر ہمت مردانۂ دل تہا
اوسکو ہی مٹایا مری تقدیر نی افسوس | جو داغ کہ زینت دہ کاشانۂ دل تہا
وہ شمع محبت کی جلائی تہی کسی نے | جس داغ سے آباد مرا خانۂ دل تہا
لبریز ہی اب بادۂ توحید سی ہر دم | مشہور خرابات جو میخانۂ دل تہا
مشاطہ نی اوس شوخ کی جب زلف سنواری | حسرت سی جگر چاک یہان شانۂ دل تہا
گہبرا گئے کبتک وہ کہانی مری سُنتے | اک دفتر طومار کا افسانۂ دل تہا

آتی ہی محبت کی نہ کیون صبر نکلتا — ہر دم گلۂ کشمکشِ خانۂ دل تھا
وہ مُل سے لبا لب یہ مئی عشق سی لبریز — کب ساغرِ جم صورتِ پیمانۂ دل تھا
ہین چور نکیون نشۂ توحید مین رہتا — جب جام کشِ بادۂ پیمانۂ دل تھا
وہ منزلِ مقصود کو پہونچا کہ نہ پہونچا — جو راہ روِ مشربِ رندانۂ دل تھا

مخمور مئی عشق سے دنرات رہے ہم
طالب ہمین جب وقف یہ میخانۂ دل تھا

بڑھ چلنی سے مطلب ہے نہی لفِ رسا کا — لپٹے کمرِ یار سے یا بوسہ لے پا کا
دم بھر مین مری دل کی ادھر کھل گئین گرہین — ٹوٹا جو شبِ وصل اودھر بندِ قبا کا
ہم سمجھے جو ہر بار ہمین دیکھ رہے ہو — پہلو کوئی سوچا ہے مگر تم نے جفا کا
افسوس کہ جی وقت پر اس نے بہی چرایا — تھا ہم کو بھروسا بہت اس آہِ رسا کا
وہ بام پر آئے ہین نظر مجھسی لڑانی — تارا چمک اوٹھا ہی مرے بختِ رسا کا
ای میرے خدا جلد ملا اسکو اثر سے — خالی ہی بہت روز سی آغوشِ دعا کا
کافی ہی یہ دل نامہ و پیغام کو طالب — محتاج ہون قاصد کا نہ مین بادِ صبا کا

ایکدن وہ تہا کہ دل مین وہ ستم ایجاد تہا
اب جو اوجڑا گہر ہے پہلے خانہ آباد تہا

کیون نہ سنتا گوش دل سے تو غم جان قیس
وہ بہی کیا مجہہ عاشق ناشاد کی فریاد تہا

داغ دل کے مٹتے ہی جاتی رہی کیون سب بہا
مثل گل کیا آب و رنگ گلشن ایجاد تہا

بلبل تصویر سمجہے مجکو صیادان دہر
فرط حیرت کے سبب مین بندسی آزاد تہا

جسگہڑی تہا دارو میخانہ مین مست الست
قلقل مینا مین اک شور مبارکباد تہا

دہوم سے خالی بنایا خانۂ دل ایکدم
اسمین جب دیکہا تو اک ہنگامۂ فریاد تہا

کرلیا پابند اسکو دام عشق زلف نے
ورنہ اپنا مرغ دل اک طائر آزاد تہا

تم جو آغوش تصور مین نہ آئی رات بہر
کیا کہون کیا کچہ گمان خاطر ناشاد تہا

پہلے ہی اوس نے پڑہایا کنت کنزاً کا سبق
جو دبستان محبت مین مرا استاد تہا

کیون نہ اسکو چہوڑ دیتی بلبل روح روان
خار خار آنکہون مین ہر دم گلشن ایجاد تہا

میرے مرتے ہی ہے سنسان طالب باغ دہر
مین وہ مرغ نغمہ سنج گلشن ایجاد تہا

دیکہکر رنگ روی روشن کا
شک ہوا مجکو سانپ کی من کا

چشم مشتاق کا ہوا جو گمان — بند کرتی ہین دیدہ روزن کا

دل ہمارا اسے مثل آئینہ — گذرا ہمین ہی دوست دشمن کا

جلوہ افروز ہین جو وہ دل مین — چاک سینہ ہے چاک چلمن کا

خاک ہو کر مین تم تک آیا ہون — ہان نہ جہاڑو غبار دامن کا

نازکی کا برا ہو آخر کار — نہ اوٹہا تم سے بوجہ کنگن کا

سامنے میرے گہورتا ہے تمہین — کور ہو جای دیدہ روزن کا

میٹہی باتون سے دل لبہاتی ہین — ہی غضب عالم اونکی بچپن کا

آئے اوسوقت وہ عیادت کو — ہای جب ڈہلگیا سا مرا منکا

میرے اشکون نی باندہین وہ جہڑیان — لطف برسون رہا ہی ساون کا

یون بہڑکتی ہے آتش حسرت — کہ نمونہ ہے سینہ گلخن کا

نازکی دیکہنا کہ رنگ حنا — ہاتہہ پر بوجہہ ہے کئی من کا

یہ بہی جور بتان سی ہے کیا تنگ — محو ناقوس ہے جو شیون کا

ہم وہ وحشی ہین غول صحرائی — ہے مجاور ہمارے مدفن کا

وہ غضب ڈھاتے ہین جو انون پر
ابھی عالم ہے گو لڑکپن کا

میری ہون نی وہ ہوا باندہی
اوڑ گیا پردہ تہا جو چلمن کا

کیا اثر بخشے مرہم ای جرّاح
مین ہون گھائل کسی کی چتون کا

بیڑیان اب ہزارون پہنین گے
وہ بڑہاتی ہین طوق بچپن کا

دیکھکر سوزشِ درون میری
دل جلا خوب شمع مدفن کا

جلوہ اونکا ہے حجلۂ دل مین
کیون ہون آوارہ دشتِ ایمن کا

طالب اک اور لکھہ غزل سمین
پہر دکھا زور طبع روشن کا

مستی ملکر ہے عزم گلشن کا
رنگ پہیکا کرو گی سوسن کا

عکس رخ سے بنا ہے کندن کا
رنگ بدلا روپہلی جوشن کا

دم گریہ سے ہے تار شیون کا
کیا سُہانا ہی گیت ساون کا

ہر قدم پر نکیون کمر لچکے
اونکو بہاری ہی بوجہہ دامن کا

ہی نخافت مین سروبالِ دوش
بوجہ تن پر ہی سیکڑون من کا

ایسی اونکی سنہری رنگت ہی
غم سے ہی زرد رنگ کندن کا

خوب کرتا نظارۂ جانان
کاش ہوتا مین دیدۂ روزن کا

چوڑیان وہ نکیون کرین ٹھنڈی
سوگ ہی اونکو مرگِ دشمن کا

بہر قربِ بتان کیئے کیا کیا
بہیس بدلین گی اب برہمن کا

جان اسیری سی کیون نہ گہبرائے
حبس بہاری ہی محبسِ تن کا

جب اوٹہی صرصرِ سیہ بختی
کیا بہروسا ہی شمع مدفن کا

حسن یہ ہی کہ چودہوین کا چاند
خاکہ ہی اونکے روئے روشن کا

دل نے طی ہفتخوانِ عشق کیا
یہ کلیجا نہ تہا تہمتن کا

فرس چرخ بہی ہی چکر مین
وصف سنکر تمہارے توسن کا

رشتۂ زندگی ہی طولِ امل
خضر طالب ہون کیون اس الجہن کا

سخت جان مین وہ ہون کہ الیقاتل
دم نکلتا ہے تیغ آہن کا

کس نے جوگی بنا دیا طالب
کیون گلی مین ہی آپ کے منکا

بام پر نعش مری دیکھنی دلبر آیا
بعد مدت کے مرا اوج پر اختر آیا

ہجر ساقی مین جو ذکرِ مئے احمر آیا
خون مجھ رند کی آنکھونمین وہین بھر آیا

نہ کبھی راہ پر اکدن وہ ستمگر آیا
بھولے بھٹکے نہ کبھی رات مری گھر آیا

پاس آدابِ خموشی جو رہا مدِ نظر
حرف مطلب کبھی اپنی لبونپر آیا

تنگ آیا جو دل اپنا کبھی تنہائی سے
دلدہی کرنے غم فرقت دلبر آیا

دلجلا وہ ہون دہن مین پڑے لاکھون چھالے
نام میرا جو کبھی میرے لبونپر آیا

واہ قسمت جو ہوا کوچۂ قاتل مین گزر
دوڑ کر مجھسے گلے ملنے کو خنجر آیا

بارشِ سنگ جفا بہر خدا کر موقوف
دم مرا ناک مین ای چرخِ ستمگر آیا

جو گیا اسمین ہوا کشتۂ شمشیرِ ادا
نہ کوئی کوچۂ سفاک سی پھر کر آیا

ہم ترستے ہی رہی آب بقا کو ہر دم
نہ کبھی بوسہ لب ہمکو میسّر آیا

پاؤن پھیلائے ہوئے سوئے ہو کیا تربت مین
طالب اب اوٹھو وہ ہنگامۂ محشر آیا

دستِ وحشت نے کیا چاک گریبان اپنا
بھا گیا جوش جنون کو تنِ عریان اپنا

کیا سبب نے سے جو آواز حزین آتی ہے
اسمین محبوس ہے شاید دل نالان اپنا

محفل عشق حسینان مین جلا کرتا ہے
شمع کہتی ہین جسے ہے دل سوزان اپنا

تو کہان اور کہان وہ بت رشک خورشید
دیکہہ منہ آئینے مین ای مہ تابان اپنا

کیون رہائی کی تمنا کرین ارباب جنون
اپنی زنجیر ہے طوق اپنے ہین زندان اپنا

دست وحشت جو سلامت ہین تو کیا فکر رفو
وہی دامن ہے وہی چاک گریبان اپنا

ہی غضب پان کی سرخی ترے ہونٹون پہ
کیا عجب خون کری لعل بدخشان اپنا

تجکو امید ترحم ہے رقیبون سی عبث
کوئی دشمن بہی ہوا ہی دل نادان اپنا

دیکہتے ہین جو شگفتہ کوئی غنچہ طالب
یاد آتا ہے ہمین وہ گل خندان اپنا

ہوا ہون جب سی گہائل خنجر ابروی قاتل کا
دل بیتاب مین ہر دم ہی عالم رقص بسمل کا

فلک بہی روز و شب پہرتا ہی تقلید سائل کا
لیے پہرتا ہے کاسہ آفتاب و ماہ کامل کا

دل اندوہ گین کیونکر جدا ہو میرے سینے سے
گران ہے ای نحافت بوجہ اوٹہانا اتنی سل کا

کرین ہم کس بہروسی پر تردد کشت الفت مین
نہین جز دانہ اشک اسمین کچہ بہی نام حاصل کا

نہ نکلا آج تک اوس رشک مہرہ جو پہنساتا ہین
ترے چاہ زنخدان مین گئے عالم چاہ بابل کا

ہوا ہے شبہ پروانے کی جلنو کا اسے کچھ غم
نہین ہو جو یہ رہ رہکے رونا شمع محفل کا

ہر اک صورت سے کیون آباد ہونا غیر ممکن ہے
خرابی کیا ہوئے لئے ہی ہمارے خانۂ دل کا

پڑا ہون اسطرح ہجو دسرائے گور مین آکر
مسافر جسطرح کوئی تہکا ماندا ہو منزل کا

بہ بحر عشق افگندیم بسم اللہ مجریہا
خدا ہی ناخدا ہے اب ہماری کشتی دل کا

تڑپتے ہین ہزارون کسلیے مقتول الیقاتل
تجہے مدنظر ہے کیا تماشا رقص بسمل کا

ہجوم لشکر جور و ستم ہے چار جانب سے
خدا حافظ ہے اے طالب متاع کشور دل کا

پہنساتا کچہ نہین دشوار اے صیاد بلبل کا
بنانا چاہیے تجکو مگر پہندا رگ گل کا

نہین ملتا پتا جس وزسے اوس غیرت گل کا
مری نالو نہین عالم ہے فغان جز رو بلبل کا

مرا دل لیکے مجہسے پوچہتے ہو کون بیدل ہے
جزا ہی کی وفا کیا دون مین تمکو اس تجاہل کا

جو بے سمجہے دیا دل اوٹہ گئی اب جان کر لالے
یہی پہل ہی نہال کار بیفکر و تامل کا

بتون کے جور سہتے سہتے گو تنگ آ گئے ہین پر ہی
وہی باقی ہی ہم مین حوصلہ صبر و تحمل کا

ابھی تھی دوش تک اب تا کمر وہ زلف پیچان ہے
کہان تک سلسلہ جاتا ہے دیکھین اس تسلسل کا

نہو مغرور اتنا حسن پر جب خط نکل آئے
ترقی ہو چکی آیا زمانہ اب تنزل کا

تہِ خنجر نکر بیوجہ قاتل ہم اسیرون کو
قیامت تک رہیگا خون گردن پر تری گل کا

نہین فریادرس کوئی کسیکا باغ عالم مین
عبث ہے بلبلِ نالان یہ عالم رات دن غل کا

اوٹھائے بار غم دل نے بہت راہِ محبت مین
تحمل ہو نہین سکتا ہے اب بارِ تحمل کا

اوسے کیا خواہش تاج و قبائے پادشاہی ہو
کیا ہو جس نے طالب زیب تن خرقہ توکل کا

سر مین کیا سودائے عشق کاکلِ جانانہ تھا
لاکھہ زنجیرون مین اولجھا یہ دل دیوانہ تھا

عالمِ ایجاد مین جب کوہ کن پیدا نہ تھا
خلق مین مشہور میرے عشق کا افسانہ تھا

محفلِ ساقی مین اے پیرِ مغان مین کیا نہ تھا
گریۂ مینا کبھی گہ خندۂ پیمانہ تھا

اے گلِ باغِ جوانی اور ہی کچھ تھی بہار
جن دنون بیگانہ تجھسے سبزۂ بیگانہ تھا

بادۂ عشق الٰہی سے رہا لبریز دل
جبکہ دُردِ ماسوا سے پاک یہ پیمانہ تھا

کیون نہ پھنس جاتا ہمارا طائرِ دل ایکدن
دام زلفِ پر شکن تھی خال عارض دانہ تھا

شب جو بزم غیر مین وہ شمع رو تہا جلوہ گر
دل مرا سوز نہان سے صورت پروانہ تہا

اشتیاق بوسۂ لب مین یہ گردش تہی مجہے
گہ برنگ بادہ تہا گہ صورت پیمانہ تہا

تیغ قاتل نے جو کہینچی رکھ دیا طالب نے سر
سچ جو پوچہو سر جہکانا سجدۂ شکرانہ تہا

نہ روئین کسطرح مدت ہوئی اپنا وطن چہوٹا
قفس مین آ پہنسے ہین ہم اسیرو نسی چمن چہوٹا

نہ کیون یوسف جان شادمان بیت الحزن چہوٹا
رہائی قید ہستی سے ہوئی زندان تن چہوٹا

پس مردن یہ سمجہے تہے کہ اب دیوانہ پن چہوٹا
مگر اس دست وحشت سے نہ اک تار کفن چہوٹا

زر گل پر جوانان چمن کیا کیا اکڑتے تہے
خزان آئی ہوئے مفلس وہ سامان بانکپن چہوٹا

نجاو نا توانی پر ہلیگا عرش اعظم بہی
مرا جسوقت تیر نالۂ گردون شکن چہوٹا

سوئے ہستی عدم سے لے ہی آیا دم مین عنقا کو
مرا جسدم عقاب فکر مضمون دہن چہوٹا

سر مجمع ہزارون صورت بسمل نظر آئے
ترا تیر نظر جسوقت او ناوک فگن چہوٹا

در شیرین پر اوسکی روح کو اب جبہہ سائی ہے
لگا کر تیشہ کب اس در سی کوہ کن چہوٹا

نہ پوچہو قدر کیا ترک وطن سی ہوتی ہے طالب
لیے پہرتے ہین ہاتہون ہاتہ جب گل سی چمن چہوٹا

واہ واہ تو نے وہ اشک سے چشم تر پیدا کیا
آج تک ایسا نہ دریا نے گہر پیدا کیا

میرے نالے سنکے وہ غیروں سے یوں کہنے لگے
دیکھیے کوچے میں آ کر کس نے شر پیدا کیا

قبر ٹھکرا کر مری وہ شوخ یوں کہنے لگا
تم نے اب آرام کا مر مٹکے گھر پیدا کیا

پانی پانی آب گوہر جس سے دریا میں ہوئی
ہجر میں تو نے وہ اشک سے چشم تر پیدا کیا

کوچۂ جاناں کی کیوں کرتے ہیں تم رہبری
اے خضر جب حق نے تمکو راہبر پیدا کیا

سرکشی اس نے نکی تھی قد جاناں سے اگر
سرو کو پھر کیوں خدا نے بے ثمر پیدا کیا

شاعری پر فخر اے طالب عبث کرتے ہیں آپ
آپ نے یہ کون سا علم و ہنر پیدا کیا

لبوں کے وصف میں عالم یہ ہے شیریں مقالی کا
کہ ہر مطلع مرا مطلع ہے دیوان لآلی کا

سراسر محفل الفت میں پامال حسیناں ہوں
نمونہ ہے مرا تن پیکر تصویر تسالی کا

ہمارے کشت زار عشق میں کیا خاک حاصل ہو
وفور ضبط گریہ سے ہے عالم خشکسالی کا

مری آہ شرر افشاں کی ہیں نیرنگیاں یہ ہی
کہ عالم چرخ گرداں میں ہے فانوس خیالی کا

چراغاں پارۂ دل سے کیا ہے چشم گریاں نے
تماشا ہے کنار موئے مژگاں پر دوالی کا

بنایا نقش بستر اسطرح فرط نحافت نے
کہ عالم اپنے پیکر پر ہے فانوس خیالی کا

پروئے گوہر اشک اتنے یادِ درِ دندان مین
کہ ہمرتبہ ہی ہر توئے مژہ سلک لآلی کا

خوشی اتنی ہوئی وہ گل جو آیا سیر گلشن کو
کہ غنچون کر چٹکنے نے جمایا رنگ تالی کا

کسیکی جامہ زیبی اب گلے کٹوائیگی لاکھون
کہ عالم صاف کنٹھے پر ہے شمشیر ہلالی کا

جڑاؤ جھمکے پہنے کان مین اوس گل نے جب پہنے
گمان اس بلبل دل کو ہوا پہولون کی ڈالی کا

عجب کیا خانۂ تن منہدم ہو فرط گریہ سے
مکانون کو ہی آفت جوش ابر برشگالی کا

سہا نتک تیر کہائے لذت شوق شہادت مین
کہ عالم اپنے سینے پر ہوا روضے کی جالی کا

تری کوچے مین ہم جبکہ اگر بیٹھے تو کیا بیٹھے
کہ مثل نقش پا ہر دم ہے کھٹکا پائمالی کا

لگی ہین اشک کی جھڑیان کہو کسی کرین نالے
چہکنا خوب ہی بارش مین مرغ برشکالی کا

کسیکے قتل کا بیڑا اوٹھایا تو نے اے ظالم
نہین تو اور کیا باعث ہی اِن ہونٹونکی لالی کا

پھر آیا خون آنکھون مین وہ فوریاس و حسرت سے
جو دیکھا فرقت ساقی مین عالم جام خالی کا

کسیکی زلف پیچان کا تمہین سودا ہوا طالب
نہین تو اور کیا باعث ہی اس آشفتہ حالی کا

جسکو عشق آپ کا نہین ہوتا
غم مین وہ مبتلا نہین ہوتا

گلہ جور سے عبث اے دل
اس محبت مین کیا نہین ہوتا

نہ کبھی ہم پہونچتے منزل تک
دل اگر رہنما نہین ہوتا

دہیان رہتا ہے آپکا ہر دم
کب خیال آپ کا نہین ہوتا

حرف مطلب کہون مین کس منہ سے
بوسہ بہی جب عطا نہین ہوتا

کون سی اے فلک کرون تدبیر
سیدہا وہ کج ادا نہین ہوتا

سچ ہے اس بیکسی مین اے طالب
کوئی بہی آشنا نہین ہوتا

ابہی دن ہین لڑکپن کے ابہی سن ہے یہ بچپن کا
قیامت ڈہائینگے آئیگا عالم جبکہ جوبن کا

ہوا ہے شیفتہ اے گل تمہاری روی روشن کا
دلِ مشتاق کو کیا شوق ہو گلگشت گلشن کا

دلِ وحشی کی میرے اور بہی کچہ بڑہ گئی وحشت
ہوا جیسے یہ وارفتہ کسی کے طوق گردن کا

مزے لوٹین گے ہم جی بہر کے بزم عیش و عشرت مین
مرے دن ہین جوانی کی ترا عالم ہے جوبن کا

جو ہے توقیر غیرون کی وہی توقیر ہے میری
تمہاری بزم مین کچہ فرق بہی ہے دوست دشمن کا

مین اوس گل کے مسی ملی لبیدہ ہونٹون کا ہون دلدادہ
چمن مین لا سیلیئے بہاتا ہی مجکو رنگ سوسن کا

بجے حسن و جمال مہرو مہ اپنی نظر مین کیا
پہرا کرتا ہے نقشہ آنکہون مین اک پری وش کا

جگر تہامے ہوئ آیا وہ بت آخر مری گہر مین
اثر ظاہر ہوا ای دل تری پر درد شیون کا

یقین آجائے کیونکر میرے دلکو اوسکی وعدے پر
کبہی پورا ہوا ہی قول اوس عیار پر فن کا

کرین گی حشر برپا دن جو آئینگے جوانی کی
ابہی فتنے اوٹہائین کیا کہ عالم ہے لڑکپن کا

گلستان سخن مین گل کہلائے تو نی کیا طالب
سر بزم آج دیکہا رنگ تیری طبع پر فن کا

کرون کس لیے آج شکوا کسی کا
گلہ حشر کی دن کرون گا کسی کا

نہ کچہہ پوچہیئے میرے دل کی امنگین
جہروکے مین دیکہا جو چہرا کسی کا

غضب ہو گیا اوس ستمگر کی دل مین
اثر کر گیا آج نالا کسی کا

نہین وحشت ای قیس بے وجہ مجکو
ہوا ہی مرے سر مین سودا کسی کا

ضرور آج کوئی گیا غیر کے گہر
بتاتا ہے نقش کف پا کسی کا

مجہے دیکہکر وہ رقیبون سے بولے
کہڑا ہے یہ بیچارہ شیدا کسی کا

تمھین جان و دل و دین و ایمان دیے سب
مری بدنصیبی ازل سے ہے ثابت

کہو حوصلہ مجھسا ہوگا کسی کا
کرون اے فلک کیا مین شکوا کسی کا

کیا کرتے ہین اسلئے ضبط گریہ
کہ طالب نہ کھل جاے پردا کسی کا

تجھسے دوچار جو کوئی اے یار ہوگیا
وہ جان و دل سے تیرا خریدار ہوگیا

پہونچا کبھی مین دیر کبھی کعبہ عشق مین
کافر کبھی ہوا کبھی دیندار ہوگیا

لکھے جو تیرے گوہر دندان کے مین نے وصف
ایک ایک شعر گوہر شہوار ہوگیا

وہ رنج دے رہا ہے تو دشمن ہے جان کا
تو چرخ سے زیادہ ستمگار ہوگیا

عاشق ہے مرغ دل مرا اوس بت کی خال پر
اک دانہ دیکھکر یہ گرفتار ہوگیا

بیوجہ گالیان مجھے دیتے ہو میری جان
دل دیکے تمکو کیا مین گنہگار ہوگیا

طالب صنم پرست کی ہے کچھ خبر تمھین
مسجد مین جاکے آج وہ دیندار ہوگیا

بزم مین جسوقت شامل وہ خود آرا ہوگیا
کوئی مجنون کوئی ششدر کوئی شیدا ہوگیا

فتنۂ محشر ہے آہٹ یا تری رفتار ہو
جس جگہ رکھا قدم اک حشر برپا ہو گیا

بعد مردن خواہش خست نہوگی کچھ ہمین
اوسکے کوچے مین اگر اپنا ٹھکانا ہو گیا

پوچھتا ہے کس لیے ای قیس وحشت کا سبب
میرے سر مین یار کے گیسو کا سودا ہو گیا

کر رہے ہو اے طبیبو تم عبث فکر علاج
عشق کا بیمار بتلاؤ کب اچھا ہو گیا

تیرے حسن دلربا کا ایک مین عاشق نہین
جس نے دیکھا تجکو ای دلبر وہ شیدا ہو گیا

جان سے ہون تنگ مین اے طالب اوسکی ہجر مین
ایک ساعت بھی مجھے دشوار جینا ہو گیا

ردیف باے موحدہ

اب کے جو عیادت کو مری آئینگے احباب
احوال روی دیکھ کے گھبرائینگے احباب

ہر موے تن زار گنا ہون سے ہی اک بوجھ
لاشہ جو اوٹھائین گے تو دبجائینگے احباب

پھٹنے کی نہین جامہ دری جوش جنون مین
گو لاکھ طرح سے ہمین سمجھائینگے احباب

ابتک تو مین ناکام ہون اس غم جہان مین
ہوگا کوئی وہ دن بہی کہ کام آئینگے احباب

ہے آمد و رفت انکی مرے دم کی بدولت
اب کسکی عیادت کو یہان آئینگے احبا

دم بھر مین ہم اوٹھ جائینگے اس بزم جہان سے
ملکر کف حسرت ہمین بہجائین گے احباب

تا منزل مقصود کوئی ساتھ نہ دیگا
پہونچا کے لحد تک ہمین پھر آئینگے احباب

ہوگا مرے مرنے سے بپا شور قیامت
بالین لحد پر مری جب آئینگے احباب

حورون سے نہ بہلیگی کبھی اپنی طبیعت
جنت مین جو طالب ہمین یاد آئینگے احباب

کیون نہ تابندہ ہو سب تارون مین ہے آفتاب
ہے فروغ روی جانان سے منور آفتاب

سینہ پہ داغ رشک چرخ چارم کیون نہو
ایک ہی اسمین ہی اور اوسمین بہتر آفتاب

دیکھتے ہی کیون نہ دل بہر آے مجہ میخوار کا
صورت مینا فلک ہی شکل ساغر آفتاب

تم جو آے سمت مغرب سی قیامت ہوگئی
شور ہی پیچھم سے نکلا رخ بدلکر آفتاب

گرمی داغ جنون سی پک گیا ایسا دماغ
راتدن رہتا ہی گویا اپنے سر پر آفتاب

ماہ تابان کیا چمکتا روے روشن کے حضور
جب نہ ٹھہرا اوس کف پا کی برابر آفتاب

ہوگئی جب سی مرے سلطان خوبی کی تلاش
صورت دریوزہ گر پھرتا ہی در در آفتاب

مین تو کیا اے غیرت مہ دیکھکر تیرا بناو
صورت آئینہ ہی حیران و ششدر آفتاب

کیا نظر اسکی پڑی تیرے تنِ پُر نور پر — ہو گیا کیون آپ ہی جامے سے باہر آفتاب
واہ رے حسن و جمالِ عارضِ تابان یار — ہین نثار اختر قمر صدقے نچھاور آفتاب

میرے داغ دل پر اسکی پڑ گئی ہے کیا نظر
کھا رہا ہے اسطرح طالب جو چکا آفتاب

پہلے ہو آئینۂ دل کی جلا کا طالب — ہے اگر تو فیضانِ خدا کا طالب
خواہش لطف و کرم ہے نہ جفا کا شکوہ — مین تو ہر حال مین ہون اوسکی رضا کا طالب
مجکو مرشد سے توکل کا ملا وہ خرقہ — کہ عبا کا ہون مین خواہان نہ قبا کا طالب
درد دل مین جو ملا کرتی ہے لذت مجکو — اسیلئے مین نہین ہوتا ہون شفا کا طالب
کوئی جانان کی گدائی ہوئی حاصل جسکو — ہو لکر وہ نہوا ظلّ ہما کا طالب
آنسوؤن سے کرے وہ نخل تمنا سیراب — باغ عقبے مین جو ہے نشو و نما کا طالب
زندگی بخشِ ابد ہین لبِ جانان مجکو — کس لئے خضر سے ہون آبِ بقا کا طالب
ان حسینان مجازی کی محبت کرکے — اے مرے دل نہو تو رنج و بلا کا طالب
اوڑھ لی جس نے رہِ عشق مین کالی کملی — پھر وہ خواہان نہوا ظلّ ہما کا طالب

ردیف تائے فوقانی

وہ رشک مہ رہا جو مرے گھر تمام رات
چمکا مرے نصیب کا اختر تمام رات

رہتا نہ کیون دماغ معطر تمام رات
پہلو مین اپنے تہا وہ گل تر تمام رات

دن بہر ہجوم حسرت و ارمان پاس ہے
روتی ہے بیکسی مرے سر پر تمام رات

دیوانہ کر دیا خط نوخیز نے مجھے
چنتا ہون تنکے گلیون مین دن بہر تمام رات

اللہ رے بیخودی کہ وہ بیٹھے ہین گہر مین
ہم راہ دیکھتے ہین سوے در تمام رات

آتی ہے یاد زلف سیہ شام ہو تو ہی
رہتا ہے پیچ مین دل مضطر تمام رات

تیوری جو ہم پہ اوس نے چڑہائی شب وصال
اپنا گلا رہا تہ خنجر تمام رات

کس غیرت قمر کے ہین یہ محو انتظار
رہتے ہین وا جو دیدۂ اختر تمام رات

روشن ہے مہر و مہ کو بہی تیری تلاش ہے
سرگشتہ رہتے ہین جو یہ دن بہر تمام رات

زلف سیاہ کیون رخ روشن کے پاس ہے
رہتی ہے فکر یہ ہمین دن بہر تمام رات

انجام کار کا نہین طالب ہے تمکو دہیان
ہے فکر خواب و خور تمہین دن بہر تمام رات

ایسی تہین انکہین تری روزِ ازل ہی یار مست / اک توجہ مین ہوا دل صورتِ میخوار مست

جمگھٹا ہی دوستون کا اور چہائی ہی گہٹا / میکشی کا ہے مزا کیونکر نہون میخوار مست

میری آگی کیا حقیقت بادۂ انگور کی / ہون مئے خمخانۂ توحید سی ہر بار مست

دخترِ رز سی کیا کرتے ہین اکثر چہیڑ چہاڑ / ملکے باہم بیٹہتے ہین جسگہڑی دو چار مست

گردشِ ساغر کی کیا حاجت ہے ای ساقی مجہے / آپ کہتی ہی مجہے یہ بادۂ دیدار مست

چشمِ میگون نے تری ای ساقیِ پیمان شکن / کر دیا عالم کو دم مین صورتِ میخوار مست

موسمِ گل مین نہون کیون نغمہ زن بلبلین / ان دنون کرتی ہی انکو نکہتِ گلزار مست

وصلتِ بنت العنب سے کیون نہو نفرت مجہے / جامِ عرفان پیکے ہون مین آجکل سرشار مست

پیکے طالب بادۂ حسنِ کلامِ مصطفےٰ / جہومتا پہرتا ہے نشّے مین سر بازار مست

کرتی ہے میری مرگ پر حسرت / سرِ بالین ہے نوحہ گر حسرت

دارِ فانی سے سب گئے تنہا / ہے مرے ساتہ ہمسفر حسرت

تا عدم اسکو ساتہ دینا تہا / کیون چلی مجکو چہوڑ کر حسرت

کشمکش مین پڑین تمنائین | بھر گئی دلمین اسقدر حسرت
دونون مین ماتم تمنا مین | سوگ دن بھر تو رات بھر حسرت
پہلوے دل مین اسکو پالا تھا | ہے تمنا کی مرگ پر حسرت
ہوگیا ہجر مین تمہارا خون | اے دل افسوس اے جگر حسرت
بیوفا تھا وہ چلدیا اے دل | اوسکے جانے پر اب تلک حسرت

غیر جب بزم یار سے نکلے
پھر تو طالب کی نکلی ہر حسرت

ردیف ثاے مثلثہ

مجکو کیون دینے لگا رنج و محن کیا باعث | دشمنِ تو جو ہوا چرخ کہن کیا باعث
گو رضا جوئی عالم مین ہوئی عمر بسر | پھر بھی ناراض رہے اہل وطن کیا باعث
چشمۂ مہر سے زائد رخِ روشن مین ہے آب | خشک رہتا ہی جو یہ چاہ ذقن کیا باعث
تیغ رشکِ لبِ نگین نے کیا قتل نہین | ہین جو آلودۂ خون لعل یمن کیا باعث
آج بدلے ہوئے تیور نظر آتے ہین مجھے | کس سے ہو چین بجبین مشفق من کیا باعث

ہو نہو ہوگئے آبِ دُرِ دندان ہر دو جا
پانی پانی جو ہوئے دُرِّ عدن کیا باعث

زور وحشت ہی سوا کیلئے اے دستِ جل
پرزے پرزے ہی جو کیا جامۂ تن کیا باعث

رات بھر وعدۂ دیدار نے رکھا بیتاب
تو نہ آیا جو شب اے عہد شکن کیا باعث

آجکل کے امرا سارے ہین طالب تعلیم
اب جو باقی نہین کچھ قدر سخن کیا باعث

ردیف جیم

رہ غربت مین بھی ہمدم رہا رنج
نہ جیتے جی ہوا مجھسے جدا رنج

نچھوٹے بیکسی مین بھی یہ ہمدم
مصیبت درد و غم صدمہ بلا رنج

ہزارون گالیان اوس شوخ نے دین
مرے قاصد نے پایا خوب پا رنج

ستاتا ہی جب اونکو بہا گیا ہے
کہانتک کیجئے اس بات کا رنج

قدِ دلدار مین جوبن نہین ہین
پھلے ہین سرو مین خوشرنگ نارنج

نہین قابو مین جب اپنی طبیعت
پھر اب ہمکو خوشی کیا اور کیا رنج

جدائی مین ہوئی یہ حالت زار
کہ دشمن کو بھی ہے بے انتہا رنج

مجھے چھوڑا ہا یا غیر سے ربط — ہوا اک رنج پہ اب دوسرا رنج
مرے آگے کرو غیرون کو تم پیار — نہو کیونکر مجھے اے بیوفا رنج
عدو پر ہے نظر لطف و کرم کی — دیا مجکو محبت کا صلا رنج

محبت کی ہوا طالب لگی کیا
ہوا کیون زرد رخ ہم رنگ نارنج

ردیف حائے حطی

جب سے دیکھی ہے تری زلف پریشان کی طرح — پیچ کہایا کرتے ہین ہم موئے پیچان کی طرح
ہائے رے فرط نحافت مجھسے اب تاب و توان — بہاگتی ہے جان سے عمر گریزان کی طرح
جوش وحشت مین ہزارون دامن کہسار و دشت — دہجیان ہو جائینگے جیب و گریبان کی طرح
مجکو کیا تاریکئ شام غریبان کا ہراس — ہے فروزان داغ دل مہر درخشان کی طرح
صدمۂ عشق لب رنگین سے یہ حالت ہوئی — تہوکتا ہون خون دل لعل بدخشان کی طرح
میری آنکھون سے جو وہ خورشید طلعت ہے نہان — ہے مری صبح وطن شام غریبان کی طرح
ہے صف مژگان مین اوسکی صاف تیرون کا اثر — تیز ہے ابروی قاتل تیغ بران کی طرح

باغ عالم مین لی سیرِ گنجِ تن پیدا ہوئی
کون محبوسِ قفس ہی بلبلِ جان کی طرح

کثرتِ داغِ جنون سی ہے بہارِ لالہ زار
کر لو سیرِ دل یہی گلگشتِ گلستان کی طرح

دشتِ غربت مین عجب کیا ہو بپا طوفانِ نوح
بیکسی روتی ہی مجہپر ابرِ گریان کی طرح

بزمِ عشقِ شعلہ رویان مین یہی سوز و گداز
رات بہر جلتا ہون مین شمعِ شبستان کی طرح

چند دن کو واسطے ہی قصرِ تن مین جاگزین
عزتِ جان چاہیئی توقیرِ مہمان کی طرح

شامِ فرقت مین ہی سامانِ خوشی بہی جو غم
ہے ہلالِ عید مجکو تیغِ عریان کی طرح

صرصرِ طعنِ خلائق سے اسے کیا ہو ضرر
داغِ اُلفت ہی چراغِ زیرِ دامان کی طرح

تیغِ قاتل نی جو کین تن پہ مری گلکاریان
کہلکہلا کر ہنس پڑا ہین زخم خندان کی طرح

آتشِ غم سے سراپا تن مرا ہی داغ داغ
گلشنِ عالم مین ہون سروِ چراغان کی طرح

پہر نہ قسمت لائی غربت سے کبہی سوے وطن
نکلے طالب گہر سے ہم بوے گلستان کی طرح

ردیف خای معجمہ

کبتک اوٹہاے شیشۂ دل صدمہ ہای چرخ
یارب برس چکی کہین سنگِ جفای چرخ

آٹے کی طرح دانۂ دل کسطرح نہو / افسوس ہین پسگیا یہ تہ آسیائے چرخ
وہ رشک مہر گھر مرے آکر جو پھر گیا / تقدیر کا ہی پھیر نہین کچہ خطائے چرخ
جوش جنون مین وسعت دامان دشت کیا / پرزے اوڑاؤن پاؤن جیب و قبائے چرخ
تارے نہین ہین داغ جگر کی ہین یہ کھرنڈ / بکھرے ہین دانے سے جو تہ آسیائے چرخ
تہا یہ کبھی جو دشت نوردی مین میرے ساتھ / ابتک پُر آبلہ ہے ستارون سے پائے چرخ

کیون چادرین ہماری لحد پر چڑہاتے ہین
کافی ہے ہم غریبون کو طالب ردائے چرخ

ردیف دال مہملہ

ہے بناوٹ غیر کار و نا ہو کیون ناپسند / چشم بینا کو ہی کب موتی کوئی جھوٹا پسند
بہاگتا ہی کنج زندان سی جو یہ سودا پسند / صورت مجنون ہی دلکو وسعت صحرا پسند
جاہلان کور کو حسن سخن ہو کیا پسند / شپرون کو کب فروغ آفتاب آیا پسند
کون فرقت مین اوٹہائے ناز بیتابی دل / ایسے جینے سی تو ہی سوجان سی مرنا پسند
ناز احباب وفا پرور ہی جب بار مزاج / اس دل نازک کو ہو کیا شکوۂ اعدا پسند

نام میرا بے نشانی نے کیا مشہورِ خلق
گوشۂ عزلت رہا گو صورتِ عنقا پسند

بولتا ہی گلشنِ عالم مین اب طوطی مرا
کسکو ہو نغمہ مرا اے بلبلِ گویا پسند

کچھ مشابہ قامتِ موزونِ بالاقد سی ہے
اس لیے ہے اس دلِ آزاد کو طوبی پسند

ہو دلِ ویران مین کیونکر جلوہ گر وہ شاہِ حسن
کب امیرون کو ہی اجڑا گھر غریبون کا پسند

توڑ کر قفلِ درِ زندان نکل جانی کو ہے
موسمِ گل مین دلِ وحشی کو ہی صحرا پسند

مارتی ہین لات تختِ خسروی پہ ہم فقیر
ہے بجا ہی بستر و بالش ہمین خارا پسند

محبس تن سی فرار آخر ہوی روحِ حزین
کنجِ زندان کب کسی محبوس کو آیا پسند

کوڑیون پہ دانت رہتا ہی حریصون کا مدام
کرتی ہین یہ ہڈیان جی سی سگِ دنیا پسند

کچھ بھی چشمِ سرمگینِ یار سی نسبت نہین
پھوٹین وہ آنکھین جنہین ہون دیدۂ حورا پسند

ہے مرصع گوہرِ مضمون سی طالب ہر غزل
کیون نہو ارباب جوہر کو کلام اپنا پسند

مین نے گلزارِ سخن مین جب پڑھی دو چار بند
بلبلِ شیراز کی بھی ہو گئی منقار بند

جب مرا دیوان بزمِ نکتہ سنجان مین کھلا
ہو گئے سب شاعرون کے دفترِ اشعار بند

ہر گھڑی آمادہ رہتی ہیں الجھنے پر حسود
میری تقریروں سے ہو جاتے ہیں گوہر بار بند

ڈینگ کی لیتی تھے لیکن آج بزم یار میں
کیا ہی کھائی منہ کی مجھ سے ہو گئے اغیار بند

ذرہ بنکر جا رہتا ہوں کہ پہونچوں یار تک
ہائے قسمت کر دی سب روزن دیوار بند

مجھ فقیر مست کو ملتی رہے ساقی شراب
اے مرے داتا نکر باب کرم زنہار بند

بیٹواؤں کا بنا لکر بیٹھ جاتا میں ضرور
کیا کروں رہتا ہی دولتخانۂ دلدار بند

آجکل ہی گرم بازاری تمہارے حسن کی
کیوں نہو اے رشک یوسف مصر کا بازار بند

ہو گیا سنسان جب سے مر گیا میں بادہ نوش
ایکمدت سے پڑا ہی خانۂ خمار بند

ہائے وہم ترک مطلب خط جو لکھا یار کو
کھولکر سو مرتبہ دیکھا کیا سو بار بند

گھات میں رہتا ہی صیاد آ گئی ہی فصل بہار
روز ہوتی ہیں قفس میں بلبلیں دو چار بند

آرزو ہی سیر گلشن میں تڑپ جاتی ہے جان
باغباں کہتا ہی کیوں ہر دم در گلزار بند

عشق اوس طفل برہمن کا یہ عالمگیر ہے
دیکھیے جسکو نظر آتا ہے وہ زنار بند

بعد مدت اوس نے لکھا ہی اگر نامہ مجھے
ہو گئے میرے لفافے میں خط اغیار بند

موجزن رہتا ہی آنکھوں سے مری طوفان اشک
ہو نہیں سکتی ہی طالب چشم دریا بار بند

یون نظم مرصع ہی طبیعت مین نظر بند
جس طرح کہ ہون دُرج مین یاقوت گہر بند

وہ طوطیِ خوش لہجہ ہون کہ ہون جو لب نطق
دو باتون مین کردون ابھی مرغان سحر بند

اثبات کمر مین شعرا کرتی ہین کیون بحث
کیا چیز ہی اوس بت کی جو ہی زیب کمر بند

ہون محو تصور جو کسی پردہ نشین کا
رہتی ہین دَرِ دیدہ مرے آٹھون پہر بند

دیوانون کی عادت نہین نظارۂ خوبان
کس جرم مین یارون نے کیا مجکو نظر بند

خون آنکھون سے جاری ہی تن اب گو نہین مجروح
ٹانکون سے ہوے کب دہن زخم جگر بند

یکتاے زمانہ مرے اُستاد ہین طالب
کیون فرد نہو شعر و سخن کا مرے ہر بند

دل ہجر مین ہے ماہی بی آب کے مانند
بیتاب جگر غم سے ہی سیماب کے مانند

کیونکر نہو دل نغمہ سرا صورت بلبل
ہین عارض جانان گل شاداب کے مانند

دیکھی ہے ترے کان کی بجلی کی تڑپ کیا
بجلی ہی تپان کیون دل بیتاب کے مانند

مواج جو ہین دیدۂ پرآب ہمارے
ہے فتنہ گردون کف سیلاب کے مانند

بالون سے اولجھتی ہے تری بالے کی مچھلی
تڑپون مین نہ کیون ماہی بی آب کے مانند

بہہ جاؤں اگر صورت خس کیا ہی تعجب
آنکھوں سے رواں اشک ہیں سیلاب کی مانند

جو کشتیِ دل آکے پڑی اسمیں ہوی غرق
حلقے ترے زلفوں کے ہیں گرداب کی مانند

گر جاے اگر خانۂ تن کیا ہی تعجب
توڑ آنسوؤں میں ہے مری سیلاب کی مانند

اوس بحرِ لطافت کی جدائی میں شب و روز
بیتاب ہوں میں ماہیِ بے آب کے مانند

ہی یہ اثرِ لعنتِ طاقِ خمِ ابرو
میں پشت دوتا یوں ہوں محراب کی مانند

نسبت اوسے کیا دوں تجھے جگنو کی چمک سے
خورشید ہی اک کرمک شب تاب کی مانند

تاریکیِ مرقد سے نہیں خوف ہمیں کچھ
ہے داغِ جگر مہرِ جہانتاب کے مانند

کیا بادہ کشی کا ہی مزا جب نہیں ساقی
آنکھوں میں مئے ناب ہی خوناب کی مانند

روتا ہوں جو یاد دُرِ دندانِ صنم میں
آنسو ہیں مری گوہرِ سیراب کے مانند

دیوان مرا بیش بہا کیوں نہو طالب
ہر شعر ہے عقدِ دُرِ نایاب کے مانند

ردیف ذال معجمہ

تم نے اغیار کو تو لکھے ہیں اکثر کاغذ
کبھی لکھو ہمیں بھی بہر ہیبہ کاغذ

اسطرح مکتبِ اُلفت مین ہوئی زار و نزار
تارِ مسطر ہین رگین سب تنِ لاغر کاغذ

خطِ گلزار مین اوس گل نی جو نامہ لکھا
ہوگیا تختۂ گلزار سراسر کاغذ

حال لکھون مین اگر اپنی سیہ بختی کا
فرطِ ماتم مین سیہ پوش ہو یکسر کاغذ

نامہ لکھنی مین جو یاد گلِ عارض آئی
گریۂ خون سی ہوا سرخ سراسر کاغذ

اسقدر وصفِ خط و خالِ سیہ لکھی ہین
اپنی دیوان مین سادہ نہین تل بھر کاغذ

مجھے لکھنا ہی خط اک رشکِ چمن کو بلبل
ورقِ گل سی بھی درکار ہے بہتر کاغذ

حالِ بیتابیِ دل اسمین اگر کچھ لکھون
ہاتھ سی میرے نکلجاے تڑپکر کاغذ

نامہ بر کی نہین حاجت نہ کبوتر سی غرض
جذبۂ شوق سی ہے آپ ہی شہپر کاغذ

حالتِ سوزِ درون اسمین جو تحریر کرون
کیا تعجب ہی اگر خاک ہو جلکر کاغذ

مین نے لکھی ہین جو وصفِ رخِ روشن طالب
ہے برنگِ ورقِ مہرِ منوّر کاغذ

جیسا ہی میرے یار کا سیبِ ذقن لذیذ
ویسے نہ آم ہی نہ ہین نازکبدن لذیذ
بہیر ۱۲

سُنتے ہی پانی منہ مین نہ بھر آے کسطرح
ہے صورتِ نبات تمہارا سخن لذیذ

ہمثیل باغ حسن مین وہ سرو ناز ہے
کیا کیا ہین پستہ لب و سیب ذقن لذیذ

بیشک ہی رشک چشمۂ حیوان دہان یار
آب حیات سی ہے لعاب دہن لذیذ

کیونکر نلون مین بوسہ بہا سے شکرین
ہین کوزۂ نبات سی ای جان من لذیذ

غربت کی تلخیان ہون کسطرح ناگوار
حلوے سی بہی ہی نان جوین وطن لذیذ

باغ جہان مین کیون ہو طالب کجے اس سی ذوق
ہے سب پہلون سے میوۂ نخل سخن لذیذ

ردیف رای مہملہ

نزاکت روکتی ہی ور کہین وہ باہر قدم کیونکر
وہ آغوش تصور مین بہی آئین یکدم کیونکر

بہ رنگ نقش پا ہر لحظہ وقف پایمالی ہون
تری کوچے مین او ظالم جبین میرے قدم کیونکر

ہمارے باغ دل مین داغ زخود گل کہلاتی ہین
نجہے آنکھون مین اپنی تنگ گلزار ارم کیونکر

کمال ضعف سی نازبتان جب بار خاطر ہی
چلین پہر چہیڑ کیان سہنی کو اونکی پاس ہم کیونکر

ازل مین اسکو کچہ صحبت ہتی میری سوز دل سی
ہوا اسطرح اب برق تپان آتش قدم کیونکر

کسیلے دور چشم مست سی سرشار رہتی ہین
ہمارے دیدۂ بینا کو بہاتے جام جم کیونکر

ملیگا کون اب ہمسا جفا مین اونکی ہنہو ‎ ‎ نہو اونکو ہماری مرگ کا رنج و الم کیونکر

مجھے سرکار وحشت نے عجب توقیر بخشی ہے ‎ ‎ وفور شوق سے کانٹے تلین میرے قدم کیونکر

کسیکے کوچۂ زلف معنبر سے یہ آتی ہے ‎ ‎ نہو مرغوب دل بوی نسیم صبحدم کیونکر

تمہارے نام کا سکہ ہماری داغ دل پر ہے ‎ ‎ نہون رائج جہان عاشقی مین یہ درم کیونکر

شہادت تیغ ابرو سے مری قسمت مین لکھی ہتی
اوٹہاتے قتل کو طالب وہ شمشیر دو دم کیونکر

برنگ نقش پا افتادہ پاکر ‎ ‎ مجھے ظالم نہ پامال جفا کر

ملایا خاک مین تم نے ہمین کیون ‎ ‎ برنگ اشک نظرون سے گراکر

ہوا افشاے راز عشق ایدل ‎ ‎ بہت پچتاے ہم آنسو بہاکر

بہت بیتابی دل ہے شب ہجر ‎ ‎ تشفی بخش خاطر آ دوا کر

لبون پہ ہے مریض عشق کی جان ‎ ‎ تو اے رشک مسیح اسکی دوا کر

دکہاکر مجھکو اوس نے لیلی زلف ‎ ‎ پہر آیا کو بکو مجنون بناکر

رہیگی کبتک ای طالب یہ غفلت ‎ ‎ بتون کو چھوڑ اب یاد خدا کر

ایجان نجاؤ دلِ مضطر سے نکل کر
ہو جاؤگے برباد تم اس گہر سے نکل کر

توقیر کسی بزم مین پہر ہم نے نہ پائی
بے قدر ہوئے محفلِ دلبر سے نکل کر

اے حضرتِ دل آج شکایت کا ہی موقع
ہوداد طلب مجمعِ محشر سے نکل کر

عشاق تری دید کے مشتاق کہڑے ہین
اے شوخ ذرا دیکہہ لے اندر سے نکل کر

رہنے نہین دیتا دلِ وحشی کہین ہمکو
جاتے ہین بیابان کو اب گہر سے نکل کر

اوس لف مین جسدن سے ہے پہنسا دلِ وحشی
جاتا نہین بل میرے مقدر سے نکل کر

ردیف رای مہملہ

نزاکت روکتی ہی ورنہ کہین وہ باہر قدم کیونکر
وہ آغوشِ تصور مین ہی آ

برنگِ نقشِ پا ہر لحظہ وقفِ پایمالی ہون
تری کوچے مین او ظالم جبین ت

ہمارے باغِ دل مین داغ خود گل کہلاتی ہین
جسے آنکہون مین اپنی نگ آ

کمالِ ضعف سی نازتیان جب یار خاطر ہی
چلین پہر جہڑکیان ہمنے کہاو

ازل مین اسکو کچہ صحبت تہی میری نشو دل سی
نہوا سطرح اب ق تپان آتش

کسیکے دورِ چشمِ مست سی سرشار رہتی ہین
ہمارے دیدہ بینا کو بہاے جا

بے بوسہ لئے مین نہین ٹلنے کا کبھی آج
کچھ مین ترا وعدہ نہین جاؤن جو مین ٹل کر

اچھا نہین کچھ تذکرۂ غیر شب وصل
کہہ بیٹھینگے آخر تمہین کچھ ہم بھی اوبل کر

مشکل ہے بہت حضرت دل راہِ محبت
اس رستے مین رکھیئگا قدم آپ سنبھل کر

اس سے کبھی اچھی کوئی منزل نملیگی
کیون جاتی ہو میری دل شیدا سے نکل کر

ای ساقی سرمست مجھے اور پلا دے
کم ظرف نہین ہون کہ کہون باتین اوبل کر

زلفون کا رہے دہیان نہ کیونکر مجھے طالب
سر سے کہین جاتا ہی ہے سودا یہ نکل کر

بول اوٹھا یون وہ مرا حالِ پریشان دیکھکر
ہنس گیا تو آج کسکی زلف پیچان دیکھکر

منع کیون کرتا ہی تو ای ناصح نادان مجھے
مین خدا کو دیکھتا ہون حسن جانان دیکھکر

جو کوئی عالم مین ظالم ہی نہین آرام وہی
ہو گیا ثابت مجھے یہ چرخ گردان دیکھکر

بزم عالم مین جلا کرتی ہین کیون روشن ضمیر
دل مرا جلتا ہی حالِ شمع سوزان دیکھکر

اوس بہارِ حُسن کی فرقت مین دل ہی داغ داغ
لاکھون گل کھاتی ہین ہم گلہای خندان دیکھکر

مین ہون اوسکے گوہرِ دندان کا دل سے شیفتہ
کیا کرون ای جوہری یہ دُرِ غلطان دیکھکر

آسمان حسن کا تو مہر عالمتاب ہے
کیون نہ کہاے داغ تجکو ماہ تابان دیکھکر

کسقدر شوقِ شہادت مجکو ہی قاتل آج
منہ مین بہر آتا ہی پانی تیغ بران دیکھکر

تم تو کہتے ہو کہ طالب یہ غزل اچھی نہین
صاد کر دینگے مگر شوق سخندان دیکھکر

نظر آتے تھے ابھی وہ مہ تابان ہوکر
چھپ گئی کیون مری آنکھون سی نمایان ہوکر

کیا مزا ہوگا کہ جب داد طلب ہونگا مین
منتین کیجئے گا آپ پشیمان ہوکر

آپ کا تیر نہ نکلا جو مرے پہلو سے
رہگیا کیا مری دلمین کوئی ارمان ہوکر

گلشنِ دہر مین سنبل کی طرف کیا دیکھے
دل مرا شیفتۂ زلف پریشان ہوکر

حورین ٹھنکے اگر آئے لبہانے کے لیے
توبہ توبہ اوسی چاہون ترا خواہان ہوکر

شکل پروانہ نکیونکر دلِ عشاق جلین
بزم مین بیٹھی ہین وہ شمعِ شبستان ہوکر

اک نہ اک روز یہ ہو جائیگا روشن طالب
رات کو آپ جہان جاتے ہین پنہان ہوکر

ردیف زاء معجمہ

رہتا ہی مرے دل مین غم یار شب و روز
سر پٹیتی ہی حسرت دیدار شب و روز

رہتی ہی جو یادِ مژہ یار شب و روز
سینے مین کھٹکتی ہین مری خار شب و روز

یہ دونون جو پہلو سی نکل جائین تو اچھا
ہوتی ہی دل و درد مین تکرار شب و روز

کیونکر وہ کبھی آتے جھروکے کے مقابل
رہتی یہ ہوسِ طالب دیدار شب و روز

بخشا ہے مجھے حضرتِ حشمت نے یہ رتبہ
رہتی ہین قدمبوس مری خار شب و روز

اوس شوخ جفا جو کو کبھی رحم نہ آیا
ٹپکا کیے سر ہم پس دیوار شب و روز

اسپر بھی ہی کیا جور بتانِ صورتِ ناقوس
سرگرم فغان ہی جو دل زار شب و روز

کیا چشم کواکب سے انہین دیجئے تشبیہ
جب رہتی ہین آنکھین مری بیدار شب و روز

صیاد نے گلشن کی ہوا تک نہ کھلائی
تڑپا کیے گو مرغ گرفتار شب و روز

اغیار سے ہر دم ہین جو ابرو کے اشارے
چلتی ہی گلے پر مرے تلوار شب و روز

طالب مجھے کیا ہو مئے انگور کی خواہش
ہون بادۂ توحید سے سرشار شب و روز

ردیف سین مہملہ

مجھکو کیونکر نہو بے برگیِ دل کا افسوس
کبھی پہولا نہ پہلا باغ تمنا افسوس

پردۂ عشق ہوا جامہ وردی سے صد چاک
کر دیا دست جنون نے مجھے رسوا افسوس

کیا برا تہا ترے کوچے مین پڑے رہتے تہے
جوش وحشت نے چہوڑایا وطن اپنا افسوس

پائمالِ غمِ محرومیِ جاوید رہی
نہوئی سبز مری کشت تمنا افسوس

بعد مرنے کی بہی مٹی مری برباد رہی
خاک اوڑاتا ہون مین اب بنکے بگولا افسوس

زندہ در گور ہوئین لاکہون تمنا مین مری
حوصلے خاک مین مل ملگئی کیا کیا افسوس

اثر الفت مژگان سے بڑہا جوش جنون
آخر اسنے ہمین کانٹون مین گہسیٹا افسوس

وحشتِ سیر بیابان تو ہمین کہینچی رہے
ناتوانی سے ہے مگر سلسلۂ پا افسوس

حالتِ بیکسیِ طالبِ محزون سُنکر
منہ کو آتا ہے تاسف سے کلیجا افسوس

ردیف شین معجمہ

جسطرح ہوتی ہے بلبل کو چمن کی خواہش
ہم غریبون کو ہے ویسی ہی وطن کی خواہش

جب سے ہے لعل لب و گیسوے مشکین کی طلب
نہ بدخشان کی ہوس ہے نہ ختن کی خواہش

کب ہی ہم خاک نشینون کی یہ ارمان دلمین
جامۂ زیب کی ہوس زینتِ تن کی خواہش

الفتِ گوہرِ دندان کی ملی وہ دولت
مری دلکو نہ رہی دُرِ عدن کی خواہش

صورتِ نکہتِ گل ہون چمن عالم مین
ہوگی برباد نکی مین نہ وطن کی خواہش

آکے دلمین مرے تم دیکہہ لو داغون کی بہار
ای گل تر ہوا گر سیر چمن کی خواہش

چاہ مین تیری ہوئی باولی صورت میری
کنوئین جہکوا نہ لگی چاہ ذقن کی خواہش

مین ہون تیرے لب رنگین کے ہوادارون مین
خون تہوکون جو کرون لعل یمن کی خواہش

حضرتِ شوق کا شاگرد ہون مین ای طالب
کیون نہو سب کو مرے شعر و سخن کی خواہش

ردیف صاد مہملہ

شیخ کو سبحہ برہمن کو ہی زنار کی حرص
ہین جو آزاد وہ کرتے نہین بیکار کی حرص

زلف پیچان کی ہوس ہے قد دلدار کی حرص
شکل منصور ہمین ہے رسن و دار کی حرص

کسطرح قیس کو مجنون نکہین اہل خرد
اوس نے کی کوئی صنم چہوڑ کے کہسار کی حرص

جوہر تیغ کے چکہے ہین جو کچہ اسنے مزے
دہنِ زخم کو ہی مرہم زنگار کی حرص

انہین داغون نے کیا خانۂ دل کو برباد
خاک ہو نقش و نگار در و دیوار کی حرص

خوگر سوز کیا ہے تپش غم نے مجھے
ہو کڑی دھوپ مین کیا سایۂ دیوار کی حرص

دمبدم پانی بھر آتا ہی ہمارے منہ مین
جب سے ہی بوسۂ لبہاے شکر بار کی حرص

باغ عالم مین نہین اور کوئی پھول پسند
بلبل دل کو مرے ہے گل رخسار کی حرص

بلبلو دل مین سمجھ لو یہ ہوس خوب نہین
دام مین لائیگی اکدن تمہین گلزار کی حرص

زر پسند ایسے ہین اس وقت کے ارباب دول
کرتے ہین وقت مرض شربت دینار کی حرص

کیون مرتب نہو دیوان مرا اے **طالب**
رات دن ہے مجھے موزونی اشعار کی حرص

ردیف ضاد معجمہ

رکہتین ہم آوارۂ غربت وطن سی کیا غرض
نکہت برباد کو سیر چمن سی کیا غرض

ہم تو وارفتہ تری اٹکھیلیون کی ہو گئے
ہمکو شوخی غزالان ختن سے کیا غرض

جامۂ عریانی تن جب ہمارے ساتھ ہے
پردہ پوشی کو ہمین گور و کفن سی کیا غرض

جب کنول کی طرح روشن ہین ہمارے داغ دل
محفل دلدار مین شمع لگن سی کیا غرض

رند مشرب کعبہ و بتخانہ سے آزاد ہین
شیخ سے کیا کام انکو برہمن سے کیا غرض

آپ ہین ڈوبی ہوئے بحر فنا مین یاد ذن
خاکسارانِ جہان کو دامن سے کیا غرض

مین ہون محو بوستان عارضِ گل پیرہن
عندلیبو مجکو گلگشتِ چمن سے کیا غرض

دشت وحشت اسکو کردیتا ہے دم مین تا بتا
مجسے دیوانے کو جیب و پیرہن سے کیا غرض

جامۂ دیرینۂ تن ناپسند روح ہے
صاف طینت کو پرانے پیرہن سے کیا غرض

مست کہتی ہے او نہین دلدار کی چوٹی کی بو
عاشقون کو نافۂ مشکِ ختن سے کیا غرض

جائے طالب آپکا کیون مجمع اغیار مین
بلبلِ خوش لہجہ کو زاغ و زغن سے کیا غرض

ردیف طاء مہملہ

اے جان بہت کرتے ہین یہ دیدۂ تر ضبط
طوفان ہو برپا نہوا اشکون کا اگر ضبط

آسان نہین صدمۂ مہجوری جانان
میرا ہی کلیجا ہے جو ہے درد جگر ضبط

اوڑنے لگین نالون سے دہوئین چرخ کہ اکبا
کیا کیجئے کرتا ہے دلِ زار مگر ضبط

کسطرح میسر ہو ہم آغوشیِ جانان
بیچ ہے ادہر شرم و حیا اور ادہر ضبط

سچ پوچھو تو طالب ہی یہ سینہ مرا محبس
بند اسمین ہی بیتابی دل درد جگر ضبط

ردیف ظا معجمہ

آپ لین راستا خدا حافظ
اے صنم سے ہے مرا خدا حافظ

جوش وحشت نے پھر بڑہایا ہاتھ
اب گریبان کا خدا حافظ

کھینچتا ہون مین نالۂ پر سوز
اے فلک اب ترا خدا حافظ

سنگ عشق بتان ظالم پر
شیشۂ دل گرا خدا حافظ

لیچلا سوے دشت جوش جنون
دل دارنہ کا خدا حافظ

نہ ٹلا دیو عشق گیسوئے یار
سر چڑہی یہ بلا خدا حافظ

تم نے بے سمجھے بوجھے اے طالب
دل بتون کو دیا خدا حافظ

ردیف عین مہملہ

محفل جانان مین جب آتی ہی شمع
دیکھکر اوس گل کو گل کہاتی ہی شمع

چشم گریان سینہ بریان دیکھئے
آپ کی فرقت مین غم کہاتی ہے شمع

کیون چہپی ہے پردۂ فانوس مین
ہونہو اوس گل سے شرماتی ہے شمع

کیا کسی سے اسکی آنکہین لڑ گیئن
بیطرح آج اشک برساتی ہے شمع

آہ پروانہ لگا دیتی ہے آگ
دیکھئے کیسی پگہلجاتی ہے شمع

بزم مین بن ٹہنکے جب آتے ہو تم
اے پری پروانہ بنجاتی ہے شمع

طالب اونکی بزم مین کیا بار پائین
آہ کرتے مین تو بجھہ جاتی ہے شمع

ردیف غین معجمہ

شمعرو مانند پروانہ جو رکہتی ہے چراغ
تجہہ تک آتی جان نثاری کی لیئے اوڑکر چراغ

ہے فتیلہ اژدہائی شعلہ فشان کیا عجب
مجکو ڈنس جا شب فرقت مین آ اژدر چراغ

شمعرو جبتک ہے تو زیب شبستان جہان
شکل پروانہ بلاگردان ہین تجپر چراغ

جہلملاتی ہے صباحت سی تری یون شمع مہر
صبحکو جسطرح اے رشک مہ انور چراغ

ہون وہ وحشی ہی ہجوم غول سر پر بعد مرگ
رات بہر رہتی ہین روشن میری تربت پر چراغ

عارض پرنور جانان کی اگر دیکہی جہلک
پہر نہ محفل مین فروزان ہو کبھی دم بہر چراغ

تیرگی گور اے طالبؔ جب آئی ہوئی
فائدہ کیا ہی جلاتے ہین جو تربت پر چراغ

ردیف فا

رخ ہے گو خنجر بران کی طرف — دہیان ہے ابروی جانان کی طرف
رات دہوکے ہین ترے گیسو کے — دوڑے ہم افعی پیچان کی طرف
سوچ رہتا ہے ہمین آٹھ پہر — دیکھکر شہر خموشان کی طرف
جوش وحشت مین قسم ہین سو دست — ہاتھ ہین جیب و گریبان کی طرف
شرم سے ڈہانک لی منہ ہر غنچہ — تم جو آنکلو گلستان کی طرف
بوسۂ لب ہین میسر شب و روز — رخ ہو کیون چشمۂ حیوان کی طرف
اے پری جور تغافل کبتک — اک نظر حال پریشان کی طرف
اپنی رحمت کے تصدق مین خدا — نہ نظر کر مرے عصیان کی طرف

ہوس خلد اگر ہے طالبؔ
چل ذرا کوچۂ جانان کی طرف

ردیف قاف

جب خود آرائی نے پہنائے او سے کندن کے طوق
لائی میرے واسطے دیوانگی آہن کے طوق

کیا مرے دیوانہ کرنے کو یہ آرائش سے کم
کیون پہنتی ہو مری جان آج تم بن ٹہن کے طوق

المدد جوش جنون کرتا ہی پیدا پیر زے آج
سیکڑون زنجیرین بہاری اور لاکہون لگن کے طوق

ہم سے دیوانے تو پہنے ہین ابہی سے بیڑیان
دیکہی بڑہتی ہین کہتانک آپ کے بچپن کے طوق

کیون نہوتا وصل کی شب غیر پر افشائے راز
ہاتہہ جب ڈالا گلے مین یار کے تو جہنکے طوق

کسطرح جنبش کرون اس خانۂ زنجیر مین
ایک مین مجنون لاغر اور سو سو من کے طوق

کیون نہ دیکہون دیدۂ حسرت سے طالب بار بار
مین تو ترسون اوسکا اور ڈالے آیون مری گردن کے طوق

عکس دلبر سے ہے گہر گہر دہوپ سونے کا ورق
کہتے ہین سب ہو گی کیونکر دہوپ سونے کا ورق

پرتو رخ سے کسی کے آفتاب روز حشر
ایسا چمکا جیسے کہا کر دہوپ سونے کا ورق

چرخ بیمایہ وہی ہے گو بنا دیتا ہے روز
آفتاب کیمیا گر دہوپ سونے کا ورق

کون محبوب طلائی رنگ ہے پرتو فگن
بن گئی فرش زمین پر دہوپ سونے کا ورق

دیکھنا حرص فلک نے رات دن کرتا ہی جمع
ہین درم دینار اختر دہوپ سونی کا ورق

یار کا رنگ طلائی دیکھکر جاپڑوں ہین زرد
لوح زر مہر منور دہوپ سونی کا ورق

حسن کی گرمی نے چمکا اور بہی وہ رشک مہر
جلوہ گر ہو جیسی کہا کر دہوپ سونی کا ورق

واہ رے تیری فریب ای آسمان حیلہ گر
دہوکہ دیتا ہی بنا کر دہوپ سونی کا ورق

سب سے مستغنی کیا اوس مہروش کے حسن نے
میرے آگے ہے برابر دہوپ سونی کا ورق

جو کہ قانع ہین نہ دیکہین حرص سے سوی فلک
گو درم ہو مہر انور دہوپ سونی کا ورق

انقلاب شی تو چاہے تو ہوا اک آن مین
چاندنی چاندی کا پتر دہوپ سونی کا ورق

کم نہو ذرے سے برابر طالبان زر کی حرص
کاش بنجائی بہی گہر گہر دہوپ سونی کا ورق

اسکو جو ہر روز اوڑا لیتا ہی یہ چرخ حریص
جانتا ہی مہر مقرر دہوپ سونی کا ورق

تو بہی وہ زرین قبا پڑ جاسے اگر سایہ ترا
گو سون بنجائے برابر دہوپ سونی کا ورق

حضرت شوقِ سخنور کا یہ ای طالب ہی فیض
ورنہ مشکل ہے سراسر دہوپ سونی کا ورق

ردیف کاف تازی

اسطرح ہین میرے داغ عشق روشن زیر خاک
بیگنا سرو چراغان مین ہمہ تن زیر خاک

کیسے کیسے گوہر دندان ہوئے ہین کر دفن
کیا تعجب ہے جو ہو ہیرے کی معدن زیر خاک

مر گیا ہون کیا کسی مطرب پسر کی عشق مین
ہڈیان کیون نہ شکل نی کرتی ہین شیون زیر خاک

سرکشو کیون خاکساری سے تمہین ہی اجتناب
جان کو جانا ہی اکدن بعد مردن زیر خاک

کس لیئے کرتی ہو بالاے زمین تعمیر قصر
منعمو ہی کچھ دنون کی بعد مسکن زیر خاک

دفن ہو کر بہی ہی اسدرجہ تب سوز درون
استخوان سب ہین بنگ شمع روشن زیر خاک

شوق خون ریزی کہان ظالم کو طالب قبر مین
کند ہو جاتی ہی ہر شمشیر آہن زیر خاک

پہنکا جاتا ہی مغز استخوان تک
یہ ضبط سوز غم ای دل کہانتک

وہ بلبل ہون کہ آہ پر شرر سے
جلائی ہین نے شاخ آشیان تک

لبون تک آئی ہے مشکل سے وہ آہ
پہونچتی تہی جو دم مین لامکان تک

جلا دل اسطرح سوز نہان سے
نہ نکلا سانس ہین منہہ سی دہوان تک

دکہایا یہ اثر عشق کمر نے
مٹایا قبر کا نام و نشان تک

دکھائی خاکساری نے یہ رفعت | اوڑی خاک اپنی اوجِ آسمان تک

غضب کی طبعِ نازک پائی طالب
کہ ہے سنگِ گران نازِ بتان تک

ردیف کاف فارسی

داغِ عشقِ آتشین رخ سی لگی ہی تن مین آگ | یون ہی پہلو مین مرا دل جسطرح گلخن مین آگ
ملکے مہندی باغ مین جبدم گیا وہ شعلہ رو | آتشِ رنگِ حنا سی لگ اوٹھی گلشن مین آگ
دیکھتی ہی پان کا لاکھا لبِ دلدار پہ | لوگ سمجھی لگ گئی ہی لعل کی معدن مین آگ
ہے وفورِ ضبطِ گریہ ورنہ ہون وہ عندلیب | آہ سوزان سے لگادون ہر طرف گلشن مین آگ
زینتِ بزمِ رقیب اوس شعلہ رو کو دیکھکر | داغِ حسرت سی بھڑک اوٹھی سراپا تن مین آگ
میری جوشِ اشک نے کب آتشِ غم سرد کی | جلگیا کاشانۂ دل گو لگی ساون مین آگ

چھپکے طالب رو رہا ہے جو مرا شعلہ رو
ایکدن لگ جائیگی کاشانۂ دشمن مین آگ

ردیف لام

اتنی سی وہ لب پر نہ یون سورج کی کرن پہول
جل جائیگی دیکہی گی جو اوس گل کے کرن پہول

جہڑتی ہین ترے ہنسنے مین او غنچہ دہن پہول
کیون ڈہیر ہون چارون طرف سیکڑون من پہول

سورج مین ہمین عقد ثریا نظر آیا
دیکہے جو جڑاؤ تری سونے کی کرن پہول

ہے حسن و جمال گل عارض مین وہ گرمی
مرجہا مین جو دیکہین تجہے اے رشک چمن پہول

گلشن مین گزر ہو جو ترا اے گل خوبی
صدقے کرین مرغان چمن سیکڑون من پہول

یہ کیا ہین جو کرنے لگے دعوائے غلامی
بے شبہ ہین منہ پہٹ بہت اے غنچہ دہن پہول

قاتل کی کہنچی تیغ تبسم جو چمن مین
آلودہ خون ہوگئے دم مین ہمہ تن پہول

نازک ہی کہین وہ ہری ہو جای کلائی
ہاتہون مین ملوا نہ تم اے مشفق من پہول

شاخ شجر قد کے گل و برگ و ثمر ہین
کانون مین ہین موتی ہین نہ پہنو نہ کرن پہول

گدرے بدن پر ترے پڑجائین ابہی داغ
پہینکون مین جو تیری طرف اے رشک چمن پہول

یون ذات مری باعث تزئین وطن ہے
جسطرح ہین طالب سبب زیب چمن پہول

ردیف میم

کب شب فرقت مین تنہائی سی گہبراتی ہین ہم
دل تو سمجہاتا ہی ہمکو دل کو سمجہاتی ہین ہم

ابر تر کو جب مقابل مین کبہی پاتی ہین ہم
پہر تو آنکہون سی کیا کیا اشک برساتی ہین ہم

ہای اس شرم گنہ سی منہ کفن مین ڈہانک کر
کس ندامت سی سوی ملک عدم جاتی ہین ہم

وحشت غربت مین رفیق و آشنا کوئی نہین
درد و غم کو ساتہہ ساتہہ اپنی لگا لاتی ہین ہم

اس شب تار جدائی مین کوئی ساتہی نہین
اپنی سایی تک کو بہی نا مہربان پاتی ہین ہم

پند ناصح اسطرف ہی طعن بدخواہان وسطرف
دیکہئی اب اس کشاکش مین کدہر جاتی ہین ہم

عشق کاکل سی بڑہی ہم الفت رخ کی طرف
قید تہی تاتار مین اب روم کو جاتی ہین ہم

پہلی مین پوچہتا ہون جب کہ درد دل ہی کون
دیکہئی شوخی کہ ہنسکر آپ فرماتی ہین ہم

اسطرف بہی ایک جام ای ساقی پیمان شکن
کب سی اسکی آرزو مین ہاتہہ پہیلاتی ہین ہم

اوسکو مین جانی نہ دیتا لیکن اوس عیار نی
جاتی جاتی یہ کہا ٹہہرو ابہی آتی ہین ہم

صورت سیماب ای طالب ٹہہرتا ہی نہین
اس دل بیتاب کو ہر چند سمجہاتی ہین ہم

محفل جانان مین جب جاتی ہین ہم
کہو کے ہوش اپنی چلی آتی ہین ہم

زلف پیچان اپنی سُلجہاتے ہو تُم
پیچ پر پیچ اے پری کہاتے ہین ہم

اوسکے کوچے کی ہے اسکو پہرہوس
بار بار اس کو سمجہاتے ہین ہم

ہو چکین ظاہر وفا ئین آپ کی
آپ کو دل دیکے پچتاتے ہین ہم

تیری محفل مین نہین مطلب کچہ اور
شان خالق دیکہنے آتے ہین ہم

رحم آجاتا ہے اوسکے دل مین بہی
حال دل جبدم سنا آتے ہین ہم

دل لگانا ایکدن ہوگا وبال
دیکہو طالب تمکو سمجہاتے ہین ہم

ردیف نون

صفائے کدورت رُبا چاہتا ہون
مسِ قلب کی کیمیا چاہتا ہون

گلا زیر تیغ ادا چاہتا ہون
شہیدِ محبت ہوا چاہتا ہون

سوے کعبہ شوق دل لیچلے گا
عبث رُخ قبلہ نما چاہتا ہون

اب اس گردش آسیا فلک سے
مین آنٹے کی صورت لیا چاہتا ہون

کرون پاک زنگ خیالات دل سے
جو اس آئنے کی جلا چاہتا ہون

گدائی در یار کی کس سے کم ہے　　جو مین ظل بال ہما چاہتا ہون
مری خاک سے کیون بنا ساغر مے　　مگر بوسۂ لب لیا چاہتا ہون
بجا ہے جو نادان کہتے ہین مجکو　　حسینون سے رسم وفا چاہتا ہون
سنا ہے وہ آتے ہین بہر عیادت　　بس اکدم کی مہلت قضا چاہتا ہون
چلے جاتے ہین رہروان عدم سب　　یہین ضعف سے مین رہا چاہتا ہون

بدلکر مین اے طالب اس قافیے کو
غزل دوسری اک پڑھا چاہتا ہون

جمال رخ گلبدن چاہتا ہون　　ہمیشہ بہار چمن چاہتا ہون
دم مرگ ہر مرغ گلشن یہ بولا　　رگ گل سے تار کفن چاہتا ہون
مری جان لیگی تری زلف و قامت　　خطا ہے جو دار و رسن چاہتا ہون
نہ کسطرح بیعذر دل اوسکو دیدون　　کہ دلدارے دل شکن چاہتا ہون
کسی شمع کو کرون صدر مجلس　　اگر رونق انجمن چاہتا ہون
مجھے زلف مشکین کی ہے دل سے خواہش　　خطا ہے جو ملک ختن چاہتا ہون

ملون حضرت شوق سے چلکے طالب
اگر حد تحقیق فن چاہتا ہون

اوس نرگس بیمار کے بیمار سبھی ہین
داروی تب غم کے طلبگار سبھی ہین

جو بات کہ تجھمین ہے نہین اور کسی مین
کہنے کو حسینون مین طرحدار سبھی ہین

مرغ دل و جان طائر دین بلبل ایمان
اوس ظلم زلف کی پہندی مین گرفتار سبھی ہین

اب عشق کے بازار مین مانند زلیخا
اوس غیرت یوسف کی خریدار سبھی ہین

حیرت مین نہین صورت نرگس کوئی تنہا
کہنے کو تو یون طالب دیدار سبھی ہین

اس باغ جہان مین کوئی آزاد نہین ہے
اوس سرو کی وارفتۂ رفتار سبھی ہین

کیون خار نکہائین جو ہین حاسد مرے طالب
گلزار معانی مرے اشعار سبھی ہین

کیا زلف مسلسل ہی و بکھر آئے ہوئے ہین
میرا دل شیدا بھی تو اولجھائے ہوئے ہین

کیا آپ کو یاد آگئی ہین رات کی باتین
کیون سر کو جہکائے ہوئے شرمائے ہوئے ہین

کیا غنچۂ دل باغ جہان مین ہو شگفتہ
جو گل نظر آتے ہین وہ مرجہائے ہوئے ہین

کیون آج مرے ہاتھون سے جاتا ہی مرا دل
کیا محفل اغیار مین وہ آئے ہوئے ہین

کہنا یہ دم نزع قیامت تہا کسی کا
طالب تہین کچہ ہوش ہی ہم آئے ہوئے ہین

مرض الموت مین بہی پیش نظر یار نہین
میری تقدیر مین کیا شربت دیدار نہین

بیکسی پر مری روتے ہین فلک زار و نزار
ہین یہ سب اشک روان کون کب بیمار نہین

خرد و ہوش کہان جب سے ہے تلاش کامل
راہ غربت مین کوئی مونس و غمخوار نہین

کثرت داغ سے سینے مین کہلا وہ گلشن
جسمین پہولون کے سوا نام کو بہی خار نہین

ہمکو پژمردگی گل سے ہوا یہ ثابت
گلشن دہر مین یکسان کوئی زردار نہین

اوٹہہ کہڑے ہوتے ہین دیوانے لحد مین سنکر
قم سے کچہ کم مری زنجیر کی جہنکار نہین

ٹہوکرون سے تری ہوتا ہی جو محشر برپا
یہ دم صور ہے پازیب کی جہنکار نہین

مین نے لکہی ہی جو یاد در دندان مین غزل
در شہوار سے کچہ کم مرے اشعار نہین

چشم میگون کے تصور مین جو ہون مین سرمست
کچہ بہی طالب ہوس خانۂ خمار نہین

ایکمدت سے ہے بیتاب یہ شیدائے وطن
یا خدا جلد دکھا صورت زیبائے وطن

گوکہ ہین مجھسے جدا مشتق تصور سے مگر
ہے مرے پیش نظر شکل احبائے وطن

کیون نہو سینہ مرا گنج شہیدان کی طرح
بارہا اسمین ہوا خون تمنائے وطن

کیا عجب جلکے ہو کاشانۂ دل کب کا سیاہ
شعلہ زن سینے مین ہے آتش سودائے وطن

خار کی طرح کھٹکتے ہین جمن آنکھون مین
مجھے غربت مین جو یاد آتے ہین گلہائے وطن

تہ و بالا نہو کیونکر یہ مری کشتی دل
موجزن سینے مین ہے بحر تمنائے وطن

یاد کرتے نہین بھولے سے بھی طالب مجھکو
کیسے بھولے ہوئے بیٹھے ہین احبائے وطن

نہین یہ اشک و لخت دل ہین میری چشم گریان مین
دُر و مرجان مگر اُمڈے ہوئے ہین بحر عمان مین

لگی ہین اشک کی جھڑیان وڑی مرغ نظر کیونکر
خوش آتی ہے پرندون کو کہان پرواز باران مین

ابھی چپ تھا ابھی کچھ ہے مین صدقے اس تلوّن کے
مزاج یار کا عالم ہے میرے درد پنہان مین

مجھے کیا دیگی ایذا شام غربت دشت وحشت کی
کہ نور صبح صادق ہے مرے چاک گریبان مین

کبھی مارا کبھی اوسنے جلایا دو ہی باتون سے
سوال وصل پر عالم یہ تھا اوسکے نہین ہان مین

پڑی کیا چاندنی اس شب مہتاب وحشت کی
کہ عالم ہر کتان کا آجکل جیب و گریبان مین

کبھی اے کارروان خط نگر نا رخ سوئے عارض
کہ اک قطرہ بھی پانی کا نہین چاہ زنخدان مین

پھپولے بنگئے تارے فلک پے فرط سوزش سے
اثر کیا عشق نے رکھتا ہی میری آہ سوزان مین

کبھی زلف آپ کی دیکھی کبھی لب آپ کے دیکھے
کبھی پہونچے ختن مین ہم کبھی پہونچے بدخشان مین

بتون کی یاد مین نام خدا یاد آگیا ہمکو
ثواب ایدل ملا اسطرح ہمکو فرد عصیان مین

کہین برپا نہو جائے تری رفتار سے محشر
سنبھل کر چل خدا کے واسطے گور غریبان مین

نہین ملتا ہی پہلو مین دل وحشت زدہ میرا
ذرا تم دیکھہ تو لو حلقۂ زلف پریشان مین

پس مردن مرے دل مین نہو کچھ خواہش جنت
اگر مدفن مرا ہوجائے **طالب** کوئے جانان مین

دیکھا ہی جب سے زلف پریشان کو خواب مین
رہتا ہی دل ہمیشہ مرا پیچ و تاب مین

فرقت مین تیری درد ہی پہلو مین دل مین داغ
افسوس میری جان ہی کس کس عذاب مین

رخسار یار سے اگر اوٹھہ جائے کچھ نقاب
چھپ جائے آفتاب حیا سے سحاب مین

اے بت تو فرد ہے بخدا اپنے حسن مین
کافر ہے شک کرے جو ذرا تیرے باب مین

جا گانہ ہائے طالع خفتہ مرا کبھی
دیکھا نہ مین نے اوسکو کسی رات خواب مین

ایمان و دین تو چھین لیے تو نے اے صنم
کچھ بھی نہین رہا دلِ خانہ خراب مین

طالب جناب شوق کا پابوس ہو نصیب
ہے التجا مری یہ خدا کی جناب مین

ردیف واو

وہ رخصت کرتے ہین تیر نظر کو
ہدف دل کو بناؤن یا جگر کو

زمانے کو نہ دو سیلے مرے جان
سرِ محفل نہ تم بدلو نظر کو

نہین معلوم کیا گزری شب ہجر
کہ روتی ہین دعائین بھی اثر کو

تسلی دین وہ رکھین سینے پہ ہاتھ
تسلی دے خدا درد جگر کو

یہ نالے عرش پر کیون پھر رہے ہین
شب غم ڈھونڈتے ہین کیا اثر کو

تڑپ نے اسکی مجکو مار ڈالا
نکالو جلد پہلو سے جگر کو

کھڑا ہے دیر سے در پر تمہارے
بلا لو طالب خستہ جگر کو ✣ ✣

گیسو ترا جب سے نظر آیا مرے دلکو
بہاتا نہین سنبل کا تماشا مرے دلکو

بیچین رہا آپ کی فرقت مین ہمیشہ
اکدم کبہی آرام نہ آیا مرے دلکو

کیا خواہش گلزار جنان ہو مجھے رضوان
بہاتا ہے مرے یار کا کوچا مرے دلکو

صبر و خرد و طاقت و آرام شب ہجر
سب بہاگ گئے چہوڑ کے تنہا مرے دلکو

اوسکے درِ دندان کا ہوا جبسے یہ عاشق
مرغوب نہین ہین درِ یکتا مرے دلکو

پریون کے تماشے سے یہ دل چہوٹ گیا ہے
بہاتا نہین اندر کا تماشا مرے دلکو

باتین تجہین بہت یاد مگر ہائے شب وصل
یاد آیا نہ **طالب** کوئی شکوا مرے دلکو

کیونکر نہ بہائے مجکو گل و یاسمن کی بو
آتی ہے صاف ان سے مرے گلبدن کی بو

پہیلی جو بہینی بہینی مرے گلبدن کی بو
آوارۂ وطن ہوئی غم سے چمن کی بو

سونگہی ہے جب سے مین نے ترے پیرہن کی بو
بہاتی نہین ہے مجکو گل و نسترن کی بو

بچ جائے جان ابہی ترے بیمار عشق کی
اکبار تو سونگہا دے جو سیب ذقن کی بو

بلبل تڑپ تڑپ کے چمن ہی مین مرگئی
لائی نسیم جبکہ اوڑا کر چمن کی بو ٭

کیا نکتہ چین کو علم ہوا اپنے عیوب کا | معلوم ہوتی ہر کہین اپنے دہن کی بو

طالب جو پہیلی نکہت گیسوئے عنبرین
عنبرت سے صاف اوڑگی مشکِ ختن کی بو

یہ تو ہے دامِ بلا اسمین گرفتار نہو | مرغ دل شیفتہ گیسوئے خمدار نہو
بعد مدت کے ہوئی ہی یہ شب وصل نصیب | اے سحر بہرِ خدا آج نمودار نہو
روز اسطرح نہ ہاتہون مین لگاؤ مہندی | دست نازک کو کہین رنگ حنا بار نہو
تیغ ابرو ہے مرے قتل کو کافی اے دل | دست قاتل مین اگر خنجر خونخوار نہو
کہین اغیار نہون واقف دردِ الفت | رات دن گرم فغان اے دل بیمار نہو
جبکہ آنکہون سے نہان ہے وہ گل باغ شباب | خار کسطرح مری آنکہون مین گلزار نہو
دولتِ حسن خدا داد ملی ہے اوسکو | کسطرح بادۂ نخوت سے وہ سرشار نہو
راہ غربت مین خدا ساتہہ ہی اوسکے ہردم | ساتہہ جسکے کوئی مونس نہو غمخوار نہو

نقد دل دیکے حسینانِ جہان کو طالب
غم و اندوہ و الم کا تو خریدار نہو

پیدا جہان مین کوئی تمسا البشر نہو
نالے کرون فراق مین تبکو اثر نہو

جانے نہ دینگے آپکو یہ جان سے لیجئے
رخصت طلب نہ کیجئے جبتک سحر نہو

جس سے نہ کانپے دل وسکی ہی نہین فغان
ہرگز نہین وہ آہ کہ جسمین اثر نہو

پہچانا اونکا اپنے کیئے پر یہ دیکھئے
کہتے ہین زہر دیکے الٰہی اثر نہو

طوفان کا ہی ڈر ترے رونے سے مجکو آج
تو محو گریہ اسقدر اے چشم تر نہو

اللہ رے یہ ذوق کہ اکثر شب وصال
کہتا ہے دل مرا کہ الٰہی سحر نہو

طالب یہ اپنے طالع بد کا اثر ہی صاف
شیدا ہون جسکا مین اوسے کچھ بھی خبر نہو

ردیف ہاے ہوز

عکس نے اوسکے بڑہایا یہ جمال آئینہ
باعث تحیر مہ ٹھہرا کمال آئینہ

پانی پانی شرم سے ہوتا ہی پیش روئے یار
کچھ نپوچھو حال فرط انفعال آئینہ

بزم عالم مین جو یہ چاہو کہ ہو ہر دل عزیز
صاف رکھو دل کدورت سے مثال آئینہ

او بت خود بین ترے رخسار تابان دیکھکر
کیا کہون جو کچھ ہوا ہے آج حال آئینہ

اف رے خودبینی کہ ہون عشاق تیرے محو
اور ہو آٹھون پہر تجکو خیالِ آئینہ

پاک کر زنگ خودی سے شیشۂ دل رات دن
ہے فقط روشن ضمیری ہی کمالِ آئینہ

جلوۂ رخسار جانان اسمین ہے پرتوفگن
شیشۂ دل ہو گیا اپنا مثالِ آئینہ

او بت خودبین اسے تو آپ ہی کرتا ہے شوخ
ورنہ ہو تیرے مقابل کیا مجالِ آئینہ

کیا تعجب ہو دل دشمن کدورت سے خراب
زنگ ہو جاتا ہے آخر کو وبالِ آئینہ

دوست دشمن کسطرح مجکو نہ سمجھین صاف دل
سب سے یکسان پیش آتا ہون مثالِ آئینہ

ہجر مین رو رو کر اے طالب مکدر دل نکر
یہ تو روشن ہے کہ ہے پانی وبالِ آئینہ

تہا کوئی بت وہ بیوفا کہ نپوچھہ
دل نے ایسا ملا لیا کہ نپوچھہ

دانۂ اشک گر کے آنکھون سے
خاک مین اسطرح ملا کہ نپوچھہ

گو مسِ دل کو زنگ ہے افلاس
صبر بہی ہے وہ کیمیا کہ نپوچھہ

دو قدم بہی نچلنے پایا تہا
کودکِ اشک یون گرا کہ نپوچھہ

سینے مین غم کی آگ بہڑکی تہی
خانۂ دل بہی وہ جلا کہ نپوچھہ

جا ئے اشک اب لہو نکلتا ہے
یون ہوا خونِ مدعا کہ نپوچھ

عشق تھا ہمکو کیون نہوتے زرد
اس چمن کی ہے وہ ہوا کہ نپوچھ

لشکرِ یاس کی چڑہائی سے
خانۂ صبر وہ لٹا کہ نپوچھ

صورتِ شمع بزمِ ہستی مین
طالب اسطرح جل بجھا کہ نپوچھ

ہے سویدا کی جگہ اب دل مین داغِ آبلہ ✣
بعد مدت یہ ملا ہمکو سُراغِ آبلہ

ہے سیہ بختی مین بھی احسانِ داغِ آبلہ
خانۂ دل مین منور ہے چراغِ آبلہ

خار صحرا ے جنون کی تشنہ کامی دیکھکر
ہوگیا لبریز خون میرا ایاغِ آبلہ ✣

دشت پیمائی مین آتش زیر پا کیونکر نہون
سیکڑون ہین میرے تلوون مین چراغِ آبلہ

وسعتِ دل تنگ ہے یہ طورِ سینا سے سوا
دشت ایمن چاہیئے بہر فراغِ آبلہ

دشت غربت مین کلیجا پانی پانی ہوگیا
دل ہے جسکو سمجھے ہین خون ایاغِ آبلہ

نوک کی لینے لگے کیون خار صحرا ئے جنون
لائق نشتر ہے کیا جوشش دماغِ آبلہ

خانۂ دل مین عجب کیا آگ لگجائے کبھی
اب لپک دینے لگا کچھ کچھ چراغِ آبلہ

ہو گیا اندر ہی اندر زخم سر سی پاؤن تک
سینے مین چہلکا مگر دل کا ایاغِ آبلہ

میری اشکِ گرم سی چہالی ہین سارے جسم مین
سینچنے سے ہو گیا سرسبز باغِ آبلہ

جاگزین ہی دلمین اکمدت سی یہ آ نوکِ خار
ڈہونڈہتی ہی تو کفِ پا مین سُراغِ آبلہ

کیون نہو شاداب رنگین گلشنِ ایجاد مین
ہے جگر کے خون سے سیراب باغِ آبلہ

خون کی قطرے چلی آتے ہین کیون ہمراہ اشک
میری آنکہین بنگئی ہین کیا ایاغِ آبلہ

شیخ کو باغِ جنان کی حرص دامنگیر ہے
جی مین آتا ہی دکہاؤن سبز باغِ آبلہ

کیا تعجب ہر قدم پر خون کا دریا بہے
خارِ صحرا سخت ہین نازک دماغِ آبلہ

گریہ و صحرا نوردی ہی سی ہاتہ آئی ہمین
گوہرِ اشک اور لعلِ شبچراغِ آبلہ

ایک تو ہی موسمِ گل دوسرے فیضِ جنون
کیون نہ یون پہولے پہلے گلزارِ داغِ آبلہ

خانۂ تاریکِ دلمین روشنی کچہ بہی نہین
رات دن جلتا ہی گو اپنا چراغِ آبلہ

ہائے تہا یہ نور بخشِ وادیِ جوشِ جنون
خار نے گل کر دیا میرا چراغِ آبلہ

جب سی پایا ہی ید بیضا کو اپنی جنس سے
فرطِ شادی سی فلک پر ہے دماغِ آبلہ

تن بدن اپنا پہکا جاتا ہے او ابرِ کرم
آگ سی کچہ کم نہین یہ سوزِ داغِ آبلہ

کیون دلِ خون گشتہ نے چھوڑا یا اسطرح / کیا ہوئے پہ نظر آیا ایاغ آبلہ

خون کی اسمین جھلک کچھ کچھ دکھانے لگی / کیا دمکتا ہے یہ لعل شبچراغ آبلہ

کیون ہو کی گلستان مین کہ میں ہون ہرگھڑی / ہونہ ہو ٹوٹا مرے دل کا ایاغ آبلہ

بھر گئی اور کیا طالب مین میرے ساتھ ساتھ

شمع داغ و مشعل آہ و چراغ آبلہ

ردیف یائے تحتانی

او سکو جب [illegible] محبت ہو گئی / ایک عالم کو عداوت ہو گئی

تجھ مین یہ [illegible] وحدت ہو گئی / آئینے کو جس سے حیرت ہو گئی

آہ کی کس نے ہماری قبر پر / گل جو دم مین شمع تربت ہو گئی

اک نظر پر بیچتا ہون نقد دل / تہا جو بیعانہ وہ قیمت ہو گئی

کھنچ گیا دل ات [illegible] ہوا اک طرف / عین کثرت مین یہ وحدت ہو گئی

کیا [illegible] انداز پر / صرف بیہوشی مسرت ہو گئی

غیر لاکھون جھوٹے فقرے دے گئے / مین جو سچ بولا شکایت ہو گئی

قبر پر آئے وہ پھر فاتحہ — ہر طرف برپا قیامت ہو گئی

مین وہ وحشی ہون مری تصویر بھی — قیس نے دیکھی تو وحشت ہو گئی

آہ سوزان کام آئی ایکدن — بعد مردن شمع تربت ہو گئی

کیون کمر کو بال سے تشبیہ دی — موشگافی وجہ خفت ہو گئی

مین نچونکا ہائے خواب مرگ سے — گو سر تربت قیامت ہو گئی

بزم رندان مین جو آیا محتسب — کیسی برہم اپنی صحبت ہو گئی

مل گیا ہے جب سے دو قرصین نان — مال و دولت سے قناعت ہو گئی

مسی کیا اوس بت نے ہونٹون پہ ملی — پھیکی کیون نیلم کی رنگت ہو گئی

دہ اوٹھے جاتی رہی تاثیر نوا — دو گھڑی بیٹھے تو راحت ہو گئی

[illegible] جناب شوق

[illegible]

پوچھا [illegible] تو [illegible] کیسی — [illegible] شب فرقت کیسی

کیا ہوا [illegible] جاتی [illegible] — [illegible] تمہین [illegible] کہو

شکوۂ جور و ستم پر یہ وہ فرماتے ہین — دعوے عشق اگر ہی تو شکایت کیسی
کوئی تدبیر تو فرمائیے اسکے حضرت دل — ہو گئی ہجر مین اوس شوخ کی صورت کیسی
ہائے کہنا یہ کسی کا سر تربت آکر ❊ — ہو گئی ہی تمہین سو رہنے کی عادت کیسی
زلفون کی جہونک سے دوہری ہوئی جاتی ہی کمر — کچھہ خبر لیجئے اپنی۔ یہ نزاکت کیسی ❊

حال سننے کے ہو لائق تو سنائے طالب
کیا کہے آپ کو گزری شب فرقت کیسی

حضرت ناصح جو مجکو آج سمجھانے لگے — سچ تو یہ ہے میری دلمین آگ بہڑکانے لگے
باغ مین زلف پریشان کیا وہ سلجھانے لگے — صورت دل سنبل پیچان کو اولجھانے لگے
بیٹھے کچھ بولئے دلکو ذرا بہلائیے — میرے پہلو مین ابہی سے آپ گہبرانے لگے
پہر گلگشت چمن آیا جو میرا گلبدن ❊ — سب گل تر حسن کی گرمی سے مرجہانے لگے
کسطرح باور ہو دلکو آمد شاہ بتان — نامہ بر ہم مفلسون کے گہر وہ کیون آنے لگے
حالت مستی مین بہی اونکا رہا پاس ادب — بے سبب ترسا بچے کیون مجکو ترسانے لگے
پہرے دلکو دے گئے پہر نشانی داغ غم — پاس سے صبح شب وصلت جو وہ جانے لگے

دیتے ہی تشبیہ زلفِ پر شکن کو سانپ سے — خود بخود وہ موئے مشکین پیچ و خم کہانے لگے

تہا خمارِ کیفِ ہستی سوز اسے طالبؔ مجہے
یون درِ میخانہ پر سر ہم جو ٹکرانے لگے

عشق مین کاوشِ جگر نہ گئی — یہ خلش اپنی عمر بہر نہ گئی
تہا کون بزم مین بسمل — وہ سنانِ نظر کدہر نہ گئی
کیا یہ تہا کوئی پارۂ سیماب — کیون یہ بیتابیِ جگر نہ گئی
بید کی طرح ہل گیا دلِ یار — شکر ہے آہ بے اثر نہ گئی
ڈہونڈہ لائی عدم سے فکرِ رسا — ہاتہ سے بندشِ کمر نہ گئی
نیچی نظرون سے دل چرا لینا — کبہی یہ خوی مفت بر نہ گئی

بہہ گیا خون ہو کے دل طالبؔ
جوششِ اشک چشمِ تر نہ گئی

دل خون ہوا لہو سے ہے پانی — اشکون مین نکیون ہو اب روانی
اندر کوئی دل مسل رہا ہے — یاد آئی کسی کی نوجوانی +

آتے ہیں وہ آج بے بلائے — اللہ اللہ یہ مہربانی
ہوں تشنۂ آب تیغ قاتل — ممکن نہیں پی لوں اور پانی
زخموں کے وہیں ہنسیں نہ کیونکر — قاتل کے ہیں کپڑے زعفرانی
پیاسے جو ہیں آب تیغ کے زخم — ہر دم لب پر ہے پانی پانی

کیا ہجر میں نیند آئے طالب
پتلی کو ہے حکم پاسبانی

بتوں کے عشق میں اے دل مصیبت آہی جاتی ہے — نہ گھبرا اسقدر تو سر پر آفت آہی جاتی ہے
نصیحت آپ کی یہ ہے بجا اے حضرت ناصح — حسینوں پر مگر اپنی طبیعت آہی جاتی ہے
خفا ہو تو ہو کیوں اس شکوۂ جور و جفا پر تم — کبھی بھولے سے لب پر کچھ شکایت آہی جاتی ہے
گلستان جہاں میں سرو کو جب دیکھتا ہوں میں — مجھے اے باغباں یاد اوسکی قامت آہی جاتی ہے

غزل کہنا نہیں ہے سہل مشکل ہے بہت طالب
مگر مدت میں اس فن کی لیاقت آہی جاتی ہے

الہی فلک سے بارش سنگ فتور کے — صدمے سے جسکے شیشۂ دل چور چور ہے

[illegible] ۱۲ منہ

اس کوہ دل پہ اپنے تجلیِ نور ہے
خاکِ سیاہ آتشِ غیرت سے طور ہے

ہلچل مچی ہوئی ہے قیامت ہے اک بپا
سر گرمِ نالہ آج دلِ ناصبور ہے

ہوتی ہے ان حسینون مین بھی کجلون کی قدر
کیسا پسندِ چشمِ بتان کحلِ طور ہے

آنکھین تری غضب کی ہین اے غیرتِ غزال
جن پر نثار مردمکِ چشمِ حور ہے

ہے حال پر شاہدِ نقصان پسِ کمال
کیون نہ اہد و عروج پہ اتنا غرور ہے

طالب اگرچہ صورتِ عنقا ہون گوشہ گیر
فیضِ سخن سے شہرہ نگر دور دور ہے

لاش میری جبکہ سوئے کوئے جانان لیچلے
مین یہ سمجھا جانبِ فردوس رضوان لیچلے

باغِ دنیا مین گلِ مقصد نہ ہاتھ آئے کبھی
دامنِ دل مین ہزارون خارِ ارمان لیچلے

وقتِ مردن بھی نہ آیا وہ عیادت کے لیئے
ہم عدم کو حسرتِ دیدارِ جانان لیچلے

بعد مدت کہنے سننے سے جو وہ آئی کبھی
چھین کر صبر و قرار و دین و ایمان لیچلے

وحشتِ غربت مین رفاقت خضر نے جب چھوڑ دی
ساتھ ساتھ اپنے مجھے غولِ بیابان لیچلے

یہ تو دیکھا [illegible] زنجیرِ زلفِ یار مین
یوسفِ دل کو مری کیون سوئے زندان لیچلے

ہے جو طالب عزم کوی یار با ہوش و حواس
تم بہی گویا ساتہہ اک فوج رقیبان سے چلے

پتہرا گئی ہین آنکہین مری انتظار سے
قاصد پہرا نہین ہے ابہی کوئے یار سے

گلشن مین کوئی پوچہے نسیم بہار سے
نسبت شمیم گل کو ہے کچہ بوئے یار سے

بنتا مین کاش اپنی نحافت سے بوی گل
سنتا ہون اونکو شوق ہے پہولون کے ہار سے

لکہی تہی بعد مرگ جو گردش نصیب مین
ساغر بنائے چرخ نے میرے غبار سے

مرنے کے بعد بہی نگیا ہائے سوز دل
اوٹہتے ہین شعلے اب ہی لوح مزار سے

عشق و شکیب مین ہے بہلا کیا مناسبت
کہتے ہین صبر کرنے کو مجہ دل فگار سے

طالب جو لالہ زار مین ممکن نہین کبہی
حاصل ہے وہ بہار دل داغدار سے

گہر گیا بدگمانیان بنکے
ٹہرے یون دل مین یار بدظن کے

کیون نہون زخم سب ہرے تن کے
سینچے ہین آب تیغ آہن کے

چل دبے پاؤن گور عاشق پر
حشر ہو گا چہڑے اگر جہنکے

دل دکھانے کے ہین عجب انداز
چھیڑتے ہین وہ ذکر دشمن کے

مردہ دل زندہ ہوتے ہین ہم رقص
اوس پری کی چھڑے جہان جھنکے

مر مٹے عشق مین کچھ ایسے ہم
نہ کفن کے ہوئے نہ مدفن کے

حسرتین فرط غم سے روتی ہین
بیٹھکر پاس میرے مدفن کے

کیسے بگڑے ہماری ہوش و حواس
وہ جو محفل مین آئے بن ٹھنکے

ہم تو دیدارِ یار مین **طالب**
در کے محتاج ہین نہ روزن کے

گفتگو چھیڑتے ہو جانے کی
باتین کرتے ہو دل دکھانے کی

انتہا کچھ بھی ہے ستانے کی
فکر ہنسنے مین ہے رلانے کی

کیون دکھاتے ہو مجکو چاہ ذقن
فکر ہے کیا کنوین جھکانے کی

جلوۂ برق ہے مرے دل مین
یاد ہے تیرے مسکرانے کی

سنتے ہین بات بات مین گالی
کیا سزا پائی منہ لگانے کی

کرلو غمزے سے نقد دل حاصل
یہی کنجی ہے اس خزانے کی

دل بچے زیر آسیائے فلک
کیا حقیقت اس ایک دانے کی

ہم نے کیا کیا مصیبتین نہ سہین
جھیلی ہین آفتین زمانے کی

جب لحد پر سے ہے گنبد گردون
کیا ضرورت ہے شامیانے کی

قصر دل تک تو ہو گیا ویران
فکر ہے مجکو گھر بنانے کی +

کچھ دنون تم نظر چراتے تھے
اب تو عادت ہے دل چرانے کی

باتین کرتے ہو اور ڈھنگ کی آج
فکر ہے کیا مرے اوٹھانے کی

شانہ اُلجھا ہوا ہے گیسو سے
کیا سزا پائی سر چڑھانے کی

بارش سنگ فتنہ ہے ہر دم
دیکھئے بدعتین زمانے کی

عمر عصیان مین کٹ گئی طالب
کون صورت ہے منہ دکھانے کی

کسکا ہمارے کعبۂ دل مین مقام ہے
غم سے سیاہ پوش جو بیت الحرام ہے

کیون بول اوٹھی نہین نہین انکار بوسہ مین
معدومی دہن مین مجھے اب کلام ہے

کسطرح حسرتین مری نکلین شب وصال
دلمین ہجوم غم سے تو اک ازدحام ہے

سوزِ تپِ فراق سے دل ہو گیا کباب
ہمشکلِ آبلۂ غم ساقی مین جام ہے

پھر زیارت آؤ کبھی دل کے ڈھیر پر
گورِ شہیدِ عشق علیہ السلام ہے

اوس شوخ نے جو کھولی ہین زلفین مزار پر
پیچین روح شکلِ اسیرانِ دام ہے

آنے سے اونکے آرزوؤن نے کیا ہجوم
طالب کے دل مین آج بڑی دھوم دھام ہے

غزل لکھتے ہین پھر حضرت تسخیر پتھر کی
زمینِ شعر مین کرتے ہین ہم تعمیر پتھر کی

وہ لاغر ہون جو رکھون سدۂ جیب اپنے سینے پر
تو ہو معلوم اک سل ہی بت بے پیر پتھر کی

لیا سر کاٹ سوزِ شمعِ محفل پر نہ رحم آیا
مقرر تو نے چھاتی پائی اے گلگیر پتھر کی

مری گردش سے پھر آرام کیا کیا اہلِ دنیا کو
یہ ہی ہنگامِ دورِ آسیا تقریر پتھر کی

کسی شیرین ادا نے جب خطاب کوہکن بخشا
ملی سرکارِ وحشت سے مجھے جاگیر پتھر کی

ہوائے دامنِ کہسار سر مین کیون نہ پھر جائے
ہوس رکھتے ہین ہم وابستۂ زنجیر پتھر کی

اوبل پڑتے ہین آنسو کوہکن کی جانفشانی پر
ہمین جسدم نظر آتی ہے جوئے شیر پتھر کی

گئی ہے جان جب اوسنگدل تیری جدائی مین
نشانی کے لیے تربت بھی ہو تعمیر پتھر کی

بنائی سنگ مرمر کی جو تہا اوس شکل شیرین نے ہوا دہوکا یہ سبکو ہے یہ جوئی شیر پتہر کی

گیا بتخانۂ آزر مین جسدم وہ بت کافر گری قدمونپر آکر اوسکے ہر تصویر پتہر کی

کرونگا دم مین پانی پانی اوس نادان سنگین کو حقیقت کیا ہی پیش نالۂ شبگیر پتہر کی

کیا دیوانگی کے جرم مین لڑکون نے رجم آخر ترے مجنون کو ای لیلی ملی تعزیر پتہر کی

نہو آرام کیونکر مجکو طالب سنگ طفلان سے
محبت ہے دل وحشی کو دامنگیر پتہر کی

مجنون کی طرح عمر نہ برباد کرینگے ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کرینگے

کیا آپ رقیبون ہی کو دلشاد کرینگے بہولے سے بہی مجکو نہ کبہی یاد کرینگے

مجنون نے لیا نجد تو فرہاد نے کہسار ہم بہی کسی ویرانے کو آباد کرینگے

اللہ نے بیرحم بنایا ہے بتون کو کیا کیا نہ ستم یہ ستم ایجاد کرینگے

کرنا ہے تو پامال کرین شوق سے وہ دل ہم وہ نہین جو شکوۂ بیداد کرینگے

اب ہم بہی ترے ہجر مین ای غیرت شیرین منت کشی تیشۂ فرہاد کرینگے

محفل مین بہلی بہولے گی طالب غزل اپنی ہم پر نظر لطف جو اُستاد کرین گے

وہ بہی دن آئینگے یارب کہ وطن دیکہین گے ۔ ہم اسیران قفس روے چمن دیکہین گے

ہوش بلبل کی طرح سب کے اوڑین گے اکبار ۔ تجکو اے گل جو جوانان چمن دیکہین گے

آپ مین لعل لب یار سے عشاق غنی ۔ دیدۂ حرص سے کیا لعل یمن دیکہین گے

فائدہ کیا جو ہوی بوالہوسون کو رفعت ۔ گردش اکدن صفت چرخ کہن دیکہین گے

شام غربت کی سیاہی سے تو دم گہٹتا ہے ۔ دل تڑپتا ہے کہ کب صبح وطن دیکہین گے

رنج غربت سے وہ اگلی مری صورت نہ رہی ۔ غیر سمجہین گے جو احباب وطن دیکہین گے

روح جبتک ہے مکین اسمین بنا ہے اسکی ۔ بعد اسکے نہ یہ کاشانۂ تن دیکہین گے

چتونین تیری قیامت کی ہین اے فتنۂ دہر ۔ چوم لین گے تیری آنکہین جو ہرن دیکہین گے

بعد مردن مجہے سب یاد کرینگے **طالب**
جبکہ دیوان مرا اہل سخن دیکہین گے

مانا دل بیتاب کی فریاد غضب ہے ۔ تیرا ہی ستم اے ستم ایجاد غضب ہے

مین تمکو شب و روز کرون یاد مری جان ۔ بہولے سے نہ تم مجکو کرو یاد غضب ہے

آتی ہے صدا مرقد شیرین سے یہ دن رات ۔ برباد ہوئی محنت فرہاد غضب ہے

اوس بت کا تصور ہی نہین دلمین ہا آج — برباد ہوا خانۂ آباد غضب ہے

دشمن تو مزے لوٹتی ہین وصل کے دن رات — فرقت مین ہمین اک ہین ناشاد غضب ہے

ہو جاتی ہین بیچین بہت ہم تری غم مین — یہ یاد تیری اے ستم ایجاد غضب ہے

پابوس کا ہے شوق نہایت مجھے طالب
ہین دور بہت ہی مرے استاد غضب ہے

جب اجل آئیگی کہدونگا قضا سی پہلے — مرچکا ہون مین تو اک بت کی ادا سی پہلے

سخت جان ہون مین بہت ذبح کریگی کہ نہین — پوچھہ لو یہ تو ذرا تیغ ادا سے پہلے

شکوۂ جور سے مین باز نہ آؤنگا کبھی — آپ جبتک نکرین توبہ جفا سے پہلے

دیکھے دل جان ہی بتا یہ وفا ہے کہ نہین — پوچھہ لو جا کے کسی اہل وفا سے پہلے

مجھے گلگشت چمن کا ہے وہ شوق ای ہمدم — باغ مین جاکے پہونچتا ہون صبا سی پہلے

سرخ اسے شوخ ترے ہاتھہ نہونگے ہرگز — خون جبتک نہ مرا مل لے حنا سی پہلے

مرمٹا مین عبث اوس بت کی ادا پر طالب
جان دی مین نے یونہین اپنی قضا سی پہلے

زندگی ہجر مین اے یار ہی دشوار مجھے
شکل وکھلا دی خدا کے لیی اک بار مجھے

جسطرح مین نے مری جان دیا ہے تمہین دل
جان اگر مانگو تو ہرگز نہو انکار مجھے

کسی صورت سی نہین ہی مجھے امید شفا
کر دیا ہے مرض عشق نے بیمار مجھے

ہائے کہنا یہ کسی غنچہ دہن کا شب وصل
نیند آتی ہے نکرنا کہین بیدار مجھے

درد دل اپنا کسے جا کے سناؤن **طالب**
نظر آتا نہین اپنا کوئی غمخوار مجھے

ترے پتھر سی دل مین جسکی کچھ تاثیر ہوتی ہی
وہ میرے دل کی فریاد ای بت بے پیر ہوتی ہی

جو مجھسے بندش مضمون دم تحریر ہوتی ہی
وہ میرے دلربا کی یکقلم تقریر ہوتی ہے

اثر پوچھا جو مین نے آہ کا ہنس کر یہ فرمایا
بتاؤ تو سہی کیا واقعی تاثیر ہوتی ہے

نہ چین آیا ذرا تمکو رہی بیتاب شب بھر تم
ہماری آہ مین ظالم یہی تاثیر ہوتی ہی

سنا کر گالیان **طالب** کو وہ بدخو یہ بول اوٹھا
کہ جو شیدا ہو مجھپر اوسکی یہ توقیر ہوتی ہے

پلٹ کیون گئے میری جان آتے آتے
ہوئے تمکو کیا کیا گمان آتے آتے

یہ قسمت کا ہی پہیر وعدے کی شب وہ
گئے غیر کے گہر یہان آتے آتے

نہ ابتک مرے گہر کسی دن تم آئے
ہوئی مدت اے مہربان آتے آتے

تب ہجر نے آگ بہڑکائی ایسی
ہوئے خشک اشک وان آتے آتے

بہت حسرتین بہر گیئن میری دلمین
یہ گہر بہر گیا میہمان آتے آتے

کوئی جانتا ہو تو مجکو بتاوے
گئے کسطرف وہ یہان آتے آتے

نکیون اشک رکجائین آنکہون مین آکر
ٹہر جاتے ہین کاروان آتے آتے

کہا اوس نے جو کچہ پیام زبانی
گیا بہول قاصد یہان آتے آتے

اوداسی یہ کیون آج چہائی ہوئی ہے
تمہین ہو گیا کیا یہان آتے آتے

ادا سے جوبن ٹہنکے وہ گہر سے نکلے
کیا لاکہون کو نیمجان آتے آتے

بڑی محنت و مشق کے بعد طالب
مجہے آئی اردو زبان آتے آتے

یہ تو دو دن کی زندگانی ہے
یہ نہ سمجہو کہ جاودانی ہے

قصۂ ہجر سنکے کہتے ہین
کیسی پر غم تری کہانی ہے

میری آنکھون مین تم جو رہتے ہو ❊ دلمین کچھ اور بدگمانی ہے
کیون نہ لوٹون مزے وصال کی شب ❊ مین ہون یا وہ نگار جانی ہے
کوئی کروٹ بدل نہین سکتے ❊ ہجر مین ایسی ناتوانی ہے
دُرِ دندان کی آب کے آگے ❊ آبِ گوہر بھی پانی پانی ہے
کیون نہ پیارا ہو جان سے چھلا ❊ یہ مرے یار کی نشانی ہے
قبر ٹھکراتے ہوے کیون ایجان ❊ ٹوٹی پھوٹی مری نشانی ہے

بولے طالب وہ سنکے میری غزل
سحر ہے یہ کہ شعر خوانی ہے

جو زلف اب کان پر لہرا رہی ہے ❊ بتاؤ کیا تمہین سکھلا رہی ہے
کسی کا ہائے یہ کہنا شب وصل ❊ بچہ ٹھیرو تم ہمین نیند آرہی ہے
گلستان مین کھلا ہے کیا کوئی گل ❊ چمن سے اور ہی بو آرہی ہے
کوئی اوس عیسیِ دوران سے کہدے ❊ کسی کی جان لب پر آرہی ہے
تمہین کیا ہو گیا ہے آج طالب ❊ اوداسی کیون یہ رخ پر چھا رہی ہے

عمر بہر تو وہ گلشن ایجاد مین آزاد ہے — جو کوئی وارستۂ شکل نکہت برباد ہے

جب سے مجکو عشق مژگان ستم ایجاد ہے — دل مرا آماجگاہ ناوک بیداد ہے

اوس ستم ایجاد کو لاکہون ہوا کرتو ہین ظلم — پہر بہی دل منت کش خاموشی فریاد ہے

کون ہوگا مانع سیر خیابان عدم — بلبل روح روان اک طائر آزاد ہے

کہلتے ہین ہر دم جو سینے مین مرے داغ جنون — عین لطف نخلبند گلشن ایجاد ہے

آج گلگشت چمن مین ہے وہ رنگین مزاج — رنگ روی گل برنگ نکہت برباد ہے

آرزوئین اسمین مرجاتی ہین کیون جان کے ساتہ
کیا دل پرداغ طالب روضۂ شداد ہے

خانۂ دل مین ہمارے جو تری یاد رہے — صورت گلشن فردوس یہ آباد رہے

لب پہ آمے حضرت دل آپکے فریاد رہے — کیون نہ بیچین بہلا وہ ستم ایجاد رہے

دیکہنا لطف و ستم سے نہ کہین باز آنا — کوئی آباد رہے یا کوئی برباد رہے

رات دن غیرون کی جلسون مین رہا کرتے ہو — کوئی بچہڑا ہوا کسطرح تمہین یاد رہے

ہین تقاضے تو یہی ناز و ادا کے اے جان — کرم و لطف کی ساتہ آپ کی بیداد رہے

شوق سے آکے کوئی قبر مری ٹھکرائے — مین دعا دونگا کہ ظالم مرا آباد رہے
ستم و جور کیئے جاؤ جہانتک چاہو — داد چاہونگا قیامت مین تمہین یاد رہے
خضر ہو شوق ہو یا جذبِ دلِ شیدا ہو — جو دکہا دے ترا کوچہ مجھے آباد رہے

سارے احباب ہین نزدیک مرے اے طالب
دور مجھسے مگر اک حضرت اُستاد رہے

جبتک رخِ دلبر کا نظارا نہین کرتے — ہم سیر گلستان کو گوارا نہین کرتے
کیون دلکو پریشان کیا کرتے ہو ایجان — تم کسلیئے زلفون کو سنوارا نہین کرتے
ہم پہ وہ چڑہاتے نہین کب غصے سے تیوری — بیوجہ وہ کب خون ہمارا نہین کرتے
گہبرائے ہوئے پہرتے ہو کیون خوف گلہ سے — ہم حشر مین کچھ شکوہ تمہارا نہین کرتے

اک وہ کہ مزے لوٹتے ہین وصل کے طالب
اک مین کہ مرا آنا گوارا نہین کرتے

تمہارے تیور ہین آج میلے کہلی ہین زلفین بلا کیا ہے — رقیب کیا مر گیا مری جان کہو تو آخر یہ حال کیا ہے
جو مجبور رہتا ہون رات دن مین تمہاری فرقت مین اے پریوش — نہین ہے ابتک خبر یہ مجکو فراق کیا ہے وصال کیا ہے

تمہارے فرقت مین ہیر دپیر جو گذری جلی ذبلا تمہاری
کبھی افسوس اتنا پوچھا کہو تو آخر یہ حال کیا ہے

ثنا کسیکی گلہ کسیکا کسی کی مدحت کسی کا شکوہ
رقیب کی بزم مین جنم اسکے بتا ئی قیل و قال کیا ہے

نہین یہ اتنا تغافل اچھا نہین یہ بے اعتنائی اچھی
ذرا تو دیکھو کہ فرط غم سے تمہارے **طالب** کا حال کیا ہے

شمع کی طرح ہمین یون نہ جلائے کوئی
صورت اشک نظر سے نہ گرائے کوئی

دیکھکر مجکو سر بزم یہ ارشاد ہوا
کون بیٹھا ہے اسی جا کے اوٹھائے کوئی

قیس و فرہاد کے مرقد سے یہ آتی ہے صدا
ان حسینون سے کبھی دل نہ لگائے کوئی

قصہ غم مرا سنتے ہی وہ یون بول اوٹھے
ہمکو حال شب فرقت نہ سنائے کوئی

کیا غضب تھا یہ شب وصل کسی کا کہنا
نیند آتی ہے ہمین اب نہ جگائے کوئی

دم جو اٹکا ہے دم نزع مری آنکھون مین
منتظر ہون خبر یار سنائے کوئی

داد چاہونگا قیامت مین خدا سے **طالب**
جسقدر چاہے سبھے آج ستائے کوئی

جب وہ شب وصال ہم آغوش ہو گئے
دونون جہان ہمکو فراموش ہو گئے

شکوے تمام ہمکو فراموش ہو گئے
موسیٰ کی طرح تاب ذرا بھی نہ لا سکے
سر دیکے سرخرو ہوئے اوس آستان کو ہم
کچھ بھی نہ لوٹی ہم نے بہار اس بہشت کی
کیا حال غم سنائیں شب وصل ای صنم

محشر مین آپ کسلیئے روپوش ہو گئے
جلوہ ہم اونکا دیکھہ کے بیہوش ہو گئے
شکر خدا کہ آج سبکدوش ہو گئے
آتے ہی تیری بزم مین بیہوش ہو گئے
شکوے جو یاد تھے وہ فراموش ہو گئے

مدت سے طالب آپ کو سنتے تھے پارسا
کیا ہو گیا کہ آپ بھی مینوش ہو گئے

غیر سے اقرار کیون کیسی کہی +
تم تو ہو عیار کیون کیسی کہی
غیر سے ملتے ہو چھپکر رات کو
دل چرا لیتی ہے دزدیدہ نظر
کیون نہ بھولین غیر کی چاہت پر آپ
باغِ جنت سے بھی ہے بڑہکر تمہین

ہمسے یہ انکار کیون کیسی کہی +
غیر کے غمخوار کیون کیسی کہی +
ہاتھہ لا اے یار کیون کیسی کہی
اے مرے دلدار کیون کیسی کہی
کرتے ہین وہ پیار کیون کیسی کہی
محفل اغیار کیون کیسی کہی +

تم تو ہو طالب غضب کے دل جلے
گرم ہین اشعار کیون کیسی کہی

جور کرتے جو نہ ہم پر تو حسین اچھے تھے
بلکہ حوران جنان سے بھی کہین اچھے تھے

داد بیداد کی اے داور محشر نہ ملی
خاک مین سوئے ہوئے اس سے کہین اچھے تھے

دل یہ کہتا ہے اگر عشق مین ہم تھے نہ خراب
زاہدو ایک زمانے سے ہمین اچھے تھے

یہ بھی اک دن ہے کہ غیرون سے برے اک ہم ہین
وہ بھی دن تھا کہ رقیبون سے ہمین اچھے تھے

شکر ہے غیر سے کہتے ہین مری مرگ کے بعد
مرنے والے بخدا تم سے کہین اچھے تھے

خانۂ دل سے نکل کیون گئے ارمان شب وصل
اس مکان کے لیے یہ سارے مکین اچھے تھے

پوچھیے ہم سے نہ کیفیت جنت طالب
کوچۂ یار مین ہم اس سے کہین اچھے تھے

مری جان دیکھ لو تم پہلے حالت چشم پرنم کی
حقیقت پوچھنا پھر خاطر غمگین برہم کی

جگر تھامے ہوئے آخر کو اوٹھی پیچ کھا کھا کر
اجی کیون آپ نے پوچھی حقیقت قصۂ غم کی

سمائی میری آنکھون مین بھلا کیا سنبل پیچان
ہے ہر دم سامنے صورت کسی کی زلف پرخم کی

تمہارا دل پگھلکر موم ہو جائیگا دم بہر مین
سنو گی جسگھڑی مجھسی کہانی سوزش غم کی

فلک یا شام فرقت یا کسی کی زلف شبگون ہی
سیہ پوشاک پہنی آج سب نے میری ماتم کی

کسی بت کی محبت چھوٹ جای یہ تو مشکل ہی
نہ کام آئیگی ای ناصح مری حق مین تری دھمکی

یہ رونا رات دن کا دیکہنا ضائع نجائیگا
بجہائین گے مقرر آگ اس سی ہم جہنم کی

کسی کی آج محفل مین نظر تجکو نہ لگ جائے
لگا ہین تیری جانب ہین مریجان یک عالم کی

کوئی شیدائے گیسو مر گیا کیا او بت ظالم
سیہ پوشاک پہنی آج تم نے کسکے ماتم کی

نگاہ قہر سی کیون آپ اسکا خون کرتی ہین
کہ میرا دل تو منزل ہی مریجان آپکے غم کی

کوئی ہمدم تو عالم مین نظر آتا نہین طالب
سنا ئین کیا کسی کو ہم کہانی عشق کے غم کی

رباعی

بے رنج کہان دُرِّ عدن ملتا ہے
کاوش سے مگر لعل یمن ملتا ہے

غواصیِ فکر ہو جو کامل طالب
ہر بحر مین گوہر سخن ملتا ہے

حدائق نعت خوانی

١٣١٠ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوا دیوان جب مدحِ شہِ دین مین تمام میرا
نہ کچھہ پہولا سمایا اپنے جامے مین قلم میرا

نہین کچھہ اسلئے خوفِ قیامت اعظمؔ مجکو
کہ شافع عرصۂ محشر مین ہی شاہِ امم میرا

نہو لغزش کہین اے سرورِ ہر دوسرا مجکو
رہے قایم ہمیشہ راہ سنت مین قدم میرا

مجہے اے زاہد و پہر کسطرح ہو خواہشِ جنت
بیابانِ مدینہ جب ہی گلزار ارم میرا

ادا ہو کسطرح مجسے صفت ممدوح خالق کی
ثنائے سرور کونین کیا لکھے قلم میرا

نہ بہٹکون گا کبہی ہرگز مین اس راہِ شریعت سے
کہ رہبر اے جناب خضر ہی شاہِ امم میرا

بسر کی عمر مینے ایشہِ عالم گناہون مین
سرِ میدان محشر آپ کہیئے گا بہرم میرا

مجھے دیدار سے اپنے مشرف کیجئے اگر
ہی وقت نزع آنکھوں مین مری اٹکا ہے دم میرا

مری تحریر مین جس دم ثنائی شاہ دین آئی
پکارا شوق نے سے صل علی اے دل قلم میرا

پہونچ جاؤن مین پہلے سب سے اے جذبِ دلِ شیدا
بڑھے ہر ایک سے راہِ مدینہ مین قدم میرا

اگر مر جاؤن مین محبوب یزدان کی محبت مین
تو بہتر ہو کہین ہستی سے اے طالب عدم میرا

حشر کے روز ہی خوف اے دلِ نادان کس کا
ہے محمدؐ سا نبیؐ شافع عصیان کس کا

دیکھیے شیفتہ ہے خالق یزدان کس کا
کون محبوب ہی جبریل ہے دربان کس کا

شہ کا وارفتہ ہون مین اور ہون خواہان کس کا
دیکھہ مین شیفتہ ہون اے دل نادان کس کا

بہا گئی ہے مجھے تعریف رسولِ عربی
لطف خالق سی بنا ہون مین ثنا خوان کس کا

شافع روز جزا شافع اُمت ٹھہرے
پرسشِ حشر سے پھر دل ہو ہراسان کس کا

رخِ پرنور محمدؐ کا ہون مین آشفتہ
دیکھہ پروانہ ہون اے شمع شبستان کس کا

گلشن خلد ہے کس امت عاصی کے لیے
ہے مکان حشر کے دن روضۂ رضوان کس کا

تم سے امید شفاعت نہو پھر کس سے ہو
آسرا ہو مجھے اے شافع عصیان کس کا

کشور دین مین ہی ہر چار طرف کس کا شور
رشک خورشید فلک ہی رخ تابان کس کا

کس کا ہی روضہ اقدس چمن خلد کی طرح
بلبلو شیفتہ ہی ہر گل خندان کس کا

کسکی یہ دھوم ہے لے طالب مداح رسول
آج مقبول زمانے مین ہے دیوان کس کا

ابروی نبی قبلہ ایمان ہے ہمارا
قرآن رخ سرور ذیشان ہے ہمارا

کیا غم ہے اگر دفتر عصیان ہی ہمارا
شافع سر محشر شہ ذیشان ہے ہمارا

کیون راہ شریعت سے ہو لغزش ہمین ای خضر
جب راہنما دین مین قرآن ہے ہمارا

دکھلائیے للہ کہین گیسوی مشکین
اے سرور دین حال پریشان ہی ہمارا

آئین جو نکیرین تو کہنا یہی اے شاہ
کیا پوچھتے ہو یہ تو ثنا خوان ہے ہمارا

کیا پرسش محشر سے ہو خوف اے دل نادان
محبوب خدا شافع عصیان ہے ہمارا

جنت جسے کہتے ہین وہ منزل ہی ہماری
رضوان جسے کہتے ہین وہ دربان ہی ہمارا

امداد دم نزع ہے درکار تمہاری
شیطان لعین رہزن ایمان ہے ہمارا

لکھی ہے جو طالب صفت شہ کونین
مقبول خدا اسلیے دیوان ہے ہمارا

افسوس کہ طیبہ کا گلستان نہین دیکھا
رویا مین کبہی روضۂ رضوان نہین دیکھا

پروانۂ رخسارِ پُر انوار بنی ہون
کیا تو نے مجہے شمع شبستان نہین دیکھا

اے وحشت دل بہر خدا مجکو دکہادے
مینے کبہی طیبہ کا بیابان نہین دیکھا

اسواسطے آئے ہین نکیرین مرے پاس
شاید کبہی حضرت کا ثنا خوان نہین دیکھا

زلفِ شہ کونین کا جس دل کو ہے سودا
اوس کو تو کبہی ہمنے پریشان نہین دیکھا

ہجر شہ عالم مین نہ کب اشک بہائے
ان آنکہون نے کب نوح کا طوفان نہین دیکھا

جس دل مین خیالِ شہ کونین ہے دن رات
ہمنے کبہی ہرگز اوسے ویران نہین دیکھا

بیمار کا کچہ اور ہی عالم ہے تمہارے
تمنے اوسے اے عیسیٰ دوران نہین دیکھا

طالب مین ہون مداح شہ یثرب و بطحا
کیا تمنے مرا نعتیہ دیوان نہین دیکھا

کیا رقم ہو وصف مجہسے احمد مختار کا
خود خدا مداح ہے اوس سید ابرار کا

چہرۂ اقدس دکہا دو اے شہ کون و مکان
مدتون سے ہون مین پیاسا شربت دیدار کا

حضرت عیسیٰ بہی کرتے ہین دعا بالائے چرخ
ہے وہ رتبہ یا محمد آپکے بیمار کا

کسلیئے دیکھون مین زلفِ سنبل باغِ جہان
شیفتہ ہون مین نبیؐ کے گیسوئ خمدار کا

دونون عالم چھوٹ جائین اسکی کچھ پروا نہین
ہاتھ سے دامن نچھوٹے احمدِ مختار کا

گل کہلاتا ہون مین نعتِ سرورِ کونین مین
ہون مین وہ مرغِ خوش الحان نعت کی گلزار کا

کیون نہو مقبول خالق یہ مرادیوانِ نعت
دل سے ہون مدّاح طالب احمدِ مختار کا

منکرو تاجِ شفاعت ہوگا سر پر دیکھنا
رتبۂ حضرت سرِ میدان محشر دیکھنا

جذبۂ شوق زیارت ہوگا رہبر دیکھنا
راہ دکھلائیگا مجکو خضر بنکر دیکھنا

جب شفاعت کو چلین گے میری حضرت حشر مین
پرزے پرزے ہونگے سب عصیان کے دفتر دیکھنا

اسمین کیا شک امرِ حق خود جلد پاتا ہی فروغ
کسقدر پھیلا ہی دینِ پاک گھر گھر دیکھنا

حشر کے دن آپ سب کو بخشوائینگے ضرور
رتبۂ پاکِ شفیع روزِ محشر دیکھنا

روضۂ اقدس کی جانب جسگھڑی مین جاؤنگا
سب سے رکھونگا قدم رستے مین بڑھکر دیکھنا

جب شہِ لولاک آئین گے سرِ میدان حشر
پیشوائی کو چلین گے سب پیمبر دیکھنا

آپکی خاطر مقرر دو جہان پیدا ہوئے
شاہِ دین کا مرتبہ اللہ اکبر دیکھنا

کچھ گل روئے محمدؐ سے تجھے نسبت نہین
دل کو کیا مرغوب ہو تیرا گل تر دیکھنا

اشک جاری ہی رہین مندان شہ کی ہجر مین
آبرو رکھنا مری ای دیدۂ تر دیکھنا

جب حضور شاہ دین طالبؔ پڑھون گا یہ غزل
دم بخود ہو جائین گے سارے سخنور دیکھنا

مین ہند کو ایدل نہین جاتا نہین جاتا
اب پھر کے مدینہ سے مین اصلا نہین جاتا

مصروف ہون نعتِ شہ کونین مین دن رات
صد شکر یہ ہے شوق ایدل شیدا نہین جاتا

اے ضعف ترا ہے بہت احسان یہ مجھپر
دربار محمدؐ سے اب اٹھا نہین جاتا

طوفان اک اٹھی گا فراقِ شہ دین مین
اے دیدۂ تر کیون ترا رونا نہین جاتا

اے جذبۂ دل پھر خدا راہ دکھا دے
طیبہ کو اگر قافلہ سیدھا نہین جاتا

بیمار ہون ایسا مین فراقِ نبوی سے
کہتے ہین مسیحا ہمین دیکھا نہین جاتا

ہے گیسوی حضرت کا تصور مجھے طالبؔ
صد شکر مرے سر سے یہ سودا نہین جاتا

بڑا ہے مرتبہ ہر ایک مرسل سی محمدؐ کا
کہہ دیتا ہون صاف اسمین نہین پہلو خوشامد کا

نہین کچہ اسمین شک قرآن مین ہی صاف لکہا ہی ‏ — مسیحا نے دیا لوگون کو مژدہ آپکی آمد کا
بچانا مکر شیطان سی زمانِ نزع ای حضرت ‏ — مری دل مین ہے ہر دم خوف اس ملعون و مرتد کا
اوسی تاریکی مرقد سی کیا ہو خوف ای زاہد ‏ — کہ جو دل سی ہوا مداح روی پاک احمد کا
فرشتے قبر مین جسدم کرینگے گفتگو مجہسے ‏ — تو کہدونگا یہی اونکو کہ ہون مداح احمد کا
زیارت کا دل شیدا کو ہر دم شوق رہتا ہے ‏ — الٰہی جلد دکہلا دے کہین روضہ محمد کا
رسول اللہ کی مدحت سی جو انکار کرتا ہی ‏ — جہنم مین مکان ہی حشر کے دن ایسے مرتد کا
زبان حال سی ہر سرو گلشن کہل کر کہتا ہے ‏ — کہ ادنی سا نمونہ ہون رسول اللہ کی قد کا

مقرر آبرو بخشیگا خالق حشر مین طالب
اگر تو وصف لکہے گا دُرِ دندان احمد کا

جو کوئی مداح ہی دل سے رسول اللہ کا ‏ — دونون عالم مین وہی مقبول ہی اللہ کا
وہ ازل کے روز سی محبوب ہی اللہ کا ‏ — دیکہیے کیا رتبہ ہی میرے رسول اللہ کا
جو نبی کا دوست ہی وہ دوست ہی اللہ کا ‏ — دشمنِ حق ہی جو دشمن ہے رسول اللہ کا
شاخ طوبیٰ کا قلم درکار ہی رضوان مجہی ‏ — وصف کرتا ہون رقم اوس شاہِ عالیجاہ کا

ہفت کشور کا ہوا ہی گو سکندر بادشاہ — لیکن ادنی سا گدا ہی میرے شاہنشاہ کا

دیکھکر مجکو سر محشر یہہ سب کہنے لگے — دیکھیے وہ آگیا عاشق رسول اللہ کا

رتبۂ جم سے زیادہ ہوگا اوسکا مرتبہ — جو گدا ہوگا ہمارے شاہ عالیجاہ کا

امت ختم الرسالت مین کیا پیدا مجھے — پہر کرون کیونکر نہ مین ہر وقت شکر اللہ کا

گلشن اُمید کے کیا کیا الٰہی گل کہلین — مجکو دکہلا دے اگر روضہ رسول اللہ کا

ای فرشتو پوچہتے ہو کسلیے اوس سی حساب — زندگی بہر جو رہا شیدا رسول اللہ کا

نور رخسار محمد ہو اگر جلوہ نما — رنگ فق ای آسمان ہوجائے مہر و ماہ کا

گفتگو ہوگی فرشتون سی تو کہدونگا یہی — اُمت احمد سی ہون بندہ ہون مین اللہ کا

گل کہلائے سیکڑون طبع شگفتہ نے مری — جب کوئی مضمون پایا مدح روی شاہ کا

پرسش روز قیامت کا اوسی کیا خوف ہو — جسکے دلمین عشق ہی کچہ بہی رسول اللہ کا

ہے مری طالب دعا اللہ سے یہ رات دن
جیتے جی مین دیکہ لون روضہ رسول اللہ کا

[illegible] شہر شہ دین مین مجہی موت آئی تو اچہا — دم میرا مدینے مین نکل جائے تو اچہا

ایدل یہ تمنا تری برآئے تو اچھا / روضہ شہ والا کا تو دیکھ آئے تو اچھا

ہوتی جو نہین مجکو محمدؐ کی زیارت / دل ونکے تصور مین بہلجائے تو اچھا

پتلی کیطرح سرورِ عالم کا تصور / ایدل مری آنکھون مین سماجائے تو اچھا

یا خضر ہو یا شوق ہو یا جذبۂ دل ہو / کوئی ہو مدینہ مجھے لیجائے تو اچھا

جو آنکھ کہ دیدار نبیؐ کی نہو مشتاق / اوسکو نظر بد کہین کہاجائے تو اچھا

مین لوٹ چکا خوب بہار رہ طیبہ / اب روضۂ اقدس نظر آجائے تو اچھا

کہکر صفت خنجر ابروئے محمدؐ / کوئی سر محفل مجھے تڑپائے تو اچھا

اے بادِ صبا تو پے آشفتہ حضرت / بو زلف محمدؐ کی اوڑا لائے تو اچھا

کہنچتا ہے مرا دل سوئے صحرائے مدینہ / مجکو یہ اوڑا کر کہین لیجائے تو اچھا

مرجاؤن مین شہر شہ لولاک مین جاکر
امید یہ **طالب** کہین بر آئے تو اچھا

اللہ نے دیا ہے عروجِ کمال کیا / ہو چاند ہمسر رخ احمدؐ مجال کیا

کسطرح ان سے آپکے ناخن کو دون مثال / ہین اوسکے آگے ابرو و تیغ و ہلال کیا

رہتا ہون ہجر شاہ مین بیمار صبح و شام
ہو میری اے طبیب طبیعت بحال کیا

سینہ بہرا ہوا ہے محمدؐ کی نعت سے
مرقد مین کچہ کرین گے فرشتے سوال کیا

حُسن محمدؐ آکے زلیخا ذرا تو دیکہہ
یوسفؑ کا اوسکی آگے ہے حسن و جمال کیا

اے عندلیب دیکہہ کہ ارمان نعت مین
ہون اندنون مین لطف نبی سے نہال کیا

ہون منفعل مین اپنے معاصی سے زاہدو
افسوس ہوگا حشر کے دن میرا حال کیا

لالے کیطرح عشق نبیؐ سے ہے داغدار
فصل بہار مین ہے دل کچہ نہال کیا

اللہ رے ولادت ختم الرسل کی شان
بُت ہوگئے تہے زیر قدم پایمال کیا

دیکھون گا کب وہ رات کہ رویا مین یا رسولؐ
پوچہین یہہ مجہسے آپ کہ ہے تیرا اعمال کیا

بلوائیے جو طیبہ مین طالب کو یا رسولؐ
کہئے تو ہے یہہ آپکے آگے محال کیا

شکر ہے شوق زیارت مجکو لیجانے لگا
روضۂ پاک شہ لولاک دکہلانے لگا

اندنون کیون جذبۂ دل مجکو لیجانے لگا
ہو نہو لطف رسولؐ پاک بلوانے لگا

اے بہار دین و ایمان کیجئے شاداب اسے
غنچۂ خاطر سموم غم سے مرجہانے لگا

دیکھہ لے اے دیدۂ بیدار جنت دیکھہ لے ‏ خواب مین اب چہرۂ اقدس نظر آنے لگا

رہنمائی کی ذرا حاجت نہو گی خضر کو ‏ شوقِ دل راہ مدینہ مجکو دکہلانے لگا

رحمت حق کنجیان جنت کی لائی بہر نذر ‏ جب شفاعت کے لیئے وہ شاہِ دین جانے لگا

اشک بیزان ہو کے چشمِ تر بچہاویگی ابہی ‏ دل مین کیون ہجر شہ دین آگ بہڑکانے لگا

جذبِ دل طیبہ کی جانب ہی سبب کہنچتا نہین ‏ جانتا ہون لطف حضرت مجکو بلوانے لگا

ڈہونڈ لایا پاکیزہ مضمون آکے مری طبع بلند ‏ مجکو مدح سرور دین کا خیال آنے لگا

رحمت حق بول اوہٹی مین بہی تمہارے ساتہہ ہون ‏ جب شفاعت کو وہ محبوب خدا جانے لگا

آ کہین لطف نبی تسکین دینے کے لیئے
ہجر مین طالب کا دل اب سخت گہبرانے لگا

یہ عرض اے شہ عالم قبول کر لینا ‏ کہ مجہہ غریب کی محشر کے دن خبر لینا

مین عاشق در دندان شاہ عالم ہون ‏ مین چاہتا نہین آکے جوہری گہر لینا

تمہارے ہجر مین اے عیسے زمانہ آج ‏ ہے جان اپنی لبون پہ ذرا خبر لینا

مین جاؤن گا جو مدینے تو پہر نہ آؤن گا ‏ مرا یہہ ہمو طنو امتحان کر لینا

مجھے گناہون کی دِرّات فکر رہتی ہے
شفیعِ اُمتِ عاصی مری خبر لینا

چھوٹے ساتھ سے شوق مدینہ رستے ہین
یہہ عہد اے دل نادان ضرور کر لینا

دم سوالِ نکیرین و وقت پرسش حشر
خدا کیواسطے طالب کی کچھ خبر لینا

نور اللہ کا مظہر ہے پیمبر اپنا
سارے مخلوق کا سرور ہے پیمبر اپنا

ناز بردارِ محمدؐ ہے خداوند جہان
کیسا اللہ کا دلبر ہے پیمبر اپنا

کیون بھٹکنے کا ہمین خوف ہوا حضرت خضرؑ
راہ اسلام مین رہبر ہے پیمبر اپنا

پیاس کی عرصۂ محشر مین نہین کچھ ہمین فکر
حشر مین ساقی کوثر ہے پیمبر اپنا

کیون زمانہ مین ہو پیدا کوئی مرسل اے دل
خاتم جملہ پیمبر ہے پیمبر اپنا

صاف ظاہر ہے نہین شبہ ذرا ہی اسمین
سب سے کونین مین بہتر ہے پیمبر اپنا

ہمین کچھ خوف قیامت کا نہین اے طالب
شافع عرصۂ محشر ہے پیمبر اپنا

یا رسول آپ سا کوئی نہین رہبر آیا
آپکی مثل نہین کوئی پیمبر آیا

جرم سب عاصیون کے بخشدئے خالق نے ۔ جب وہ محبوب الٰہی سر محشر آیا

شب اسریٰ ملک آپس مین یہی کہتے تہے ۔ دیکہئے دیکہئے کونین کا سردار آیا

راتدن آپ کی فرقت مین تڑپتا ہون مین ۔ چین افسوس نہ مجکو کبہی دم بہر آیا

ہوگئی زمزمہ پرداز مری بلبل دل ۔ شاہ دین کا جو نظر روضۂ اطہر آیا

بہر دیا گوہر مقصود سے اوس کا دامن ۔ ہوکے سائل جو کوئی آپکے در پر آیا

شب معراج یہ حوران جنان کہتی تہین ۔ آج کس شان سے اللہ کا دلبر آیا

دیکہکر تشنہ لبون کو یہ لگا کہنے ملک ۔ لو نہ گہبراؤ کہ وہ ساقی کوثر آیا +

شکوۂ طالع خفتہ مین کرون کیا طالب
خواب مین بہی نہ نظر روضۂ اطہر آیا

ہے جو صحرائے مدینہ کا ارادا میرا ۔ جوش پر آج ہے کچہ اور ہی سودا میرا

کم نصیبی ہے یہ میری کہ نہ دیکہا طیبہ ۔ اے فلک تجسی نہین ہے کوئی شکوا میرا

بخشوا لینگے جو مجکو وہ شفیع عصیان ۔ مجمع حشر مین رہجائیگا پردا میرا +

باغ رضوان کی مری دلکو نہو کچہ خواہش ۔ بعد مرنے کے جو مدفن ہو مدینا میرا

جیتے جی روضۂ اقدس کی زیارت نہوئی
کوئی ارمان بھی افسوس نہ نکلا میرا

لیچلا ہے جذبۂ دل روضۂ حضرت کی طرف
بخدا آج مصمم ہے ارادا میرا

طالب اصحاب محمد مین نجوم اسلام
یہی مذہب ہے مرا ہے یہہ عقیدا میرا

جسکو خیال روئے شہ مرسلان رہا
بے شبہ اوسکے سامنے باغ جنان رہا

دندان مصطفی کا جو مین مدح خوان رہا
ہر شعر مین قلم مرا گوہر فشان رہا

ہر دم تصور رخ شاہ جہان رہا
آنکھون کے سامنے گل باغ جنان رہا

شہ کے فراق مین جو مین نالہ کنان رہا
کانپی زمین زلزلے مین آسمان رہا

کسکو خیال مدحت حسن بتان رہا
مجکو تو شوق نعت شہ دوجہان رہا

ہر اشک گرتے ہی در شہوار ہو گیا
حضرت کے ہجر مین جو مین گریہ کنان رہا

پایا جو مجکو مجمع محشر مین خستہ حال
رحمت لپٹ کے کہنے لگی تو کہان رہا

کیا اوسکو سیر گلشن جنت کا شوق ہو
جو عاشق گل رخ شاہ جہان رہا

حضرت کی نعت کا مجھے مدت سے شوق ہے
طالب ہزار شکر کہ مین مدح خوان رہا

یا رسول اللہ ہون مدت سے شیدا آپ کا
کب نظر آئے گا مجکو روئے زیبا آپ کا

آپ کا وحشی ہون مین ہے سر مین سودا آپ کا
میرے دلکو کسطرح بہائے نہ صحرا آپ کا

آج سے کیا آپ کا مین عاشق وارفتہ ہون
ہون ازل سے ایلشہ کونین شیدا آپ کا

حور و غلمان بہول جائین صاف گلزار جنان
دیکھہ لین اکبار اگر وہ روئے زیبا آپ کا

کسطرح دل کو لبہائین گے حسینان جہان
یا رسول اللہ ہون مفتون و شیدا آپ کا

سرخرو ہوگا وہی اللہ سے کونین مین
ایلشہ دین جو کوئی مداح ہوگا آپ کا

حسن یوسف پر زلیخا ہی نہ ہوتی شیفتہ
دیکھہ لیتی وہ جو حسن روئے زیبا آپ کا

سر سے آنکھون سے کرون طے منزل مقصود کو
ہو مری جانب جو انحضرت اشارا آپ کا

بول اوٹھون اے دیدہ بیدار جنت دیکھہ لے
دیکھہ لون رویا مین اے سرور جو چہرا آپ کا

ہوگیا دم بہر مین دو ٹکڑے خدا کی شان ہے
چاند کی جانب ہوا جب اک اشارا آپ کا

کوئی طاعت پہ ہے نازان کوئی اپنے زہد پر
طالب عاصی کو ہے صرف اک بہروسا آپ کا

رنگ فق کیون آج تیرا اے قمر ہونے لگا
نور رخسار نبی کیا جلوہ گر ہونے لگا

باندہتی ہین اب کمر پہر شفاعت شاہ دین
عاصیو محشر مین کیون تمکو خطر ہونے لگا

دشت طیبہ کا جنون ای قیس پہر مجکو ہوا
آج پہر زندان مجہے یہ میرا گہر ہونے لگا

شکر ہے طے کر چکا ہون راستہ طیبہ کا آج
روضۂ شاہ جہان پیش نظر ہونے لگا

راہ طیبہ مین نہ بہٹکے گا دل شیدا مرا
جذبۂ شوق زیارت راہبر ہونے لگا

طے کرونگا منزلین سر کے بل ایدل دیکہنا
اب شہ دین کی طرف میرا سفر ہونے لگا

گیسو و رخسار شاہ دو جہان کی مدح مین
شغل اے طالب مرا شام و سحر ہونے لگا

کیا کہون دشت مدینہ کا ہی سودا کیسا
لئے جاتا ہی مجہے جوش تمنا کیسا

دشت طیبہ جو نہ دکہلائے وہ سودا کیسا
جو نہ رہبر ہو وہ جذب دل شیدا کیسا

یا الٰہی کہین مجکو بہی زیارت ہو جائے
مین بہی دیکہون کہ ہی وہ روضہ والا کیسا

دور سے آئے ہین ہم آپکے در پر اسدم
غور سے دیکہیے ہی حال ہمارا کیسا

آنکہہ کیسی جو غم شاہ مین آنسو نہ بہائے
اور برپا نہو طوفان وہ رونا کیسا

جسکی محفل مین فرشتے بہی ہین شامل ایدل
نہین معلوم وہ ہے انجمن آرا کیسا

مجکو دکہلا کہین للہ یہ اسے وحشتِ دل ۔ گر ہے شہرِ شہِ کونین کا صحرا کیسا
اپنی اُمت کے نبیؐ جب ہین شفیع عصیان ۔ پہر تشویش حشر کا اے وعظو دھڑکا کیسا

بخشوائینگے ہمین شافع حشر اے طالب
آسرا زہد کا طاعت کا بہروسا کیسا

نام ختم الانبیا ہے آپ کا ۔ مدح پیرا خود خدا ہے آپ کا
کیا تعجب چاند دو ٹکڑے ہوا ۔ یہہ تو ادنی معجزا ہے آپ کا
باغ جنت مین وہ جائیگا ضرور ۔ جسنے کلمہ پڑہ لیا ہے آپ کا
کیون نہ لکہتین آپ کی تعریف ہم ۔ مدح خوان جب خود خدا ہے آپ کا
فی الحقیقت حق کے رستے پر ہے وہ ۔ جسنے رستہ پالیا ہے آپ کا
ہوگیا اللہ کا منظور وہ ۔ جو کوئی عاشق ہوا ہے آپ کا

لیجئے طالب کی محشر مین خبر
اک غلام پُرخطا ہے آپ کا

اے مومنو ہے رتبہ بڑا اوس جناب کا ۔ ہمسر نہین کوئی بخدا اوس جناب کا

جسکو خدا نے دی ہی محبت رسول کی — لیتا ہی نام صبح و مسا اوس جناب کا
مدت سے ہی زیارت حضرت کی آرزو — اے خضر شوق روضہ دکھا اوس جناب کا
ہے آپ ہی کی شان مین لولاک منکرو — یہ مرتبہ خدا نے کیا اوس جناب کا
کسطرح نعت شہ کا مجھے مشغلا نہو — مداح جب ہے آپ خدا اوس جناب کا
جاری ہو اور درود میرے بال بال سے — جسوقت مین نام لیا اوس جناب کا

اسدرجہ شوق نعت کا طالب ہی آجکل
لکھتا ہون وصف صبح و مسا اوس جناب کا

آج شاہِ جہان ہوئے پیدا — شاہ کون و مکان ہوئے پیدا
بعد اسکے نہوگا کوئی رسول + — خاتم مرسلان ہوئے پیدا
راہ دین پر چلین گے سب گمراہ — ہادی گمرہان ہوئے پیدا
سب گنہگار بخشوا لین گے — شافع عاصیان ہوئے پیدا
کیون نہو آپ کا جہان محکوم — سرور سروران ہوئے پیدا
واہ وا کشورِ رسالت مین — شاہِ پیغمبران ہوئے پیدا

تم پڑھو اب درود اے طالب
شاہ ہر دو جہان ہوئے پیدا

کہتی ہے یہ میرے دلِ مضطر کی تمنا	لیجل مجھے اے روضۂ اطہر کی تمنا
بخشے میری اُمت کو خداوند دوعالم	ہے حشر مین یہ شافع محشر کی تمنا
حورون کی نہ خواہش ہے نہ جنت کی ہے چاہت	ہے دل مین میرے روضۂ اطہر کی تمنا
لیجائے مجھے شوق زیارت سوے طیبہ	برآئے یہ میرے دلِ ششدر کی تمنا
وارفتہ ہون مین قامتِ محبوب خدا کا	دل مین نہین کچھ سرو و صنوبر کی تمنا
ہو جاؤن تصدق دُرِ دندان نبیؐ پر	ہے ایک زمانے سے یہ گوہر کی تمنا

کیون رہبریِ خضر کا ممنون ہون طالب
لیجائے اگر روضۂ اطہر کی تمنا

مجھے ہے مدتون سے شوق حضرت کی زیارت کا	کہین مجکو دکھا اے جذبۂ دل روضہ حضرت کا
نہین ہے اسلئے دھڑکا ہمین روزِ قیامت کا	کہ شافع حشر کے دن ہے شہ کونین اُمت کا
نہ دیکھا ہاے ابتک سرورِ کونین کا روضہ	یہی شکوا ہے مجکو یا الٰہی اپنی قسمت کا

کہلے کیون کر نہ میرا غنچۂ دل باغ عالم مین
ازل سی شگفتہ ہی یہ رخ زیبای حضرت کا

یہی ہی حسرت دل یا الٰہی ایک مدت سی
مجاور بنکی بیٹہون سرورِ عالم کی تربت کا

نظر مین کیا کہپے شکل ان حسینان زمانہ کی
پہرا کرتا ہی نقشہ آنکہہ مین حضرت کی صورت کا

لحد مین اے فرشتو پوچہتے ہو تم عبث مجہسی
رہا ہون عمر بہر مداح مین شاہ رسالت کا

اندہیرا کفر کا کیون دور عالم سی نہو جائے
شہ کون و مکان خورشید ہی چرخ نبوت کا

نہو نغمہ سرا کیون بلبل روح القدس طالب
رخ زیبای حضرت پہول ہے باغِ رسالت کا

ردیف بائے موحدہ

ایک مدت سی یہ ہی دل کی تمنا یارب
جیتے جی دیکہون مین روضہ والا یارب

کیا کہین کیا ہمین کہتی ہی تمنا یارب
طیبہ پاک مین مدفن ہو ہمارا یارب

روضۂ پاک کو جاؤن مین یہی ہی خواہش
ہند مین اب مرا مشکل ہی گذارا یارب

دلِ وحشی کی تمنا ہی یہی شام و سحر
طیبۂ پاک کا مین دیکہون صحرا یارب

کیون نہو میرا جنون ہوش و خرد سی بڑہکر
گیسوی شاہ دو عالم کا ہی سودا یارب

خواہش خلد بریں کچھ بھی نہیں ہے دل میں | روضۂ سرورِ عالم مجھے دکھلا یارب

طالب خستہ جگر کی یہ دعا ہے دن رات
دیکھ لوں میں شہ دیں کا رخ زیبا یارب

دیکھئے آپ مدینہ میں بلاتے ہیں کب | روضۂ غیرت فردوس دکھاتے ہیں کب
ہم سوئے طیبہ قدم اپنا اٹھاتے ہیں کب | دیکھئے آپ کے دربار میں جاتے ہیں کب
رخ پُرنور سے وہ پردہ اٹھاتے ہیں کب | دیکھئے جلوہ ہمیں اپنا دکھاتے ہیں کب
دیکھیں کب جاتے ہیں ہم طیبہ کو اے ہمت دل | اپنا حالِ غمِ دل جا کے سناتے ہیں کب
ہند سے دیکھئے ہم کرتے ہیں کس روز سفر | روضۂ سید کونین کو جاتے ہیں کب
اک زمانہ سے تو ہے شوق زیارت دل میں | دیکھئے ہند سے ہم طیبہ کو جاتے ہیں کب

دل تڑپتا ہے مرا ہجر میں طالب ہردم
دیکھئے جانب طیبہ وہ بلاتے ہیں کب

مرجائیں طیبہ ہی میں کہیں اے شہ عرب | مدفن ہمارا ہو یہ زمیں اے شہ عرب
مدت سے ہمکو آپکے دیدار کا ہے شوق | دکھلایئے بھی شکل کہیں اے شہ عرب

بیچین ہون مین آپ کی فرقت مین رات دن
آرام اک گھڑی بہی نہین ای شہ عرب

جی چاہتا ہی جا کی مدینہ مین جان دون
اکدن خدا کری ہو یونہین ای شہ عرب

لولاک کے نزول سی کا الشمس ہی عیان
ہمسر تمہارا کوئی نہین اے شہ عرب

جب سے سنا ہی یہ شفاعت کرینگے آپ
محشر کا خوف کچہ ہی نہین ای شہ عرب

طالب رہے گا خدمت والا مین عمر بہر
طیبہ سے جائیگا نہ کہین اے شہ عرب

ردیف بائے فارسی

سن لیجئے یہ عرض مری شاہ ہدا آپ
میری بہی خبر لیجئے گا روز جزا آپ

کیون آپ سی پوچہین نہ ہم اللہ کا رستہ
ہر ایک کو ہین ای شہ دین راہنما آپ

ہون لاکہ گنہگار مگر لطف و کرم سے
دوزخ سی بچائینگے مجہے روز جزا آپ

پر اپنے بچہائے ہوئے تہی لاکہون فرشتے
جانے لگی جب رات سوئے عرش علا آپ

کونین مین مختار کیا آپ کو حق نے
مطلوب جہان آپ ہین محبوب خدا آپ

بڑہکر نہو ہر ایک سی کیون آپ کا رتبہ
مقبول خدا آپ ہین منظور خدا آپ

لکھتا ہے جو طالب صفتِ شہ مین یہ دیوان
دلوائینگے محشر مین مجھے اسکا صلا آپ

ردیف تای فوقانی

گل کیون نظر آئین نہ مجھے خار کی صورت
دیکھی ہے رخِ احمدِ مختار کی صورت

ہو جاے نہ ابتر دلِ بیمار کی صورت
دکھلا دے خدا گیسوے سرکار کی صورت

پھنس جاے مرا دل کہین زلف شہ دین مین
بیچین ہون مین مرغ گرفتار کی صورت

لیجائیگا کسوقت تو ای شوق زیارت
دیکھون گا مین کب شاہ کے دربار کی صورت

لے جلد خبر اسکی تو اے عیسے دوران
دیکھی نہین جاتی ترے بیمار کی صورت

پڑھ پڑھ کے سناتا ہون ثنا ابروے شہ کی
منکر کو دکھاتا ہون مین تلوار کی صورت

دیکھے جو بہارِ گل رخسار محمدؐ
بلبل کو نہ بہائے کبھی گلزار کی صورت

کیا شکل حسینون کی سمائیگی نظر مین
آنکھون مین کھبی ہے شہ ابرار کی صورت

رویا مین دکھا دینگے تجھے شکل محمدؐ
بیدار ہو دل دیدہ بیدار کی صورت

وارفتۂ حسن رخ محبوب خدا ہون — بہاتی ہے مجھ اسلیئے گلزار کی صورت
اے طالع خفتہ مرا بیدار کہین ہو — مین خواب مین دیکھون شہ ابرار کی صورت
ہے ایک زمانہ سے یہی دل کی تمنا — دیکھون مین نبی کے در و دیوار کی صورت
رویا مین جو دیکھون گل روئے شہ کونین — بہولا نہ سماؤن کبہی گلزار کی صورت
دن رات فراق رخ محبوب خدا مین — بیمار ہون مین نرگس بیمار کی صورت

قرآن کے پڑہنے سے ہر طالب یہی مطلب
دکہلائین نبی مصحف رخسار کی صورت

کہتا ہون مین نعت اس مری تقریر کی کیا بات — لکہے جو قلم اسکو تو تحریر کی کیا بات
نکلا ہی جو دل سی مرے ہجر شہ دین مین — اس نالۂ پر سوز کی تاثیر کی کیا بات
عشاق نبی بیٹھے ہین محفل مین ادب سے — اے نعت محمد تری توقیر کی کیا بات
رویا مین جو دیدار نبی ہو مجہے حاصل — اے طالع خفتہ مری تقدیر کی کیا بات
پڑہتا ہون مین جب نعت محمد سر محفل — کہتے ہین یہہ سب اس تری تقریر کی کیا بات
لولاک لما شان مقدس مین ہے وارد — اے رتبۂ حضرت تری توقیر کی کیا بات

حضرت کی حضوری مین پہونچتا ہے دم صبح
طالب ترے اس نالہ شبگیر کی کیا بات

مدت سی ہون غمگین دلِ ناشاد کی صورت
دکھلا دے خدا محفلِ میلاد کی صورت

رویا مین جو دیکھون لب شیرینِ محمدؐ
ضائع نہو محنت مری فرہاد کی صورت

مین شیفتۂ قامت محبوب خدا ہون
بھاتی ہے مجھے اسلیے شمشاد کی صورت

دل میرا خیالِ شہ عالم سے الٰہی
آباد رہے خانہ آباد کی صورت

دن رات فراقِ گل رخسار نبیؐ مین
ہون نعرہ زنان بلبلِ ناشاد کی صورت

ابروی محمدؐ کی ثنا کر صفت ایدل
منکر کو دکھا خنجر فولاد کی صورت

مین مرغ خوش الحانِ گلستانِ نبیؐ ہون
دیکھون گا نہ ہرگز کبھی صیاد کی صورت

یاد آتا ہے جسدم گل روے شہ والا
رو دیتے ہین ہم بلبلِ ناشاد کی صورت

طالب مین ہون وارفتۂ حسن رخ احمدؐ
حورون کی نہ بھاتی ہے پریزاد کی صورت

ردیف ثاء مثلثہ

نہ دیکھی خواب میں شکلِ شہِ ابرار کیا باعث
بتاؤ تو ہی اے دیدۂ بیدار کیا باعث

شہِ دین کا نہ دیکھا خواب میں بیدار کیا باعث
نہ جاگا طالعِ خفتہ مرا زنہار کیا باعث

مجھے تو عشقِ چشمِ سرورِ دین نے گھلایا ہے
چمن میں نرگسِ شہلا ہے کیوں بیمار کیا باعث

دلِ منکر نہیں خالی جو حبِّ شاہِ عالم سے
تو پھر کیوں نعت میں ہے اس طرح تکرار کیا باعث

گلِ رخسارِ شاہِ دوجہاں دیکھا نہیں شاید
گلوں پر شیفتہ ہے عندلیبِ زار کیا باعث

نبی کا روضۂ اقدس ہزاروں دیکھ آئے ہیں
نہ دیکھا اک ہمیں نے آپ کا دربار کیا باعث

حضوری میں نہ پہونچا میں کبھی افسوس اے طالب
نہ کچھ پھولے پھلے اشک مرے اشعار کیا باعث

ردیف جیم

جب گھر سے چلے میرے پیمبر شبِ معراج
اک پل میں گئے عرشِ بریں پہ شبِ معراج

سنکر خبرِ آمدِ سرور شبِ معراج
تھے خرم و خوش سارے پیمبر شبِ معراج

اللہ سے امت کی شفاعت کی طلب تھی
کیا کام کیا شاہ نے بہتر شبِ معراج

جو دوست تھے وہ خوش ہوئے دشمن ہوئے غمگین
جب آ گئے نبی عرش سے ہو کر شبِ معراج

خلوت کدۂ قدس مین کس شان سے پہونچے	یا آپ تھے یا خالق اکبر شب معراج
اللہ رے اعجاز کہ جب آئے مکان پر	یا پانی تھا روان گرم تھا بستر شب معراج

کب فکر کو طالب ہے وہان کچھ بھی رسائی
جس رتبہ کو پہونچے مرے سرور شب معراج

خالق کی پڑھی حمد سے جو رحمت شب معراج	بخشی گئی حضرت کی سب امت شب معراج
یا آپ تھے یا ذات خداوند جہان تھی	حاصل ہوئی وہ شاہ کو خلوت شب معراج
تا عرش برین دھوم رہی آمد شہ کی	تھی آپ کی کچھ اور ہی شوکت شب معراج
دشوار ہے اس فکر رسا کی بھی رسائی	جس قرب کو پہونچے مرے حضرت شب معراج
اللہ رے شان شہ لولاک کہ حق سے	قوسین کا حاصل ہوا خلعت شب معراج
سب رہ گئے پیچھے ملک و مرسل و جبریل	ہر ایک سے شہ کو ہوئی سبقت شب معراج

طالب ہوئی دید ذرا آمد و شد مین
پائی مرے آقا نے وہ سرعت شب معراج

ردیف جیم فارسی

آہین نہ اتنی اے دل پُر اضطراب کھینچ
ہان وہ امن جناب رسالت مآب کھینچ

ہوجاؤن مست پیکر محمد کے عشق مین
اے ساقی اسکے فضل مین ایسی شراب کھینچ

ہون راہ معصیت مین پے شیطان اتدن
اے رہنما مجھے سوے راہ صواب کھینچ

ہندوستان مین کیون مجھے برباد کردیا
طیبہ کی جانب اے دلِ خانہ خراب کھینچ

مدت سے ہے زیارت اقدس کی آرزو
الشوق جانب شہ عالیجناب کھینچ

محشر نہو بپا کہین ہجر رسول مین
نالے نہ اسقدر دلِ پُر اضطراب کھینچ

طالب کو لے چلے ہین فرشتے عذاب کے
جنت کو اے شفاعت عالیجناب کھینچ

ردیف حاے مہملہ

عارض ہین وہ دونون آپکے شمس و قمر کیطرح
کوئی بشر نہوگا شہ بحر و بر کیطرح

ہجر رسول مین جو گرے اشک آنکھ سے
خالق نے آبرو انہین بخشی گہر کیطرح

عالم کو خوب دیکھ چکا ہون مین منکرو
کوئی بشر نہین شہ جن و بشر کیطرح

دیکھی نہین وہ شکل کسی رات خواب مین
کیونکر کرون نہ چاک گریبان سحر کیطرح

پیدا ہوئے بہت سے پیمبر جہان مین ‏ لیکن نہین کوئی شہ جن و بشر کیطرح

اوس باغ دین کے ہجر مین اے بلبل چمن ‏ خندان ہین داغ دل مری زخم جگر کیطرح

طالب ازل سے عاشق حسن رسول ہون

کیونکر لبھائیگی کسی رشک قمر کیطرح

روضۂ رضوان ہی کب طیبہ کی صحرا کیطرح ‏ کب ہی جہرا اوس شاہ دین کی روئی زیبا کیطرح

خواب مین دیکھون گا کب وہ شکل اے میرے خدا ‏ یوسف طیبہ کا ہون شیدا زلیخا کیطرح

گو ہزارون انبیا پیدا ہوئے ہین منکرو ‏ کوئی پیغمبر نہین ہے شاہ والا کیطرح

اے خیال شاہ عالم آج اسے آباد کر ‏ دل مرا ویرانہ ہی مدت سے صحرا کیطرح

سیکڑون مردے جلادیتے ہین اک ٹھوکر سے آپ ‏ میرے عیسیٰ تم نہین کہتے مسیحا کیطرح

ہجر دندان محمدؐ مین یہ ہے عالم مرا ‏ موجزن ہین میری آنکھین آج دریا کیطرح

اک جھلک چہرے کی طالب کو دکھا دو یا رسول

طالب دیدار ہے مدت سے موسیٰ کیطرح

ردیف خاء معجمہ

جسطرح آپ کا ہی زیبا رخ — کبھی دیکھا نہین ہے ایسا رخ
کیا کہون مین کہ ہے وہ کیسا رخ — مظہرِ نورِ حق ہے سارا رخ
گلِ خندان خجل ہوئے جس سے — یا محمدؐ وہ ہے تمہارا رخ
مصحفِ دین کہون کہ نورِ خدا — واعظو ہے وہ مصطفےٰ کا رخ
جسنے دیکھا وہ ہو گیا شیدا — ہے محمدؐ کا وہ دلارا رخ
غنچۂ دل برنگ گل کھلجائے — مجکو یارب دکھا نبیؐ کا رخ
دل سے کہنے لگا وہ صلِّ علیٰ — شاہ عالم کا جسنے دیکھا رخ
مہر و مہ جسکے آگے ذرّے ہین — پُر ضیا ہے وہ شاہ دین کا رخ

کیون نہو وہ برنگ گلُ خندان
جسنے طالب نبیؐ کا دیکھا رخ

ردیف دال مہملہ

نہایت ہون خستہ جگر یا محمدؐ — کرم کی نظر ہو ادھر یا محمدؐ

تمہاری شفاعت کا ہی اک بہروسا — قیامت میں لینا خبر یا محمدؐ

ندامت ہی کسطرح ہم منہ دکہائیں — گنہ میں ہوئی ہے بسر یا محمدؐ

کوئی دم کا مہمان ہون میں مقرر — ذرا لیجیئے اب خبر یا محمدؐ

خدارا مدینہ میں مجکو بلا لو — کہ دیکہون تمہارا میں در یا محمدؐ

یہی التجا ہے کہ پہونچون مدینے — کرون ہند سے میں سفر یا محمدؐ

فراقِ رخ و زلفِ پیچان میں طالب
تڑپتا ہے شام و سحر یا محمدؐ

پیمان خدا ہی جو ہی پیمان محمدؐ — اللہ کا فرمان ہی فرمان محمدؐ

ہی خالقِ کونین ثناخوان محمدؐ — لولاک لما ہی صفتِ شان محمدؐ

پوچہین گے سببِ گر جو قدسین تو سنتے — کہدینگے کہ ہین ہم تو ثناخوان محمدؐ

اللہ کا محبوب ہے اللہ کا مطلوب — اللہ ہی کچہ جانتا ہی شان محمدؐ

کیونکر کسی مومن کو ہو کچہ نعت سے انکار — قرآن میں خالق ہی ثناخوان محمدؐ

کسطرح لبہائینگے حسینانِ زمانہ — جب ہے دلِ شیدا مرا خواہان محمدؐ

بخشاؤنگا مین امت عاصی کو مقرر | ہی ہمسے یہی وعدہ و پیمان محمد
رہنے کو جگہہ دونگا مین اونہین ایوان مین | آئے مرے پہلو مین جو پیکان محمد

بیشک اوسے محشر مین خدا بخشیگا طالب
ہوگا جو یہان تابع فرمان محمد

مجکو تو ہے روضہ پاک شہ ابرار خلد | میری دل کو زاہد و بہاتا نہین نہار خلد
خواب مین باغ مدینہ مجکو آیا ہی نظر | دیکہہ لے جی بہر کے اب ای دیدہ بیدار خلد
گلشن طیبہ ابہی تو نے تو دیکہا ہی نہین | دیکہکر حیران ہی کیون ای نرگس بیمار خلد
جب وہان ہو روضہ شاہ زمین و آسمان | کیون مدینہ کا نہو ہر کوچہ و بازار خلد
گلشن طیبہ کی جانب ہو اگر ان کا گزر | بہول جائین حور و غلمان واعظو ایکبار خلد
روضہ ختم الرسالت جسگہڑی دیکہونگا مین | بول اوٹہونگا دیکہ لے ای دیدہ بیدار خلد
کیا خبر تجکو بہار روضہ پرنور کی | جانتا ہون اوسکو مین اے عندلیب زار خلد
چہرہ اقدس کی ہو جائے زیارت مجکو بہی | جیتے جی مجکو دکہا دو ای شہ ابرار خلد
وہ بہار دین اگر رکہتے مری گہر مین قدم | صاف ہو جائین مری گہر کے در و دیوار خلد

کوچۂ محبوب حق مین رہتے ہین جو رات دن — اون کو بہائیگا نہین اے زاہد و زنہار خلد

گلشن روی محمدؐ کی جو لکہی سینے مدح
ہو گئے اسے حضرت طالب مرے اشعار خلد

محراب مین ہین اسلام کی ابروی محمدؐ — ہے دین کا مصحف رخ نیکوی محمدؐ
لیجل مجہے اے جذبۂ دل سوی محمدؐ — دکہلا کہین للہ مجہے کوی محمدؐ
کیون نور الٰہی ہو ظاہر رخ شہ سے — ہے مظہر انوار خدا روی محمدؐ
عشاق نبی کیون نہون بسمل سر محفل — ہے تذکرۂ خنجر ابروی محمدؐ
سنبل کی بہار آگے مری کچہ بہی نہین ہے — مین دیکہ چکا خواب مین گیسوی محمدؐ
مرقد مین نکیرین جب آئینگے مرے پاس — کہدونگا کہ ہون مین تو ثنا گوی محمدؐ

کیا رتبہ دیا خالق کونین نے طالب
کہتے ہین مجہے لوگ ثنا گوی محمدؐ

ردیف ذال معجمہ

وصف روی شہ عالم مین جو لکہا کاغذ — ورق مہر سے بہی ہو گیا اچہا کاغذ

دیکھہ لینا مری تحریر کا عالم ای دل
نعت شہ سے کوئی خالی نہ رہیگا کاغذ

شافع حشر کی اسمین جو صفت لکھی ہی
پیش ہو حشر مین یارب یہی میرا کاغذ

مثل تعویذ گلے مین اوسے پہنون ای دل
کہین پاؤن جسمین نعت شہ دین کا کاغذ

لکھون اوس شمع رسالت کی جو طالب نعت
نور ہی نور نظر آئے وہ سارا کاغذ

ردیف راء مہملہ

سودائے محبت یہی کہتا ہے اوبل کر
صحرای مدینہ تجھے دکہلاؤن مین چل کر

کہتی ہے تمنا یہ مرے دل سی اوبل کر
آروضہ حضرت تجھے دکہلاؤن مین چل کر

مرجاؤن مین شہر شہ لولاک مین چل کر
یا جاے مدینہ کو مری جان نکل کر

مداح نبی ہون مجھے سمجھے ہوئے کیا ہو
او معترضو مجھسے کرو بحث سبھنل کر

اے شوق زیارت ترا ممنون ہون گا
روضہ شہ کونین کا دکہلا مجھے چل کر

ہر گل مین ہے جو بوی گل رخسار محمد
کہتا ہی مرا دل یہی گلشن مین اوبل کر

اب بہی تو انہر لیجیے اے عیسے دوران | کچہ اور ہی عالم ہی یہ ہنگام اڈہل کر
ہے دل مین ارادا کہ گدا بنکے چلون مین | طیبہ کی طرف جاؤن مین کچہ بہیس بدل کر
جلتے ہین جو سنکر صفتِ سیدِ عالم | پائینگے سزا نارِ جہنم مین وہ جل کر

آیا ہے حضور یمین بڑی دور سے طالب
للہ ذرا دیکہیے روضہ سے نکل کر

جاتا ہون مدینہ کی طرف گہر سے نکل کر | آؤن گا نہ پہر کوی پیمبر سے نکل کر
بخشا لیا حضرت کی شفاعت نے خدا سے | جنت کو چلا مین صفِ محشر سے نکل کر
زلفِ شہِ عالم کا مجہے دہیان ہی ہر دم | جائیگا یہ سودا نہ مری سر سے نکل کر
آئینگی اجازت تو ذرا دیجیے حضرت | شیدا ترا آنکلا ابہی گہر سے نکل کر
محبوب خدا نے تجہے بخشا لیا اے دل | چل سوے جنان عرصہ محشر سے نکل کر
کس حال مین رہتے ہین ہم اے شاہِ دو عالم | دیکہو تو ذرا روضہ اطہر سے نکل کر
رہجاتا ہے پیچہے خضر شوقِ زیارت | آگے مین چلا جاتا ہون رہبر سے نکل کر
یارب یہ دعا ہے کہ چلی جاے مدینے | یہ روح ہماری تنِ لاغر سے نکل کر

کیا مہر کو نسبت ہے کف پائے نبی سے — آئے تو ذرا سا منہ خاور سے نکل کر

ہے وحشت دل کا یہی ہر وقت تقاضا — صحرائے مدینہ کو چلو گھر سے نکل کر

افسوس ہمیں اٹک گئے جانب طیبہ — سب لوگ چلے جاتے ہیں گھر گھر سے نکل کر

بخشے گئے حضرت کی شفاعت سے گنہگار — جنت کو چلیں مجمع محشر سے نکل کر

کہتا ہے مجھے شوق زیارت یہی طالب
چل روضہ اقدس کو کہیں گھر سے نکل کر

کہتی ہے ہر دم یہی دل کی تمنا بار بار — چل دکھا مجکو شہ عالم کا روضا بار بار

سوئے طیبہ مجکو لیجائے تمنا بار بار — جانب شاہ جہاں ہو میرا جانا بار بار

ہے یہی شوق مدینہ کا تقاضا بار بار — روضہ شاہ دو عالم مجکو دکھلا بار بار

اسلیئے جوش جنون کی ہے تمنا بار بار — دیکھوں شہر سرور عالم کا روضا بار بار

میرے بعد آئینگے ہے اک احمد ختم الرسل — مژدہ لوگوں کو سناتے تھے یہ عیسے بار بار

ہای دنیا کے علائق مجکو مانع ہو گئے — جذبۂ شوق زیارت نے تو کھینچا بار بار

بار بار اس ہند سے جاؤں مدینہ کی طرف — دیکھوں جا کر حضرت احمد کا روضا بار بار

بار بار آئینگی اے حضرت اجازت دیجئے
روضہ اقدس پہ آئے تیرا شیدا بار بار

چھوڑ کر ملتان چل نکلوں مدینہ کی طرف
دل مین آتا ہے یہی طالب ارادا بار بار

دل سے ہون مین تو عاشق حسن شہ جہان پر
کیون شیفتہ ہو میرا دل صورت بتان پر

شیدا کبہی نہو گا دل گیسوی بتان پر
عاشق یہ ہو گیا ہے زلف شہ جہان پر

عاشق ازل سے ہون مین اے دل شہ جہان پر
کیونکر نظر جماؤن حسن رخ بتان پر

غمخانہ جہان مین کیونکر رہے نہ خرم
اللہ کا کرم ہے حضرت کی مدح خوان پر

لینے کو آئے تہے سب پیغمبر و ملایک
جس رات میرے حضرت پہونچے تہے آسمان پر

اے دل کدہر چلا تو جاتا ہون مین مدینے
چل جبہ سا تو ہو لے حضرت کے آستان پر

وحدت کے باغ کا گل رخسار شاہ دین ہے
بلبل نہ کیون فدا ہون روئے شہ جہان پر

اُمت کا دہیان دلمین ساتہ اپنے لیگئے تہے
معراج مین گئے تہے حضرت جو لامکان پر

مد نظر ہے ہر دم روضہ شہ جہان کا
کیونکہ مین آنکہہ ڈالون رضوان کی جنان پر

دندان مصطفے کی لکھے اگر یہ مدحت
گوہر نثار کردون کلک گہر فشان پر

نعت نبیؐ کا طالب دن رات مشغلا ہی
نام شہ دو عالم ہی ہر گھڑی زبان پہ

یہ تمنا ہے کہ طیبہ کی بہار آئے نظر
ہے یہ خواہش کہ محمدؐ کا مزار آئے نظر

حور و غلمان کو جو طیبہ کی بہار آئے نظر
صاف گلزار جنان صورت غار آئے نظر

یا نبیؐ مجکو تمہارا جو مزار آئے نظر
جیتے جی روضۂ رضوان کی بہار آئے نظر

آپکے روضۂ اقدس کو نہ بھولون گا کبھی
گو مجھے گلشن فردوس ہزار آئے نظر

نخل امید کا پھل دیکھون مین آنکھون سی
گلشن روضۂ اقدس کی بہار آئے نظر

مثل پتلی کی جگہ دون اسی مین آنکھون مین
طیبۂ پاک کا مجکو جو غبار آئے نظر

خواہش خلد نہین کچھ بھی الٰہی مجکو
گل رخسار محمدؐ کی بہار آئے نظر

باغ فردوس کو بھولے سی نہ دیکھون طالب
مجکو دم بھر بھی جو حضرت کا مزار آئے نظر

ردیف زاء معجمہ

کیا کہون اوس شہ لولاک لما کا اعزاز
حق نے معراج سی کچھ اور ہی بخشا اعزاز

تمکو خالق نے کیا فخرِ جہان ختم رسل
کیون نہ ہر ایک سے بڑھکر ہو تمہارا اعزاز

شان حضرت کو تو اللہ ہی کچھ جانتا ہی
غیر ممکن ہے کہ معلوم ہو اون کا اعزاز

سب سے رتبے سے بلند آپ ہی کا رتبہ ہی
سب کے اعزاز سے ہے آپ کا بالا اعزاز

ہین وہ محبوب خدائے دوجہان اے طالب
دیکھیئے شاہ دوعالم کا ہے کیسا اعزاز

ردیف سین مہملہ

دیکھا شہ دین کا نہین دیدار صد افسوس
اس غم مین ہین آنکھین مری خونبار صد افسوس

ہم جانتی ہین قبلہ ایمان جنہین اے دل
دیکھے نہین وہ ابروی خمدار صد افسوس

بیزار ہے دل فرقتِ شاہِ دوسرا مین
یہ بہی نہین ہوتا مرا غمخوار صد افسوس

اے سرور دین دام علائق مین پہنسا ہون
مین ہند مین ہون آج گرفتار صد افسوس

روضہ ترا دیکھ آئے ہین زوار کئی بار
اک مین ہون کہ دیکھا نہین اکبار صد افسوس

کہتا ہون مین قرآن کی کہا کر قسم اے دل
دیکھا نہین وہ مصحفِ رخسار صد افسوس

طیبہ مین کسیطرح پہونچ جاؤن مین طالب
فرقت مین ہے بیتاب دل زار صد افسوس

بردیف شین معجمہ

ہے مجھے کوی پیمبر کی تلاش
گلشن جنت کی ہو کیونکر تلاش

کیون نہو مجکو پیمبر کی تلاش
اس سے ہوگی اور کیا بہتر تلاش

قامتِ حضرت کی مجکو جستجو
تجکو اے قمری صنوبر کی تلاش

لیچلے کوئی مدینہ کی طرف
ہے مجھے آج ایک رہبر کی تلاش

کسکو ہے خلدِ برین کی جستجو
ہے مجھے بزم پیمبر کی تلاش

گلشن فردوس مین جائیگا وہ
جسکو ہے کوئے پیمبر کی تلاش

مہر و ماہ آسمان کو رات دن
ہے نبی کی روی انور کی تلاش

جسنے دیکھا ہے گلِ روی رسول
بلبلو کیا ہو گلِ تر کی تلاش

ہون مین دندانِ نبی کا شیفتہ
مجکو طالب کیا ہو گوہر کی تلاش

ردیف صاد مہملہ

جنکو حضرت سے ہے محبت خاص
ہے مدینہ سے اونکو الفت خاص

ہے جو نعتِ رسول کا منکر
اوسکو حضرت سی ہی عداوت خاص

کسطرح ہو رقم ثنائے رسول
دل مین جبتک نہو محبت خاص

کام آئیگی یہہ قیامت مین
شاہ عالم سے رکہو الفت خاص

گلشنِ خلد مین وہ جائیگی
سرور دین کی ہی جو امت خاص

کس پیمبر کے حق مین ہی لولاک
ہے محمد کی یہ فضیلت خاص

کیون نہ لکہون مین نعت ای طالب
ہے نبی سے مجھے محبت خاص

ردیف ضاد معجمہ

ہی آج حضور مین ای شاہِ ہدا عرض
سن لیجئے للہ کہ کرتا ہون مین کیا عرض

آیا ہون بڑی دور سی مین آپکے در پر
ہے میری جدا عرض مری دل کی جدا عرض

کیا باغِ جنان کی ہی ہوس آپ کی ہوتے
حضرت سی کرو[illegible]ا مین یہی ورنہ جزا عرض

دیکھوں میں الہی رخ و زلف شہ عالم
ہے تجھ سے مقرر یہ مری صبح و مسا عرض

بخشائیے مجکو سر میدان قیامت
سن لیجے للہ یہ اے شاہ ہدا عرض

بلواؤ مدینے میں مجھے اے شہ کونین
تم بھول نہ جاؤ یہ مری بہر خدا عرض

بیچین ہے فرقت میں ترا طالب محزون
کر دینا حضوری میں یہ اے باد صبا عرض

ردیف طاء مہملہ

مانے نہ مانے کوئی نہیں کہتے ہم غلط
وصف رسول پاک سے ہوتا ہے نم غلط

واعظ سنا تو روضہ شاہ جہان کی مدح
ہم جانتے ہیں روضۂ جنت باغ ارم غلط

دل میں بھری ہے دشت مدینہ کی آرزو
لیجائے شوق جانب باغ ارم غلط

لیچل مجھے مدینہ میں اے خضر راہ شوق
پڑتے ہیں اور جگہ میں یہ قدم غلط

طالب کی رات دن ہے یہ عرض اے شفیع حشر
فرد گنہ کو کیجیے گا یک قلم غلط ؛

ردیف ظاء معجمہ

عشق احمد مین وہ اوٹھایا حظ
کہنیا یا کسی مین ایسا حظ

راتدن شغلِ نعت گوئی ہے
ملگیا ہے مجھے کچھ ایسا حظ

باغِ جنت مین بھی نہ ہوئین گے
وہ مدینہ مین ہم نے پایا حظ

دردِ ہجرِ نبی ہے لذت بخش
مجھسے پوچھو نہ کچھ تم اسکا حظ

آپ کے لب کی یاد مین طالب
میرے دل نے اوٹھائے کیا کیا حظ

ردیف عین مہملہ

کون ایسا ہے جو ہوا اپنا دمِ محشر شفیع
ہان مگر ہونگے وہان اک اپنے پیغمبر شفیع

مجھسے پوچھیگا سرِ محشر تو کہدونگا یہی
ہین مری ختم الرسل ہی داورِ محشر شفیع

بخشوا لینگے ہمین اے دل نہین کچھ جاے خوف
حشر کے دن حضرت خیر البشر بنکر شفیع

کیا ہی اچھی خوشنما ہین آپ کی نام و لقب
مصطفےٰ احمد محمد شاہ دین رہبر شفیع

کیا ہمین روزِ قیامت کا ہو ڈر اے زاہدو
جانتے ہین ہم کہ ہونگے اپنے پیغمبر شفیع

داورِ محشر نہ کیونکر بخشدے میرے گناہ
جب سرِ حشر آئے پیغمبر مرا بنکر شفیع

پرسش روز جزا کا خوف کیونکر ہو ہمین
ہے ہمارا جب سؤال ای طالب مضطر شفیع

ردیف غین معجمہ

یون گل روی نبی کی ہین ثناخوان باغ باغ
باغ مین جیسے ہون مرغان خوش الحان باغ باغ

عارض پرنور حضرت کی اگر کہدون صفت
محفل مولد ہو اے شمع شبستان باغ باغ

سنبل زلف نبی کا عاشق آ نکلے اگر
ہو ابھی تیرا یہ اے مجنون بیابان باغ باغ

ہون ثناخوان آپ ہی کی گلشن رخسار کا
غنچہ دل کیون نہو ای شاہ شاہان باغ باغ

گلشن طیبہ اگر اکبار آ کر دیکھ لین
ہے یقین اسکا مجھے ہوجائین رضوان باغ باغ

جس غزل مین ہو وصف خیر البشر کی مدح ہو
پڑھتے ہی کیونکر نہون ایدل غزلخوان باغ باغ

مدح روی شہ مین طالب نے لکھی یہ غزل
ایک عالم کو کرے گا میرا دیوان باغ باغ

ردیف فا

ورد ہو دم بدم درود شریف
بہول جائین نہ ہم درود شریف

کھینچ لیگا تمہین جہنم سے — سوے باغ ارم درود شریف

نعت حضرت جو مینے لکھی ہے — پڑھ رہا ہے قلم درود شریف

بھیجتا ہون مین شوق سے ونزات — سوئے شاہِ اُمم درود شریف

ہے محبت اگر شہ دین کی — ورد رکھو دمبدم درود شریف

بھیجتا ہے خدا جب آپ صلوٰۃ — پھر پڑھین کیون نہ ہم درود شریف

جب نکیرین پوچھینگے طالب
پڑھ سنا دینگے ہم درود شریف

کیجئے کیونکر نہ اکثر بزم میلادِ شریف — ہے ہر اک محفل سے بہتر بزم میلادِ شریف

بزم مولد کی ترقی ہوگئی ہے اسقدر — آجکل ہوتی ہے گھر گھر بزم میلادِ شریف

مدحت رخسار شاہِ دوجہان کا ہے بیان — کیون نہو جنت سے بہتر بزم میلادِ شریف

منکرو ہوتا ہے بیشک رحمت حق کا نزول — چشم دل سے دیکھ آکر بزم میلادِ شریف

روضۂ رضوان کی کیفیت مجھے معلوم ہے — ہے مقرر اوس سے بڑھکر بزم میلادِ شریف

ہے شب مولد جو محبوب خدا کے پاک کی — ہو رہی ہے آج گھر گھر بزم میلادِ شریف

پڑھ رہا ہوں میں جو طالبؔ نعت پاکِ مصطفےٰ
کیا ہی جوبن پر ہے یکسر بزم میلادِ شریف

ردیف قاف

وہ آپ کے دیدار کا ہے شاہِ اُمم شوق
سو بار بھی دیکھوں تو نہو یہ مرا کم شوق

طے کرنے میں منزل کے نہ کچھ تھکتے ہیں ہرگز
اللہ رے کس درجہ کار کہتے ہیں قدم شوق

ہے دل میں مرے خواہش صحرائے مدینہ
لیجائیگا کیا مجکو سوئے باغ ارم شوق

حضرت کی زیارت کو چلیں گھر سے نکل کر
رکھتے ہیں شب و روز یہی دل میں تو ہم شوق

ہے دل میں زیارت کی تمنا تو کسی روز
لیجائیگا مجکو طرفِ شاہ اُمم شوق

اللہ کرے ساتھ پہونچ جاؤں مدینے
رکھے یہ مرا قافلے والوں میں بہم شوق

حوروں کی نہ خواہش ہے نہ جنت کی ہے چاہت
ہے آپ کا اے شاہِ عرب فخر عجم شوق

ہے روضۂ اقدس کی زیارت کی تمنا
ہرگز نہ مرے دل سے الٰہی ہو یہ کم شوق

ہر وقت یہی ہے دلِ شیدا کی تمنا
یونہیں رہے یہ آپ کا اے شاہ اُمم شوق

حاجت نہیں کچھ رہبریِ خضر کی مجکو
لیجائیگا طیبہ کو کبھی سوئے حرم شوق

ز حاصل ابھی ہو جائین تجھے نعت کے نکتے
طالب جو کرین اک نظر لطف و کرم شوق

ردیف کاف

مرا دیوان تم دیکھو اگر اول سی آخر تک
تو پاؤ مدحت خیر البشر اول سی آخر تک

ہر اک موسم مین نخل عشق قد یا ک پہل لیگا
پہلا پہولا رہیگا یہ شجر اول سی آخر تک

مقرر ہو منیو لولاک سی کا الشمس روشن ہے
ہے یہ عالم پئے خیر البشر اول سی آخر تک

تصور گیسوؤ رخ کا ہمین دن رات رہتا ہی
خیال شہ رہا شام و سحر اول سی آخر تک

نبیؐ کی مدح خوانی مین بسر کی عمر ای طالب
رہا مین مادح خیر البشر اول سی آخر تک

ردیف لام

آپ کی آنکھین جو دکھلائین تو شو لاک شکل
پہر نہ دکھلائی مجھے یہ گردش افلاک شکل

خواب مین دیکھا ہی مینے گلشن روے رسول
باغبان گلزار عالم کی مین دیکہون پاک شکل

میری صورت دیکہکر ڈر جاین قیس و کوہکن
شہ کی فرقت مین ہے ایسی مری وحشت ناک شکل

زاہدو حوران جنت کی نہو خواہش تمہین
دیکہہ لو اکبار اگر تم شاہ دین کی پاک شکل

ایک مدت سی زیارت کی تمنا ہی مجہے
مجکو دکہلاؤ خدارا اے شہ لولاک شکل

آپکی فرقت مین رہتا ہون ہمیشہ بیقرار
مجکو کب دکہلاینگے آپ اے رسول پاک شکل

لوگ سب دیوانہ طیبہ مجہے کہنے لگے
رنگ لائی طالب آخر میری وحشتناک شکل

آج ہے یہہ شب میلاد مبارک ایدل
خانہ دین ہوا آباد مبارک ایدل

مولد شاہ سے اسلام کا تارا چمکا
کفر کا گہر ہوا برباد مبارک ایدل

شکر خالق کا کرین ہم کہ ہوا اب پیدا
باعث عالم ایجاد مبارک ایدل

ہے خیال شہ کونین مجہی شام و سحر
تو بہی اب ہوگیا آباد مبارک ایدل

آپ کو گود مین لیکر یہ حلیمہ نے کہا
گہر مرا ہوگیا آباد مبارک ایدل

صلہ نعت مین لواینگے گلزار جنان
یہ ہوا ہے مجہے ارشاد مبارک ایدل

بزم میلاد میں طالب نے سنائی جو غزل
شاہ عالم نے کیا صاد مبارک اے دل

منظہر نور خدا ہی دوسرا ہو یا رسول
زیب بخش تاج ختم الانبیا ہو یا رسول

راستہ اللہ کا دکھلا دیا ہر ایک کو
ایک عالم کے مقرر رہنما ہو یا رسول

فخر کیا گو ایک عالم ہے تمھارا شیفتہ
تم تو محبوب خدائے کبریا ہو یا رسول

کیا ادسی ہائینگی حوران جنان محشر کو ن
دل ہے تم پر جو کوئی شیدا ہوا ہو یا رسول

جب شفیع المذنبین کا تم نے پایا ہے لقب
بخشوا دو حق سے جو میری خطا ہو یا رسول

مین یہی سمجھون کہ جیتے جی ہوئی جنت نصیب
خواب مین حاصل جو دیدار آپ کا ہو یا رسول

حشر مین طالب کو اپنے بخشواؤ گے ضرور
تم مقرر شافع روز جزا ہو یا رسول

اسطرح سینے مین ہے میرا گذارا مشکل
جیسے زندان مین ہے اک لحظہ بہی ہنا مشکل

آپکی ذات تو ہے عقدہ کشائے عالم
کیجئے کام مری حل ایشہ والا مشکل

مجکو للہ دکہا دو رخ زیبا اپنا
ہجر مین الفت دین ہے مرا جینا مشکل

آپ بلوائیں حضوری میں تو پھر سے کھلوں
ورنہ طیبہ کی طرف ہے مرا جانا مشکل

شاہ عالم جو کریں عقدہ کشائی میری
کس طرح حل ہو نہ پھر اے دل شیدا مشکل

دل سے ممنون ہوں اے ضعف تری ہمت کا
کہ قدم روضۂ حضرت سے ہے اوٹھنا مشکل

کب وہ شب ہوگی جو رویا میں رسولِ دو جہان
آکے پوچھینگے کہ طالب ہے تری کیا مشکل

مدتوں سے ہے زیارت کی تمنا یا رسول
جیتے جی مجکو دکھا دو روئے زیبا یا رسول

مجھسے عاصی کو بچانا ہو تم بہرِ خدا
یاد رکھنا مجکو جب ہو حشر برپا یا رسول

رات دن دشتِ مدینہ کا مجھے رہتا ہے دھیان
ہے جو سر میں آپ کے گیسو کا سودا یا رسول

مجکو حورانِ جنان سے کچھ غرض مطلب نہیں
آپ کا روزِ ازل سے ہوں میں شیدا یا رسول

آپ کا مداح ہوں لینا خبر بہرِ خدا
قبر میں گھبراؤں میں جسوقت تنہا یا رسول

میری بخشش کا وسیلہ کوئی محشر میں نہیں
آپ ہی کا ہے فقط مجکو سہارا یا رسول

لو ذرا اسکی خبر آکر خدا کیواسطے
مر رہا ہے ہجر میں طالب تمہارا یا رسول

باغِ جہان مین پائین نہ کیون اعتبار پہول
ہین حسنِ عارضِ شہِ دین پہ نثار پہول

شیدائے روی شاہ ہون دیکہو ہزار پہول
بہائینگے میرے دل کو نہ کچہ بہار پہول

مدّاحِ گلشنِ رخِ شاہِ جہان ہین
جہڑتے ہین منہہ سے اسلیئے بے اختیار پہول

دیکہا ہے جیسے چہرۂ اقدس کو خواب مین
باغِ جہان مین ہین مجہے مانندِ خار پہول

مشکِ ختن کو زلفِ نبیؐ پر نثار کر
حضرت کے روی پاک پہ اے دل اوتار پہول

یادِ رخِ نبیؐ مین عنادل ہین نغمہ سنج
ہین عارضِ رسولِ جہان پہ نثار پہول

آیا ہے غش تصورِ روی رسولؐ مین
لا کر سونگہائیے مجکو مرے غمگسار پہول

گلگشت کیا کرے رخِ حضرت کا شیفتہ
ہین خارِ باغِ ہجر مین ہین ناگوار پہول

رخسارِ مصطفےٰؐ سے جو ہے کچہ مناسبت
باغِ جہان مین اسلیئے ہین باوقار پہول

ہجرِ رخِ رسولؐ مین بہائینگے کیا مجہے
ہین خار خار آنکہون مین گلشن بہار پہول

عشقِ رخِ رسولؐ مین نکلی ہے میری جان
طالب چڑہاؤ میری لحد پر دو چار پہول

دل مین کہنا چاہیئے شاہِ دوعالم کا خیال
سب خیالون سے مقرر ہے یہی اچہا خیال

حسن محبوب خدا کا ہون ازل سی شیفتہ
مجکو کیون ہووان حسینان فسونگر کا خیال

آپ کا سرگشتہ ہون اور آپ کا وحشی ہون مین
ہے تصور آپ کا ہی آپ کا سودا خیال

آکے بہلاے دلِ غمگین کو میرے کوئی ہو
یاد اوس محبوب خلاقِ جہان کی یا خیال

خانہ آباد کے مانند یہہ آباد ہے
جب سے دل مین آگیا ہی شاہ عالم کا خیال

ہر گھڑی مجکو تصور ہی شہ کونین کا
ہمدمو کیا پوچھتے ہو ہی تجھے کس کا خیال

یہہ دل پُر داغ میرا کیون نہو رشک ارم
اسمین شکل حور ہی طالب شہ دین کا خیال

ردیف میم

خلد مین رکہین گے جبتک نہ گنہگار قدم
شافع حشر بہی رکہین گے نہ زنہار قدم

شوقِ دل لیکے چلا مجکو مدینہ کی طرف
بڑھ گیا آگے صبا سے بہی مین دو چار قدم

کہتی ہی شہ کی شفاعت کہ در جنت مین
پیشتر نیکون سے رکہین گے گنہگار قدم

ہے مری آبلہ پا کی یہہ اللہ ری شان
دشت طیبہ مین مرے چومتے ہین خار قدم

اک گل باغ رسالت کا ہوا خواہان مین
بلبلو خاک اوٹہاؤن سوے گلزار قدم

بخشوائینگے ہا جبتک ہمین وہ محشر
شہ دین خلد مین کہین گے نہ زنہار قدم

زلف مشکین کی جو حضرت کی سناؤن تعریف
چوم لی شوق مین ہر آہوی تاتار قدم

شوق سے آپ اوڑا جاتا ہون طیبہ کی طرف
نہین ہرگز مری جانے سے خبردار قدم

رہگیا قافلے والون سے مین پیچھے افسوس
نہوئے منزل طیبہ مین مددگار قدم

دوستو ضعف کی امداد کے جاؤن قربان
ہوا طیبہ سے اوٹھانا مجھے دشوار قدم

کس گھڑی ہند سے طالب مین روانہ ہون گا
رکھون گا کب مین سوئے روضہ سردار قدم

کب کچھ لگاو رکھتے ہین حسن بتان سے ہم
رکھتے ہین عشق سرور کون و مکان سے ہم

تھامے ہوئے ہے دامن دل رحمت آپکی
کسطرح اوٹھین روضہ شاہ جہان سے ہم

لین ساتھ خضر کو رہ طیبہ مین یا نہ لین
پہلے ہی پوچھ لین یہ دل رازدان سے ہم

بہتر ہے باغ دہر سے طیبہ کا بوستان
یہ بحث کر رہے ہین کسی باغبان سے ہم

بخشائینگے ضرور قیامت کو دن ہمین
یہ آس رکھتے ہین شہ عالی مکان سے ہم

جب مدح لکھتے ہین قمر دندان شاہ کی
سنتے ہین مرحبا قلم درفشان سے ہم

مداح شہ کو دیکھ کے کہنے لگے ملک
کیا پوچھنے کو آئے ہین اس مدح خوان سے ہم

طالب نبی کے کوچہ مین رہتے ہین اندن
کیا شاد ہونگے حشر مین باغِ جنان سے ہم

ردیف نون

رہا ہون ایک مدت کوچۂ محبوب یزدان مین
قدم کس طرح رکھون آکے فرشتو باغ رضوان مین

میری سر مین تو اب سودا صحرای مدینہ ہے
مجھے لے چل کہین اے قیس طیبہ کی بیابان مین

یہہ ڈر ہے ہجر حضرت مین کہین برپا ہو طوفان
کہ آج آنسو نہین رکتے مری چشم گریان مین

دل وارفتۂ زلف ستہ عالم کو بہلاؤن
گذر میرا جو ای باد صبا ہو سنبلستان مین

ازل سے کشتہ ہون مین خنجر ابروے حضرت کا
مرے احباب بعد فنا مین مجھے گنج شہیدان مین

تپ ہجر شہ دین کی بجھا دین آ کے ہم کیونکر
نہین اک قطرۂ آنسو کا ہماری چشم گریان مین

جنون کا جوش یا یہ جذبۂ دل مجھکو لیجاے
پہنچ جاؤن کسی صورت سے طیبہ کی بیابان مین

جو کچھ تشبیہ دی ہے مین نے روے پاک احمد سے
خوشی سے گل نہ کچھ پھولے سمائے ہین گلستان مین

ملک بہی مرحبا کہتے ہین میرے شعر سُن سُنکر
یہہ پایا مرتبہ طالب ثنای شاہ ذیشان مین

بجانب روضۂ اقدس مین صبا جاتا ہون
شک فرا ہی نہین اسمین بخدا جاتا ہون

چہوڑکر ہند سوے طیبہ چلا جاتا ہون
آج مین جانب محبوب خدا جاتا ہون

بول اوٹہا دل بہی پہڑک کر کہ مجہے بہی لیچل
جب کہا مینے سوی شاہ ہدا جاتا ہون

وہ مجہے خلعت شاہانہ مگر بخشین گے
شاہ عالم کی طرف بنکے گدا جاتا ہون

شوق نے خار مغیلان لین قدم پاون کے
دشت طیبہ کی طرف برہنہ پا جاتا ہون

لیچلا ہے جذبۂ دل روضہ والا کی طرف
نہین معلوم کہان آج چلا جاتا ہون

وحشتِ دل مجہے رہنے نہین دیتی اکدم
سوے صحرا کے اثر شہ ہر دو سرا جاتا ہون

راہ طیبہ مین یہ ہے شوق کا اپنے عالم
سب سے دو چار قدم آگے بڑہا جاتا ہون

ہونہو سرور عالم نے کیا ہے مجہے یاد
اے دل اسطرح جو وارفتہ ہوا جاتا ہون

رخ و زلفِ شہ عالم کی زیارت کو لیئے
سوے طیبہ بخدا صبح و مسا جاتا ہون

حاجت رہبری خضر نہین کچہ طالب
جانب سرورِ دین خود ہی چلا جاتا ہون

ہے ہمارا وہ پیمبر کہ جسے کہتے ہین — ملگیا ہمکو وہ رہبر کہ جسے کہتے ہین

شب میلاد فرشتون نے فرشتون سے کہا — اب وہ پیدا ہوا سرور کہ جسے کہتے ہین

بخشوائیگا شفاعت سے ہمین حشر کے دن — وہ ملا شافع محشر کہ جسے کہتے ہین

الفت زلف رسولِ عربی مین یہ دل — ہوگیا آج وہ ششدر کہ جسے کہتے ہین

جذب دل طیبہ کو لیجائیگا الحضرت خضر — ہے یہہ ایسا مرا رہبر کہ جسے کہتے ہین

ہای جانے نہ دیا مجکو مدینہ کی طرف — تو فلک ہے وہ ستمگر کہ جسے کہتے ہین

اے خدا اوڑ کے مین اک پل مین پہونچون — ایسی لگ جائین مجھے پر کہ جسے کہتے ہین

دم نکلتا ہے مرا ہجر مین اے عیسی دم — لو خبر میری وہ آ کر کہ جسے کہتے ہین

نعت حضرت مین جو مصروف ہون کیون اے طالب
یہ تو وہ کام ہے بہتر کہ جسے کہتے ہین

اگرچہ اے دلِ نادان گناہگار ہون مین — مگر شفاعت شہ کا اُمیدوار ہون مین

خدا کیواسطے محشر مین بخشوا دے مجھے — گناہ گار سراپا سیاہ کار ہون مین

نہال کیا ہون اے لالہ موسم گل مین — فراق روے شہ دین سے داغدار ہون مین

کبھی نہ چین ملا مجکو اندیشۂ عالم — ہمیشہ آپکی فرقت مین بے قرار ہون مین
لگاؤ وصل کا اللہ یا نبی مرہم — تمہارے ہجر مین مدت سے دل فگار ہون مین
بسر ہوئی مری اوقات جرم و عصیان مین — بہت ہی آپ سے ایشاہ شرمسار ہون مین
خدا کیواسطے مجکو دکہاؤ دیدار آج — تمہارے ہجر مین بیطرح بے قرار ہون مین
کہین بلائیے مجکو بہی جانب طیبہ — کہ ملک ہند مین حضرت بہت ہی خوار ہون مین

جو ہوگی پرسش اعمال حشر مین طالب
کہون گا مادح محبوب کردگار ہون مین

حامی رسول ہین تو لحد کا خطر نہین — شافع اگر ہین وہ تو قیامت کا ڈر نہین
گو دور ہے یہان سے مدینہ رسول کا — دل اپنا مستعد ہو تو کچھ بہی سفر نہین
کیا جانے کیا ہے رتبہ محبوب کردگار — منکر کو شان سرور دین کی خبر نہین
ورنہ ہم ملے ہین دولت کونین کر مجھے — عشق نبی مین یہ مرے داغ جگر نہین
شافع ہمارے ہین شہ لولاک احمدو — ہمکو حساب حشر کا ہرگز خطر نہین
ہوتی نہین دعائے یارب مری قبول — کیون کچھ مری دعا مین الٰہی اثر نہین

خالق سے بخشوائینگے طالب شفیع حشر
کچھ بھی حساب روز قیامت کا ڈر نہین

جلد بلوائیے مجکو شہ دین طیبہ مین
کہ ٹھکانا مرا لگ جاے کہین طیبہ مین

یا الٰہی ہے یہی میری دعا شام و سحر
کہین دو گز مجھے ملجای زمین طیبہ مین

آپ اگر لطف سے آسرور دین بلوائین
تو پہونچنا مرا دشوار نہین طیبہ مین +

یاد رکھنا یہہ اجل تجھسے کہے دیتا ہون
کہ نکل جائے مری جان حزین طیبہ مین

ایک مدت سے زیارت کی تمنا ہے مجھے
مجکو بلوائیے اب ایشہ دین طیبہ مین

غول کے غول چلے جاتے ہین طیبہ کی طرف
نہ گئے ہای مگر ایک ہمین طیبہ مین

آرزوئے دل طالب ہے یہی لیل و نہار
یہہ غزل آکے پڑھون ایشہ دین طیبہ مین

ہم مرتبہ ترا کوئی اے شاہ دین نہین
عالم کو خوب دیکھ چکا ہون کہین نہین

دشت مدینہ آئے الٰہی نظر سے مجھے
دل مین ذرا بھی خواہش خلد برین نہین

کیا پوچھتے ہو ان کے مکان مجھسے اے خضر
حضرت کے وحشیون کا ٹھکانا کہین نہین

کب تک کی وصل سے مرا دل شادمان ہوا	کسوقت یہ فراق مین اندوہگین نہین
لینگے ضرور میری خبر سرور جہان	شیطان سے مجکو خوف دم واپسین نہین
عشاق روتے شہ کو ہو تفریح کسطرح	دلچسپ کوئی بوی گل یاسمین نہین

طالب یہ کہہ رہی ہے شفاعت رسول کی
کیا عاصیون کے واسطے خلد برین نہین

جینا ہمارا ہو گیا دشوار ہجر مین	مرجائینگے ہم اے شہ ابرار ہجر مین
اگر خبر تو لیجیے للہ مرنی آج +	کیا حال ہے مرا شہ ابرار ہجر مین
شہ کی فراق مین مرا دل جلدیا کہین	یہ آشنا بھی ہو گیا بیزار ہجر مین
کسطرح عمر ایسے عالم کرون بسر	ہے سانس لینی مجکو تو دشوار ہجر مین
بندگان سے مجکو رہا کیجیے حضور	مدت ہوئی کہ ہون مین گرفتار ہجر مین
دکہلاؤ جلد چہرۂ پاک اے شہ جہان	مرجائیگا تمہارا یہ بیمار ہجر مین

للہ لیجیے خبر اے عیسی زمان
اب مر رہا ہے طالب بیمار ہجر مین

شہ کی فرقت مین مری حالت ہے ابتر الامان
الامان اے صدمۂ ہجر پیمبر الامان +

الامان اے سوزش ہجر پیمبر الامان
ہوگیا جل کر مرا دل مثل اخگر الامان

اسقدر مجھسے ہوئی ہین اے شہ عالم گناہ
دیکھکر مجکو کہین گے اہل محشر الامان

ہند مین در در پہرا کرتا ہون مین شام و سحر
ٹہوکرین کہاتا ہون اے چرخ ستمگر الامان

اپنی اُمت کی خبر لو یا رسول دو جہان
ہے بڑی خطرے کا دن روز محشر الامان

رو دیا عشاق شہ نے سُنکے افسانہ مرا
الامان اے قصۂ ہجر پیمبر الامان +

پہر حق بُلوا سیئے زیر لوا الحمد آپ
جل گئی ہین ہم تہ خورشید محشر الامان

دیکھ لے سوزان جو مجکو سوز ہجر شاہ مین
کہہ اوٹھے آتش مین گہبرا کر سمندر الامان

راتدن ہجر شہ کونین مین ہون بے قرار
مجکو اے طالب نہین ہے چین دم بہر الامان

ردیف واو

حساب حشر کا دہڑکا مجہے اے واعظو کیا ہو
شفیع عاصیان کا جب مرے دلکو سہارا ہو

تمہارے حق مین اے شاہ جہان لولاک نازل ہے
تمہین دنیا کے سرور ہو تمہین عقبی کے مولا ہو

اگر پوری محبت ہو گل باغ رسالت سے
نظر آئے وہ گل دشت مدینہ کا جو کانٹا ہو

شہ ہر دو سرا آؤ اعظو امت کے حامی ہین
حساب حشر کا تبلاؤ پہر کسطرح دھڑکا ہو

گل باغ زمانہ کیون نہ خار آئین نظر مجکو
نہ جب پیش نظر اوس شاہ کا روی دلارا ہو

فراق شاہ عالم مین ہی یہ التجا میری
نہو مجکو قرار اکدم نہ دل کو چین اصلا ہو

نہین مین بے سبب فریاد و نالہ ضبط کرتا ہون
یہ ڈر ہے ہجر حضرت مین کہین محشر نہ برپا ہو

فضائل مین مراتب مین ہین ہر ایک سے برتر
بشہ کون و مکان کی مثل کیونکر کوئی پیدا ہو

زیارت سے مشرف آپ فرماتی ہین لاکہون کو
مری جانب بہی ایشاہ دو عالم اک اشارا ہو

مرے دل مین نہو خواہش کسیکی ہے یہی خواہش
فقط اک آپ ہی کی ایشہ عالم تمنا ہو

حسینان زمانہ کیا لبہائینگی اوسے طالب
جو دل سے عاشق و شیدا شہ ہر دو سرا کا ہو

ایک جا گیسوو رخسار ذرا ہونے دو
یا نبی یونہین ہم صبح و مسا ہونے دو

منفعل ہونگے بہت معترض نعت رسول
دیکہہ لینا یہ ذرا روز جزا ہونے دو

راہ طیبہ مین چلون گا مین اک کی آگے
قافلے والے جو ہون مجہی خفا ہونے دو

صلۂ نعت میں ہم لوٹیں گے جنت کی بہار
ہم سے مدحِ شہ کونین ادا ہونے دو

شوق دل طیبہ کی جانب ہمیں لیجائیگا
قافلے والو اسے راہنما ہونے دو

قامتِ شاہ کی فرقت میں کروں گا نالے
ہو بپا حشر جو اُن سے تو بپا ہونے دو

پھر کے اب ہند نہ جاؤں گا کبھی اے طالب
کوئی ساتھی ہو اگر مجھسے خفا ہونے دو

کہوں کیا لوگ عشق شاہ میں کہتے ہیں کیا مجکو
کوئی دیوانہ کہتا ہے کوئی بیکس گدا مجکو

کیا حق نے ثنا خوان الشہ دین آپ کا مجکو
قسم ہے بہا گئی ہے آپکی مدح و ثنا مجکو

حساب حشر کا دھڑکا نہیں ہرگز ذرا مجکو
بچا لینگے مقرر شافع روزِ جزا مجکو

الٰہی کیا کہوں ارمان دل کہتے ہیں کیا مجکو
دکھا دے جیتے جی روضہ شہ کونین کا مجکو

نہ کیوں شاہ ہدیٰ مجکو خدا سے بخشوا لیتے
سر میدان محشر آسرا کوئی نہ تھا مجکو

تمہارے عارض و گیسو کی مدحت مجکو بھاتی ہے
یہی ہے مشغلہ الشاہ دین صبح و مسا مجکو

دمِ تحریر مدحت گل کھلائے سیکڑوں میں نے
گلستانِ مدینہ جسگھڑی یاد آگیا مجکو

مجھے وہ راہ دکھلائی کہ منزل تک میں جا پہنچا
خدا کی شان کیسا مل گیا ہے رہنما مجکو

نہین بہاینگی حورانِ جنان محشر مین ای طالب
کیا اللہ نے عاشق رسول اللہ کا مجکو

مجکو آرام بجز نعتِ پیمبر کیون ہو
ہون مین مداح خموشی مجہو دم بہر کیون ہو

آپ محبوبِ خدا سَرورِ عالم ٹھہرے
کوئی مرسل مری حضرت کی برابر کیون ہو

بخشوا لینگے اہی ہمکو شفیع عصیان
خوف کچہ ہمکو سر عرصہ محشر کیون ہو

جام بھر بھر کے ہون جب آپ پلانیوالے
تشنگی پھر ہمین ای ساقی کوثر کیون ہو

عاصیو سَرور عالم سے ہے تمہارا حامی
اسطرح خوف زدہ تم سر محشر کیون ہو

شافع حشر جو آپ ایشہ عالم ٹھہرے
پھر بھلا روزِ قیامت کا ہمین ڈر کیون ہو

اوس مین رنگ و رہی ہے اسمین ہے کچہ اور ہی بو
ہمسر روے محمدؐ یہ گلِ تر کیون ہو

شاہ عالم کا تصور تو ہے تو دلمین وزات
غیر آباد کسی طرح سی یہ گھر کیون ہو

شوق دل کا ہی تقاضا کہ زیارت کو چلو
بیٹھے اس ہند مین اے طالب مضطر کیون ہو

اندنون شوق زیارت کا ہی بیحد مجکو
لیچل اے جذبۂ دل سوی محمدؐ مجکو

دشت طیبہ دل وحشی کو دکہاؤ حضرت — کبتلک اس مین کہو گے مقید مجکو

بکہ شیطان سی بچاؤ مجہے ای سرور دین — ہر گہری آکے ستاتا ہی یہ مرتد مجکو

گو گنہگار ہون لیکن نہین کچہ خوف مجہے — بخشوا دینگے قیامت مین محمد مجکو

خواہش روضہ رضوان نہ رہیگی دل مین — کہین آئے جو نظر مرقد احمد مجکو

سرو و شمشاد سی روتا ہون لپٹ کر اپنا — یاد آجاتا ہی جو سو قت ترا قد مجکو

سینے لکہی جو ثنا ئے در دندان رسول — مل گئے سیکڑون ای دل در مقصد مجکو

میرا مدفن جو ہو صحرائے مدینہ مین کہین — مین یہ سمجہون کہ ملا خلد مخلد مجکو

سر سے سودائے مدینہ کبہی جانیکا نہین — کوئی اچہا کہے یا سمجہے کوئی بد مجکو

گلشن خلد مین دل کو مرے الجہن ہو گی — یاد آجائیگا جب آپ کا مرقد مجکو

کم نہین رتبہ یہ اے حضرت طالب میرا
لوگ کہتے ہین جو مداح محمد مجکو

جینے دیتی نہین اب فرقت احمد مجکو — اے خدا جلد دکہا صورت احمد مجکو

صلہ نعت مین دلوائینگے ای دل سر حشر — گلشن خلد برین حضرت احمد مجکو

دور ہو جائے مری دل سی محبت سب کی
یا خدا ہو فقط اک الفتِ احمدؐ مجکو

نہ ہے خواہش حوران جنان کچہ دل مین
نظر آئے جو کہین صورتِ احمدؐ مجکو

راہ اسلام مین ثابت نہ ہین کیون یہ قدم
روز میثاق سی ہے بیعتِ احمدؐ مجکو

ہے یہی شام سحر میری تمنا یارب
خواب مین آئے نظر صورتِ احمدؐ مجکو

پرسشِ حشر کا طالب نہین کچہ خوف مجہے
بخشوا لینگے وہان حضرتِ احمدؐ مجکو

قرآن مین مداح بہلا جس کا خدا ہو
مین کیا ہون جو کچہ مجہسی صفت اوسکی ادا ہو

تا زیست ثناگوی محمدؐ جو رہا ہو
تم اوس سی ملک سرِ لحد پوچہتی کیا ہو

مجکو مرضِ فرقتِ شاہِ دوجہان ہے
وہ درد نہین جسکی طبیبون سے دوا ہو

دل چاہتا ہی ہم بھی پہونچ جائین مدینے
اے بادِ صبا لیکے یہان سے تو ہوا ہو

پہلو مین نہین آج ہمارا دلِ مضطر
اللہ کرے روضۂ اقدس کو گیا ہو

فریاد نکر ہجرِ قدِ سرورِ دین مین
دیکہہ اے دلِ نادان کہین محشر نہ بپا ہو

ہو خاک مدینہ کی مرا یہ تن خاکی
اللہ کرے یہ مری مقبول دعا ہو

اوٹھو ابھی باندھو کمر اے قافلے والو
طیبہ کی طرف جانے مین تم سوچتے کیا ہو

کہدینا کہ طالب کو بلا لیجئے حضرت
تیرا جو گذر روضۂ اطہر مین صبا ہو

قضا آئے اگر ہجر شہ لولاک مین مجکو
تو دفنانا کہین شہر رسول پاک مین مجکو

مجھے اے کیمیاگر کیمیا کی خاک خواہش ہو
ملی اکسیر جب پائے نبی کی خاک مین مجکو

بنایا آجتک مینے مہ و خورشید روشن مین
نظر جو نور آیا شہ کے روضۂ پاک مین مجکو

الٰہی ہو کہین مدفن مرا شہر مدینہ مین
نہ کر برباد یون ہندوستان کی خاک مین مجکو

پھرون گا ٹھوکرین کھاتا کہانتک اے شہ عالم
یونہین کھوئیگی کبتک گردش افلاک مین مجکو

مری دیوانگی ہوش و خرد سے ہے کہین بڑہکر
جنون ہے عشق گیسوئے رسول پاک مین مجکو

ثنا خوان نبی طالب زمانہ مجکو کہتا ہے
ملا ہے یہ مرتبہ مدح شہ لولاک مین مجکو

بلا لیجئے کوئی سوئے روضۂ والا مجکو
مدتون سے ہے زیارت کی تمنا مجکو

ہے بھروسا فقط اک آپ کا اے شافع حشر
حشر کے روز نہین اور سہارا مجکو

قبر مین جبکہ نکیرین کرین مجھسے سوال
یاد اوسوقت رہے نام تمہارا مجکو

پابرہنہ مین سوئے دشت مدینہ دوڑون
سر مین رہتا ہے شب و روز یہہ سودا مجکو

بخشوائینگے مجھے ایسے مرے اعمال نہین
صرف ہے ذات محمد کا بھروسا مجکو

نہوئی روضہ اقدس کی زیارت حاصل
ہند مین گردش قسمت نے پھرایا مجکو

شافع حشر حمایت کو ہین کافی طالب
خوف دل مین نہین کچھ روز جزا کا مجکو

بخشا ہی لیا ہمسے گنہگار کو دیکھو
لطف و کرم شہ ابرار کو دیکھو

لولاک لما شان مین ہے آپ کی نازل
اوج شرف احمد مختار کو دیکھو

آنسو کے عوض گرتے ہین گوہر دم گریہ
اے شاہ مری چشم گہربار کو دیکھو

جانے نہ دیا ہند سے طیبہ کی طرف ہائے
اس کجروی چرخ ستمگار کو دیکھو

پھولون کی نہ کچھ قدر رہی دل مین تمہارے
اے بلبلو حضرت کے جو رخسار کو دیکھو

دن رات یہی ہے دل شیدا کا تقاضا
طیبہ کو چلو روضہ سردار کو دیکھو

ہو نعت محمد کی جو پڑھنے کا تمہین شوق
طالب سے مرے دیوان کی اشعار کو دیکھو

یون اپنیا ہین میرے پیمبر کے روبرو
جسطرح تارے سب مہ انور کے روبرو

دندان شہ کے سامنے کیا آبرو تری
کہدونگا جوہری ہی گوہر کے روبرو

آتی ہے یاد قامت محبوب کردگار
جاتا ہون جب مین سرو و صنوبر کے روبرو

اے منکر رسول تو ہوگا بڑا خجل
جائیگا حشر مین جو پیمبر کے روبرو

آب بقا ہے ظلمت گیسوئے شاہ مین
کہدے کوئی یہ خضر و سکندر کے روبرو

دیکھے جو اگر رخ پرنور مصطفے +
جاوے نہ پھر کبھی مہ انور کے روبرو

طالب ادب کے ساتہہ سر حشر یہ غزل
پڑھنا ضرور شافع محشر کے روبرو

ردیف ہائے ہوز

صبا لیچل مجھے بہر خدا سوئے رسول اللہ
کہ دیکھون جاکے چشم شوق سے کوئے رسول اللہ

رضائے حق تعالی ڈہونڈتے ہین ساری پیغمبر
یہ طرفہ ہے کہ خالق ہے رضا جوئے رسول اللہ

بیان واللیل سے ظاہر ہے زلف سرور دین کا
عیان والشمس سے ہے مدحت روئے رسول اللہ

نہ دیکھوں گلشن عالم میں سنبل کی طرف ہرگز / نظر آئیں کہیں مجکو جو گیسوی رسول اللہ

نہیں کچھ قبر کا دھڑکا نہیں کچھ خوف محشر کا / رہا ہوں عمر بھر میں تو ثنا گوی رسول اللہ

جو منکر نعت کی ہیں سنتی ہی دم بھر میں کٹ جائیں / سناؤں میں جو کچھ تعریف ابروی رسول اللہ

غزل اک اور بھی پڑھ دو سفر کے قافیہ میں تم
مگر طالب ردیف اوسکی رہے سوی رسول اللہ

خدا جانے کہ کب ہوگا سفر سوی رسول اللہ / سفر کی کب میں باندھوں گا کمر سوی رسول اللہ

صبا ذکر یہ کہدینا کوئی غم میں تڑپتا ہے / جو ہو جائے کہیں تیرا گذر سوی رسول اللہ

سما ہیں کچھ مری آنکھوں میں کیا حوریں یا پریاں / کہ ہر دم رہتی ہی میری نظر سوی رسول اللہ

تعجب کیا کہ ہے یہ تو اک ادنے معجزہ اون کا / بلادِ فرس سے چلا آیا شجر سوی رسول اللہ

نہ آؤں گا نہ آؤں گا کبھی پھر ہند کی جانب / مرا جانا ہوا اے دل اگر سوی رسول اللہ

کرینگے منزلیں طے دیکھ لینا سر سی آنکھوں سے / ہمارا جس گھڑی ہوگا سفر سوی رسول اللہ

تمہارے ہجر میں طالب تمہارا جان دیدیگا
کوئی لیجائے طالب یہ خبر سوی رسول اللہ

نہین ہی حشر مین کوئی ہمارا یا رسول اللہ ۔ فقط اک آپ ہی کا ہی سہارا یا رسول اللہ

کرم فرمائیے مجپر خدارا یا رسول اللہ ۔ کہ ہی سب حال میرا آشکارا یا رسول اللہ

زیارت کے لیے ہندوستان سے لوگ جاتے ہین ۔ مری جانب ہی ہو جائے اشارا یا رسول اللہ

خدا کیواسطے مجکو بلالین آپ طیبہ مین ۔ بہت مضطر ہون ہین گردش کا مارا یا رسول اللہ

دکہادو خواب ہی مین اک نظر دیدار کیا اپنا ۔ اسی باعث دل و جان سے ہون شیدا تمہارا یا رسول اللہ

زیارت سے مشرف کیجیئے بہر خدا مجکو ۔ نہین ہی آپکی فرقت گوارا یا رسول اللہ

بلالو جلد اب ہندوستان سے تم مدینے مین
بہت بیتاب ہی طالب تمہارا یا رسول اللہ

بہت ہون ہند مین مضطر خبر لو یا رسول اللہ ۔ رہون کبتک یونہین ششدر خبر لو یا رسول اللہ

تمہارے ہجر مین حضرت ہوئی ابتر مری حالت ۔ یہی فریاد ہی اکثر خبر لو یا رسول اللہ ✠

مین ہون ہر دم مصیبت مین قدم پر سر کہا رکہتا ہین ۔ ہوا ہی حال یہ ابتر خبر لو یا رسول اللہ

مرا احوال تم دیکہو مری فریاد کو پہونچو ✠ ۔ پڑا ہون آکے مین در پر خبر لو یا رسول اللہ

سہون کبتک غم ہجران نکل جائیگی میری جان ۔ عنایت سے ذرا اکر خبر لو یا رسول اللہ

بلالو مجکو پاس اپنے چہوڑا لو ہند کو مجہے — کہ پہرتا ہون یہان در در خبر لو یارسول اللہ

جو دن ہوگا قیامت کا جواب افسوس کیا دونگا — گنہ مجہسے ہوئے اکثر خبر لو یارسول اللہ

غم ہجران نے گہیرا ہی برا حال آج میرا ہے — مری یہ التجا سنکر خبر لو یارسول اللہ

ندامت جسگہڑی ہوگی مجہے طالب گناہونگی
کہونگا یہ دم محشر خبر لو یارسول اللہ

خدا کے آپ ہین مختار یارسول اللہ — ہر اک کو آپ ہین سردار یارسول اللہ

دکہائیے مجہے دیدار یارسول اللہ — ہین آپ کا ہون طلبگار یارسول اللہ

مسیح بنکے خبر لیجیے ہماری آپ — پڑے ہین ہجر مین بیمار یارسول اللہ

اوٹہا کے خواب مین اپنی نقاب عارض ہی — ہمین دکہائیے دیدار یارسول اللہ

ہمین جو لطف سی بلوائیے مدینہ مین — نہین ہے کچہہ بہی یہ دشوار یارسول اللہ

یہی ہے شوق مری دل مین ایک مدت سے — کہ دیکہون آپ کا دیدار یارسول اللہ

خدا کے واسطے محشر کے روز طالب کو
نہ بہولنا کبہی زنہار یارسول اللہ

مرا دل بند گیسو میں پھنساؤ یا رسول اللہ
مقید اسکو تم اپنا بتاؤ یا رسول اللہ

حضوری میں کہیں مجکو بلاؤ یا رسول اللہ
مجھے بھی روضۂ اقدس دکھاؤ یا رسول اللہ

عذاب حشر سے ہمکو بچاؤ یا رسول اللہ
مکان جنت الماوی دلاؤ یا رسول اللہ

جلے جاتے ہیں سوز آفتاب روز محشر ہی
لوائے حمد کے نیچے بلاؤ یا رسول اللہ

ہوا جاتا ہی عالم اور ہی ہنگام اڈھل کر
مسیحا بنکے بالیں پر تم آؤ یا رسول اللہ

سر منزل پہونچ جاؤں یہی ہی آرزو دل کی
مجھے وہ راستہ سیدھا بتاؤ یا رسول اللہ

قسیم آب کوثر آپ کو حق نے بنایا ہے
خدارا جام کوثر کچھ پلاؤ یا رسول اللہ

گناہوں نے مجھے چاروں طرف سے آج گھیرا ہے
مجھے میدان محشر میں بچاؤ یا رسول اللہ

حضور کی تمنا دل میں ہی طالب کو مدت سی
خدا کیواسطے اسکو بلاؤ یا رسول اللہ

ہے محمد کی وہ گفتار کہ سبحان اللہ
اور اوس میں ہیں وہ اسرار کہ سبحان اللہ

درِ مقصود سے بھر جاتا ہی دامن سب کا
ہے شہ دین کا وہ دربار کہ سبحان اللہ

شب میلاد یہ کہتے تھے فرشتے ملکر
اب وہ پیدا ہوا سردار کہ سبحان اللہ

مصحفِ دین اوسی کہئیے کہ کوئی نورِ خدا
ایسا تہا روئی پُرانوار کہ سُبحان اللہ

رشک کہاتی ہین جسے دیکھہ کے جنت کے چمن
ہے مدینہ کا وہ گلزار کہ سُبحان اللہ

نزع مین قبر مین محشر مین ہمارا ایدل
مصطفےٰ ہے وہ مددگار کہ سُبحان اللہ

نعت پاکِ شہ کونین مین طالب تو نے
لکہے وہ نعتیہ اشعار کہ سُبحان اللہ

ہے کون فضیلت مین محمدؐ سے زیادہ
رتبہ مین نہین کوئی بہی احمدؐ سے زیادہ

لیچل مجہے اے جذبۂ دل سوئے مدینہ
ہے شوق زیارت کا مجہے حد سے زیادہ

کہتے ہین جسے خلد برین حضرت واعظ
کب شان مین ہی شاہ کی مرقد سے زیادہ

لکہی ہے جو مدحِ خطِ رخسار محمدؐ
ہر شعر ہی قیمت مین زمرد سے زیادہ

حاصل ہو اگر دولتِ دیدار شہ دین
مین سمجہون اوسی دولت بیحد سے زیادہ

اوس بحر عنایت کی طرف جائے جو سائل
پائے درِ مقصود وہ مقصد سے زیادہ

مدفن ہو مرا شہر مدینہ مین جو طالب
سمجہون مین اوسے خلد مخلد سے زیادہ

حضرت کی محبت کا ہو غم اور زیادہ
کچھ اس سے نہیں مانگتے ہم اور زیادہ

ایذا طلب اسقدر ہے ہوں ہجر شہ دین میں
میرا ہے سخن تکیہ کہ غم اور زیادہ

مانع جو ہوئے معترض نعت محمدؐ
مدح آپکی کرنے لگے ہم اور زیادہ

عشاق نبیؐ کو نہیں عشرت سے سروکار
کہتے ہیں کہ ہوں رنج و الم اور زیادہ

آواز یہی آتی ہے خامے کی زبان سے
تعریف کروں شہ کی سب قسم اور زیادہ

لکھتا ہوں میں جب مدح شجاعت شہ دین کی
زور اپنا دکھاتا ہے قلم اور زیادہ

ہے دل سے پسند آپکی طالب کو یہ حضرت
غم اور زیادہ ہوا الم اور زیادہ ÷

حضرت کرینگے جبکہ شفاعت اوٹھا کے ہاتھ
کھل جائینگے بندھے ہوئے سب کی خطا کے ہاتھ

ہجر نبیؐ میں رہتے ہیں بیمار اے طبیب
ہرگز شفا نہیں ہے ہماری دوا کے ہاتھ

بیعت نبیؐ کی بیعت پروردگار ہے
جو ہاتھ ہیں نبیؐ کے وہی ہیں خدا کے ہاتھ

محشر میں لینگے ہم صلہ نعت میں بہشت
ہے خلد کا دلانا نبیؐ کی ثنا کے ہاتھ

دریائے معصیت سے اوتر جائیگا وہ پار
جسنے پکڑ لئے ہیں رسول خدا کے ہاتھ

سب بخشے جائینگے وہ شفاعت کریگی جب ‖ ہے بخشوانا سب کا شہ دوسرا کے ہاتھ

کیون نہ راہ حق نہ پوچھے طالب رسول سے
ہر اک کی رہبری ہے اوسی رہنما کے ہاتھ

کہتی ہے مرے دل مین تمنائے مدینہ ‖ ہو جلد کہین بادیہ پیمائے مدینہ

مدت ہوی ہون مین عاشق و شیدائے مدینہ ‖ دکھلا دے خدا صورت زیبائے مدینہ

رہتی ہے شب و روز تمنائے مدینہ ‖ کیونکر نہ لقب دل کا ہو صحرائے مدینہ

اے قیس ہے مسکن مرا صحرائے مدینہ ‖ کہتے ہین مجھے بادیہ پیمائے مدینہ

ہر دم سے ہے تقاضائے تمنائے مدینہ ‖ لیچل تو مجھے اے دل شیدائے مدینہ

آشفتہ گیسو کوئی اسطرح نہ ہو گا ‖ جسطرح میرے سر مین ہے سودائے مدینہ

حورون کی تمنا جو بہت ہے تجھے زاہد ‖ کہدون صفت انجمن آرائے مدینہ

کیا مجھکو لبھائینگے حسینان فسونگر ‖ ہون شیفتہ حسن دلارائے مدینہ

طے منزل مقصود کرون سر کے بل اے خضر ‖ بلوائین مدینہ مین جو مولائے مدینہ

بیماری فرقت سے مری جان ہے لب پر ‖ اب بھی کہین آجائے مسیحائے مدینہ

آنکهون مین جگهه دون مین اوسی پتلی کی صورت
آئے جو نظر صورتِ زیبائے مدینہ

نقدِ دل وجان فدا کیے نہ کسطرح خریدون
ہین جان سے پیارے مجہے اشیائے مدینہ

مسکن ہے رسولِ شہ لولاک کا طالب
کیونکر نہو پہر دلکو تمنائے مدینہ

رکہتا ہے بغض جو کوئی خیر الوریٰ کے ساتھ
بیشک ہے اوسکی دل مین عداوت خدا کے ساتھ

کیا آفتابِ روزِ قیامت کا خوف ہو
زیر لوائے حمد ہون خیر الوریٰ کے ساتھ

آئے اجل تو آئے مدینہ مین اے خدا
ہو حشر اگر مرا تو ہو شاہِ ہدیٰ کے ساتھ

لیچل سوئے مدینہ تو اے جذبِ دل مجہے
ہون فکر مین کہ جاؤن کسی رہنما کے ساتھ

مانگون مین جب دعا تو یارب قبول ہو
یارب کہین جدا نہ اثر ہو دعا کے ساتھ

رہجائیگا کہین نہ کہین یہ تو راہ مین
کیون جاؤن مین نہ یہ دل بیوفا کے ساتھ

اے شوقِ دل تو راہ اگر جانتا نہین
چل سوئے روضہ شہ عالم صبا کے ساتھ

فردوس کی نہین ہے ہوس مگر کچہ ہوس
ہے آرزو کہ حشر ہو خیر الوریٰ کے ساتھ

جنکو ازل سے دی ہے خدا نے نبی کی حب
جنت مین جائینگے وہی شاہ ہدیٰ کے ساتھ

جب جانتا نہین ہون رہِ روضۂ رسول
بہتر یہ ہے کہ جاؤن کسی رہنما کے ساتھ

طالب ضرور حشر مین پائیگا وہ نجات
ہے جسکو کچھ بھی عشق شہِ دوسرا کے ساتھ

ردیف یائی تحتانی

شبِ میلاد ہی ختم الانبیا کی آمد آمد ہے
ہدایت کے لیے اک رہنما کی آمد آمد ہے

خدا کے دوست شاہِ دوسرا کی آمد آمد ہے
رسولِ حق محمد مصطفیٰ کی آمد آمد ہے

سیاہی کفر کی کافور ہوگی جسکے پرتو سے
اوسی شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ کی آمد آمد ہے

فرشتے تہنیت خوان ہین یہی کہتے ہین خوش ہو کر
تعالی اللہ محبوبِ خدا کی آمد آمد ہے

پڑھین کیونکر نہ حورانِ جنان صلِ علیٰ ہردم
کہ فخرِ دوجہان شاہِ ہدا کی آمد آمد ہے

سرِ منزل پہونچ جائینگے وہ رستہ بتائینگے
ہمارے رہبرِ راہِ ہدا کی آمد آمد ہے

بتائینگے خدا کی راہ وہ ہر اک کو اے طالب
جہان مین انس وجان کے رہنما کی آمد آمد ہے

طبیعت اپنی مصروف ثنا ہے
یہی ورد ذات ایدل مشغلا ہے

محمد گمرہون کا رہنما ہے
محمد شافع روز جزا ہے

محمد درد عصیان کی دوا ہے
محمد دافع رنج و بلا ہے

تعجب کیا جو اک عالم فدا ہے
شہ کونین پر شیدا خدا ہے

خدائے دوجہان کے بعد ایدل
کہو جو کچھ محمد کو بجا ہے

دکہا دے روضہ محبوب عالم
خدا سے ہر گہڑی یہ التجا ہے

خبر لے اے مسیحائے زمانہ
کہ دم فرقت مین لب پر آرہا ہے

نہ بہٹکون گا کبہی راہ خدا سے
محمد سا مرا جب رہنما ہے

گناہون کی مجھے کیا فکر طالب
کہ حامی شافع روز جزا ہے

پوری کردے مری اللہ تمنا کوئی
لیچلے مجکو سوئے روضہ مولا کوئی

ہی بہروسا مجہی اک آپ کا ای شافع حشر
حشر کے روز نہین اور سہارا کوئی

جیتے جی آپکے روضہ کو مین دیکہون جاکر
یا نبی اور نہین دل مین تمنا کوئی

پھوٹ کر روئین بہت آبلۂ پا میرے — دشت طیبہ مین جو دیکہین کہین کانٹا کوئی
ہے مجھے وحشت گیسوئے نبی اے مجنون — اور ہرگز نہین سر مین مرے سودا کوئی
میری آنکھون سے گرے اشک جو ہجر شہ مین — ہوگیا عرش کا تارا اور یکتا کوئی

جب سے طالب نے سنا ہے کہ ہو تم شافع حشر
اوسکے دل مین نہ رہا حشر کا کھٹکا کوئی ✢

ہے عجب محفل میلاد رسول عربی — دیکھ اب محفل میلاد رسول عربی
چل ذرا دیکھ تو او معترض نعت رسول — ہے عجب محفل میلاد رسول عربی
ہے مجھے فکر یہ اے دل کہ پھر اس غم کے بعد — ہوگی کب محفل میلاد رسول عربی
جو محمد کے ہین عشاق وہ کرتے ہین ضرور — روز و شب محفل میلاد رسول عربی
بزم جنت مین وہ جائیگا کہ جسکو شب و روز — ہے طلب محفل میلاد رسول عربی
اللہ اللہ برستی ہے خدا کی رحمت — دیکھو سب محفل میلاد رسول عربی

طالب افسوس یہی ہے مجھکو کہ ہو جائیگی
ختم اب محفل میلاد رسول عربی

جمالِ مصطفےٰ پر شیفتہ ساری خدائی ہی
تعالی اللہ کیا اللہ نے صورت بنائی ہے

ذرا انصاف سی سوچو کہ کیا تقدیر پائی ہی
مجھی حاصل نبی کی آستان کی جبہ سائی ہی

ثنائی ابروی محبوب حق میں نے سنائی ہے
نبی کی منکرون نے آج کیا تلوار کھائی ہی

ضرورت کیا کہ جاؤن مین گدا بنکر کسی در پر
مری حاجت روا کی ہاتھ جب حاجت روائی ہی

مرا منہ کیا کہ لب کھولون مری حد ستائی کیا
تری مدح ای ممدوحِ حق ساری خدائی ہے

مسیحائے دو عالم لیجئے آکر خبر میری
لبون پر آپکی فرقت مین میری جان آئی ہی

نظر مین کیا کھپی شکل ان حسینان فسونگر کی
کہ محبوب خدا کی صورت آنکھون مین سمائی ہی

تمہین پر ہی بھروسا بخشوانیکا قیامت مین
تمہاری ذات سی ہر اک کو امید رہائی ہے

ثنائے گوہرِ دندانِ شاہِ دو جہان کہکر
سر میدان محشر آبرو کیا مینے پائی ہی

کسی کے پاس کیون عقدہ کشائی کی لیے جاؤن
مرے مشکلکشا کی ہاتھ جب مشکلکشائی ہی

نہین ہی خواہش جاہ سکندر مجکو ای طالب
شہنشاہِ دو عالم کی مجھے حاصل گدائی ہی

رحمتِ حق پیشوائی کے لیے جانیکو ہے
حشر کا دن ہی شفیع عاصیان آنیکو ہے

آپ کا عاشق مدینہ اب کے سال آنیکو ہے — حالت ابتر سب اپنی آکے دکھلانیکو ہے
ہند سے شوق زیارت مجکو لیجانیکو ہے — روضہ پاک شہ لولاک دکھلانیکو ہے
ڈھلگیا انکا خبر کچھ لیجئے آکر مری — کوئی دم مین جان ارایشاد دین جانیکو ہے
عاصیو کیون ایسی گھبرائے ہوئے ہو حشر مین — شافع محشر تو کوئی دم مین اب آنیکو ہے
راہ طیبہ مین نہ بھٹکین گے کہین ہم ای خضر — جذبہ دل ساتھہ اپنے راہ دکھلانیکو ہے
یون شب معراج کہتے تھے ملک ایک سے — آج محبوب خدا ئی دو جہان آنیکو ہے
کیجئے اپنی بہار وصل سے شاد اب آج — غنچہ دل اب سموم غم سے مرجھانیکو ہے
منتظر ہے امت عاصی شفاعت کے لیئے — روز محشر ہے شفیع عاصیان آنیکو ہے
اے خیال سرور عالم مجھے آباد کر — ایک مدت سے یہ خواہش دل کو ویرانے کو ہے
قافلے والو نے لئے جاؤ اسے تم اپنے ساتھہ — جانب شاہ دو عالم دل مرا جانیکو ہے
کیون مرا شوق زیارت بڑھ گیا ہے آجکل — ہو نہ ہو لطف شہ ابرار بلوانیکو ہے
کیجئے منظور آنا اور اجازت دیجئے — آپ کے دربار مین یہ بینوا آنیکو ہے
رحمت خالق کہے گی حشر مین یون برملا — اے گنہگارو شفیع عاصیان آنیکو ہے

عارض پرنور حضرت کی ہے یون اُلفت مجھے
شمع سے طالبؔ محبت جیسے پروانکو ہے

صدق دل سے جو محمد کے ثنا خوان ہونگے
پہر وہ کیا خوفِ قیامت سے ہراسان ہونگے

فرقتِ شاہ مین عشاق جو گریان ہونگے
گرتے ہی آنکہون سے آنسو دُرِ غلطان ہونگے

جو گلِ روی محمد کے ثنا خوان ہونگے
اونکے اشعار بہارِ چمنستان ہونگے

حشر کے روز جو شافع شہِ ذیشان ہونگے
پُرزے پُرزے مری سب دفترِ عصیان ہونگے

نزع کا گور کا محشر کا ہو کہٹکا کیونکر
ہر جگہ شاہِ رسل اپنے نگہبان ہونگے

یہی کہدون گا کہ ہون مین تو ثنا خوانِ رسول
قبر مین مجہسے نکیرین جو پرسان ہونگے

عشقِ حضرت مین مرے دل مین پڑے ہین جو داغ
اک نہ اکدن وہ برنگِ گلِ خندان ہونگے

پہر ہوئی وحشتِ گیسوے نبی اے مجنون
بات کی بات مین ہم اور بیابان ہونگے

ہے اُمید آپ یہہ کہدینگے کہ جانے دو اسے
ٹوکنے والے جو فردوس کے رضوان ہونگے

خمِ گیسوی نبی کی تو سُنا دون کچہہ مدح
سنبلِ تر گر اولجہن سے پریشان ہونگے

چند شعر اور پڑہو طالبؔ ابہی چپ نہ رہو
خوش بہت تمسے سرِ بزم سخندان ہونگے

اشک ریزان جو مری دیدۂ گریان ہونگے
آب آب ای شہ دین گہر غلطان ہونگے

خواہش خلد نہ کچہ دل مین ہمارے ہوگی
ایک دیدار کے ہم حشر مین خواہان ہونگے

پرسش حشر سی کیا ہمکو ہو خوف ای واعظ
اپنی امت کے نبی شافع عصیان ہونگے

شوق سے آبلۂ پا مرے لینگے بوسے
دشت طیبہ مین اگر خار مغیلان ہونگے

مین بہی ہون گا وہین آکے طالب مداح رسول
حشر کے روز جہان شہ کے ثنا خوان ہونگے

حبیب خاص بنا حق نے احمد کو بنایا ہی
رسولون مین بتاؤ تو سہی کسکا یہ پایا ہے

رہونگا تیرا ای شوق زیارت عمر بہر ممنون
شہ عالم کا روضہ تو ہی نے مجکو دکہایا ہی

بجا لا خالق کونین کا شکر اے دل نادان
کہ حق نے اپنا پیغمبر محمد سا بنایا ہے

مجہے بہائینگی حوران جنان اب کیا قیامت ہین
مرے دل کو عروس حسن حضرت نے لبہایا ہی

سر میدان محشر تشنگی کا خوف کیونکر ہو
قسیم آب کوثر آپکو حق نے بنایا ہے

جناب خضر کا مین شکر یہ کیونکر بجا لاؤن
مدینہ تو مجہے شوق زیارت نے دکہایا ہے

مشام جان معطر ہے ثنائے گیسوئے شہ سے
ملایک کہہ رہے ہین عطر اہی کسنے لگایا ہی

ہوا صلِ علی کا شور بپا بزم مولد مین | شہ کون و مکان کا وصف جب مینے سنایا ہی

عرب تک کیون نہو شہرہ مری شیرین بیانی کا
لب حضرت کا طالب مدح خوان حق نے بنایا ہے

روضہ سے اوٹھکے آپ کے اصلا نجائینگے
اب پھر کے ہند اے دلِ شیدا نجائینگے

لیجائینگے تجھے کبھی تنہا نجائینگے
طیبہ اکیلے اے دلِ شیدا نجائینگے

کہتی ہے زاہدون کو شفاعت رسول کی
عاصی جنان مین حشر کے دن کیا نجائینگے

مینے کہا نجا تو مدینے سے سوئے خلد
بولا پھڑک کے دل کہ ہم اچھا نجائینگے

کہدے خدا کیواسطے اتنا تو اے نصیب
شہرِ مدینہ جائینگے ہم یا نجائینگے

جو کوچہ رسول مین رہتی ہین زاہدو
باغِ جنان کو شوق سے اصلا نجائینگے

جاتے ہین ہم تو جانب شہر شہِ امم
جائینگے آپ حضرت دل یا نجائینگے

لیجائینگے نبی کا وسیلا بروز حشر
ہم لیکے اور کوئی سہارا نجائینگے

جبتک تصورِ رخ حضرت نہو گا ساتھ
طالب جنان کو حشر مین تنہا نجائینگے

مومن وہ ہے مقر جسے اقرار نبیؐ ہے
ہے کافر مطلق جسے انکار نبیؐ ہے

قبلہ تو مرا ابروئے خمدار نبیؐ ہے
قرآن مجھے روئے پُر انوار نبیؐ ہے

حورون کی نہ خواہش نہ جنت کی ہے چاہت
میرا دلِ مشتاق طلبگار نبیؐ ہے

کیون دور زمانے سے نہ ہو کفر کی ظلمت
ہر چار طرف پرتو رخسار نبیؐ ہے

پیغمبر و جبریلؑ و ملک کرتے ہین تسلیم
اللہ رے کس درجہ کا دربار نبیؐ ہے

پھندے مین حسینان فسونگر کے پھنسے کیا
دل میرا ازل ہی سے گرفتار نبیؐ ہے

ہان اسلیے صحت کی نہین اوسکو تمنا
اچھے سے وہ اچھا ہے جو بیمار نبیؐ ہے

وہ دن بھی کہین ہو کہ جبین آگے مین گردون
یہ شوق مجھے ای در و دیوار نبیؐ ہے

کیا خواہش جنت مجھے ہو حضرت زاہد
جب سامنے میرے گلِ رخسار نبیؐ ہے

اے حضرت عیسیٰ کبھی اچھا نہ ہوگا
میرا دلِ بیمار تو بیمار نبیؐ ہے

پلکون سے میسر مجھے جاروب کشی ہو
حسرت یہی آقر پُر انوار نبیؐ ہے

کسطرح نہو بلبل دل زمزمہ پرداز
ہر پھول مین بوئے گلِ رخسار نبیؐ ہے

غمخانۂ عالم مین وہ آزاد رہیگا
اے حضرت طالبؔ جو گرفتار نبیؐ ہے

چشم شہ کی مری لب پر جو ثنا آتی ہے
حور عین کہتی ہوئی صلِ علیٰ آتی ہے

لائق خلعتِ لولاک ہین آپ یہ حضرت
آپکو ٹھیک ہالت کی قبا آتی ہے

لفظ کہتے ہین درود اور قلم صلِ علیٰ
میری تحریر مین جب شہ کی ثنا آتی ہے

منہ دکھاؤن تمہین کسطرح کہ ہون مین عاصی
شرم تمسے مجھے اے شاہِ ہدا آتی ہے

آج جاتا ہون مقر شہِ والا کی طرف
کیا مرے ساتھ تو اے بادِ صبا آتی ہے

جانکر کشتۂ ہجر رخِ محبوبِ خدا
قبر پر رحمت حق پھول چڑھا جاتی ہے

اپنی اُمت کی شفاعت کو لیے محشر مین
ہان الہی رحمتِ شاہِ دوسرا آتی ہے

بخشوالو ہمین اے شافعِ روزِ محشر
شرم عصیان سے مجھے روزِ جزا آتی ہے

طالب خستہ تو جاتا ہے ترے ساتھ مگر
راہ طیبہ تجھے اے بادِ صبا آتی ہے

دکھلایا نتیجہ یہ محمد کی ولا نے
محشر مین مجھے بخشدیا میرے خدا نے

جب عزم شفاعت کا کیا شاہِ ہدا نے
ہمراہ چلی رحمتِ خالق بھی چھوڑا اسنے

اے عاصیو محشر سے چلو جانب جنت
بخشا لیا اللہ سے شاہِ دوسرا نے

رخسار محمدؐ کی جو حسن لین کہین تعریف | پہر گل نہ سنین مرغ خوش الحان کے ترانے
صد شکر کہ میرے دل شیدا کو لبہایا | محبوب خدا وند دو عالم کی ادا نے
اک روز تو دیکہےگا گلستان مدینہ | مژدہ یہ سنایا ہی مجہے باد صبا نے
خود بخشش خالق یہہ کہیگی سر محشر | لو بخشدیا امت حضرت کو خدا نے
مسکن مرا کیونکر نہو صحراے مدینہ | دیوانہ کیا گیسوی محبوب خدا نے
جس راہ سے مین کعبہ مقصود کو پہونچون | وہ راہ دکہائی ہی مرے راہنما نے
اللہ نے کیا کفر کی ظلمت کو کیا دور | اوس شمع شبستان رسالت کی ضیا نے
ہر اک سے فضائل مین مراتب مین ہین برتر | کیا رتبہ دیا سرور عالم کو خدا نے
اللہ کو منظور محمد کو ہی منظور | وہ کام کئے بعد نبی کے خلفا نے
معراج مین رکہا جو قدم عرش برین پر | قوسین کی نعلین دی ہین حضرت کو خدا نے
کیا پوچہتے ہو ہم وطنو باعث تاخیر | آنے نہ دیا روضہ حضرت کی فضا نے
ای عاصیو گہبرائے ہو کیون تم سر محشر | حضرت کی شفاعت ابہی آتی ہی چہوڑا نے
کس شوق سے کس ذوق سے دیکہا شب معراج | خالق کو محمدؐ نے محمدؐ کو خدا نے

راہی ہو سوے روضۂ سردار دو عالم
طالب ترے اچھے نہین ہر روز بہانے

صدق دل سے ہو گیا ہون مدح خوانِ مصطفےٰ
بھا گئی ہے میرے دل کو داستانِ مصطفےٰ

ہے بڑی ہر ایک پیغمبر سے شانِ مصطفےٰ
دیکھنا اے عرش تو اوجِ مکانِ مصطفےٰ

عاشقانِ شاہ دین صلِ علیٰ کہنے لگے
بزم مین جسدم پڑھا مینے بیانِ مصطفےٰ

آبِ حیوان کبھی ٹہرا ہے خضر سمجھون اوسے
مجکو ملجاے اگر آب دہانِ مصطفےٰ

وجد مین آئے شہ عالم کہ عاشق بزم مین
کیسی دلکش پڑھ سنائی داستانِ مصطفےٰ

خلقتِ آدم کا بھی کچھ نام تک ہرگز نہ تھا
جسگھڑی پیدا ہوا نام و نشانِ مصطفےٰ

کم نہین یہہ مرتبہ طالب ہمارے واسطے
لوگ کہتے ہین ہمین اب مدح خوانِ مصطفےٰ

رہتا ہون مین تو روضۂ حضرت کے سامنے
کسطرح جاؤن مین در جنت کے سامنے

گو مہر و ماہ حسن مین یکتا ہین اے فلک
کیا منہ جو آئین آپکی صورت کے سامنے

کہتا ہے لطفِ سرورِ عالم یہ عاصیو
کچھ بھی نہین گناہ شفاعت کے سامنے

پوچھیں کوئی بات فرشتون نے قبر مین
جسوقت آئے عاشق حضرت کے سامنے

مداحِ شاہ جانکے رضوان نہ ٹوکے گا
جاؤن گا جسگھڑی درِ جنّت کے سامنے

شرمندہ ہونگے منکرِ نعتِ شہِ اُمم
محشر مین جب وہ جائینگے حضرت کے سامنے

طالب سناؤن گا مین حضوری مین یہ غزل
جاؤن گا جبکہ روضۂ حضرت کے سامنے

ہوئے پیدا مرے نبی پہلے
ان سے ہرگز نہ تھا کوئی پہلے

یا الٰہی جب آئے مجکو اجل
دیکھ لون صورتِ نبی پہلے

دیکھ لینا یہ باغِ جنّت مین
جائیگی اُمّت آپ کی پہلے

نعتِ حضرت تو سُن پہرا ئے منکر
دل مین رکھ اُلفتِ نبی پہلے

کیا عصا مین نعت ہاتھ آئین
جب نہ اُلفت ہو شاہ کی پہلے

اُمّتِ شاہ کا یہ رُتبہ ہے
حشر مین ہوگی جنّتی پہلے

شاہِ عالم کو حشر مین **طالب**
پڑھ سُنانا غزل یہی پہلے

مدحت سرور کونین کا فن اچھا ہے / جس مین تعریف نبی ہو وہ سخن اچھا ہے

صاف کہدی مجھے اچھی ہے بہار طیبہ / یا ترا مرغ خوش الحان یہ چمن اچھا ہے

گیسوئے سرور عالم سے اسے کیا نسبت / کسکا منہ ہے جو کہے مشک ختن اچھا ہے

آب حیوان کی نہین کچھ بھی حقیقت اے خضر / شہ دین کا بخدا آب دہن اچھا ہے

گل رخسار محمد کی ہے اچھی تعریف / یا یہ نغمہ ترا اے مرغ چمن اچھا ہے

خود یہ حوران گلستان جنان کہتی ہین / گلشن خلد سے طیبہ کا چمن اچھا ہے

نعت حضرت جو سناتا ہون مین پڑھکر طالب / کہتے ہین سب کہ یہ انداز سخن اچھا ہے ❊

ہے خون جدائی مین یہ دل اور جگر بھی / کچھ آپ کو ہے اندیشہ دین میری خبر بھی

گریان غم حضرت مین جو ہے آنکھین ہماری / ہو جائین وہین شرم سے آب گہر بھی

اک وہ ہین کہ طیبہ مین بسر کرتے ہین ہر دم / اک مین کہ مدینہ نہوا میرا گذر بھی ❊

اس روئے منور کی زیارت مجھے ہو جائے / اے طالع بیدار دکھادے وہ سحر بھی

میدان قیامت مین جو ہو پرسش اعمال / لینا شہ کونین وہان میری خبر بھی

دامانِ محمد جو مرے ہاتہ مین آجائے | پہر دل مین مرے حشر کا ہو خوف و خطر بہی

کیسی غزل نعت پڑہی آپ نے طالب
خوش ہین سرِ بزم اہل سخن اہل ہنر بہی

حسابِ حشر کی ای دل تجہے کیون اتنی وحشت ہے | محمد سا نبی جب شافع روز قیامت ہے
وہی ہے دوست خالق کا جسے حضرت سے محبت ہے | وہی دشمن خدا کا جسکو حضرت سے عداوت ہے
سرِ محشر یہ کہتی پہرتی حضرت کی شفاعت ہے | نہین ہے خوف اونکو جو شہ عالم کی امت ہے
مبارک آپکو خلدِ برین ای حضرتِ زاہد | مری آنکہون مین گلزارِ مدینہ باغِ جنت ہے
خدارا لیچلو سوئے مدینہ رہنما بنکر | بڑی مدت سے مجکو ای خضر شوق زیارت ہے
محمد کا تو یہ رتبہ ہوا اور امت کا وہ رتبہ | وہ ہے فخر رسل فخر امم حضرت کی امت ہے

مقدر اپنا لیجائے اگر مجکو تو اے طالب
پہونچکر صاف کہدون گا مدینہ مجکو جنت ہے

دل ہے وہی جسے ہے محبت رسول کی | آنکہین وہی ہین جن مین ہے صورت رسول کی
کبتک ستائیگی مجہے فرقت رسول کی | یارب دکہا دے خواب مین صورت رسول کی

فرمادیا خدا نے اطیعوا الرسول جب — کیون فرض ہو نہ ہم پر اطاعت رسول کی
حورون کی چاہ دل مین نہ باقی رہی کبھی — دیکھون جو خواب مین کہین صورت رسول کی
ہرگز کرو نہ خوف گناہون کا عاصیو — کافی ہے روز حشر شفاعت رسول کی
اپنے گدا کو دم مین توانگر بنا دیا — قربان جاؤن تیرے سخاوت رسول کی

پوچھین گے مجھسے جبکہ نکیرین قبر مین
طالب سناؤن گا وہین مدحت رسول کی

اپنا جمال خواب مین حضرت دکھا چکے — اے دل ہم آج دولت کونین پا چکے
تاریکی مزار کا کھٹکا نہین ہمین — داغ فراق سید کونین کھا چکے
نایاب ہے دوا مرض ہجر شاہ کی — ہم حال ہر طبیب کو اے دل سنا چکے
منحوس شاعری کو جو کہتے ہین جھوٹ ہے — ہم نعت پاک مین کئی بار آزما چکے
کیون باغ خار خار نہ آئین نظر مجھے — رویا مین آپ چہرہ اقدس دکھا چکے
حورون کا وہ نہوگا طلبگار زاہدو — جسکو جمال اپنا شہ دین دکھا چکے
روئیگا حشر تک کوئی طالب اسقدر — جتنا فراق شہ مین ہم آنسو بہا چکے

پڑھو سنانا نعت سرور کوئی ہمسے سیکھ جائے
مدح خوانی پیمبر کوئی ہمسے سیکھ جائے

گلشن مدح گل روی رسول اللہ مین
وصف کہنا ای گل تر کوئی ہمسے سیکھ جائے

راستہ طیبہ کا ہمسے پوچھتے ہین خضر آج
رہبری کا ڈھب مقرر کوئی ہمسے سیکھ جائے

ہجر حضرت مین ہلا دیتے ہین نالون سے فلک
یون اوٹھانا شور محشر کوئی ہمسے سیکھ جائے

قامت حضرت سے تجکو کچھ بھی نسبت ہی نہین
راست کہنا ای صنوبر کوئی ہمسے سیکھ جائے

سنتے ہی مرغ خوش الحان ہوگئے ہین دم بخود
نعت گوئی ای گل تر کوئی ہمسے سیکھ جائے

شاعری مین طالب اپنی دہوم اک عالم مین ہے
لطف نعت پاک سرور کوئی ہمسے سیکھ جائے

ہم جبکہ سوئے روضۂ خیر الوریٰ چلے
باد صبا سے بھی قدم اپنے بڑھا چلے

اے خضر کیجیے گا مجھے مطلع ضرور
جب سوئے روضۂ شہ دین قافلا چلے

کیون بھول جاؤن راہ مدینہ کی ہمسرو
جب ساتھ خضر شوق شہ دوسرا چلے

پیچھے ہی رہگئی رہ طیبہ مین منزلون
کیا بڑھکے تجھسے میرے قدم ای صبا چلے

روز ازل سے پیرو شاہ ہدا ہین ہم
جاتے ہین ہم ادھر کو جدھر مصطفیٰ چلے

لیجائیگا مدینہ مرا جذبِ دل مجھے ۔ کیا فائدہ جو ساتھ مری رہنما چلے

طالب وہ باغِ خلد مین جائیگا بیگمان
حضرت کے راستہ مین جو سید ھا چلا چلے

دمِ تحریر جو دل شہ کی ثنا کہتا ہے ۔ شوق سے اپنا قلم صلّ علیٰ کہتا ہے
ڈھونڈھتا ہی دلِ شیدا کوئی موقع ہردم ۔ سُنیئے اسکی شہ دین عرض کہ کیا کہتا ہی
نہین اُڑتا مرے مضمون سے کسی کا مضمون ۔ دل مرا مدح نبی سب سے جدا کہتا ہے
شوقِ دل کا جو تقاضا ہی کہ طیبہ کو چلو ۔ کیا ہی بہتر یہ مرا راہنما کہتا ہے
مدح خوانِ شہ لولاک ملا ہون دل سے ۔ غم نہین اسکا کوئی مجھکو بُرا کہتا ہے
صلۂ نعت مین جنت تجھے ملجائیگی ۔ تو جو اے دل شہ عالم کی ثنا کہتا ہے

سُنکے طالب کی غزل بزم مین سب نے یہ کہا
کیا ہی نعتِ شہ عالم بخدا کہتا ہے

آپ یاد آ یا نبی جب ہو گئے ۔ پورے میرے دل کے مطلب ہو گئے
خوف کیون ہو اے گنہگار و ہمین ۔ شافعِ محشر نبی جب ہو گئے

آسمانِ دینِ اسلام آپ ہین | اور سب اصحاب کوکب ہوگئے +

آئیے امداد کو بہرِ خدا | میرے دشمن یا نبیؐ سب ہوگئے

ہین وہ سرگرم شفاعت عاصیو | غافل اُمت سے نبیؐ کب ہوگئے

جامِ کوثر ہو عطا حضرت مجھے | تشنگی سے خشک یہ لب ہوگئے

بخش دے خالق نہ کیون طالب کے جرم
آپ شافع یا نبیؐ جب ہوگئے +

دکھا روئے شاہِ ہدا یا الٰہی | مرا غنچۂ دل کھلا یا الٰہی

رخ و زلف حضرت دکھا یا الٰہی | نظر آئین صبح و مسا یا الٰہی

نہین پرسشِ حشر کا خوف دل مین | نبیؐ کو جو شافع سنا یا الٰہی

مجھے مدتون سے ہے شوقِ زیارت | محمدؐ کا روضہ دکھا یا الٰہی

کیا مجکو حضرت کی اُمت مین پیدا | بڑا ہے یہ احسان ترا یا الٰہی

مجھے خواب مین ہو زیارت نبیؐ کی | یہی ہے مری التجا یا الٰہی +

کہا مین مشکِ ختن زلفِ شہ کو | یہ بیشک ہے میری خطا یا الٰہی

یہان سی مدینہ ہوئے سب روانہ | مین اک ہند مین رہگیا یا الٰہی

چلا جائے سیدھا مدینہ کو طالب
دکھا اسکو وہ راستا یا الٰہی

جسکے دل مین مری حضرت کی محبت ہوگی
اوس پہ اللہ کی ہر وقت عنایت ہو گی
کب مددگار الٰہی مری قسمت ہو گی
روضۂ پاک کی کسوقت زیارت ہوگی
بخشدے گا ہمین اللہ قیامت مین ضرور
حشر کے دن جو پیمبر کی شفاعت ہوگی
کوئی ہوگا نہ مددگار ہمارا ایدل
بخشوا ئینگے نبیؐ جبکہ قیامت ہو گی
بعد مُردن نہ رہیگی مجھے کچھ خواہش خلد
زیر دیوار نبیؐ میری جو تربت ہو گی +
آئیگی رحمتِ خالق پئے امداد رسولؐ
عرصۂ حشر مین جسوقت شفاعت ہوگی

نار دوزخ مین جلیگا وہ قیامت کے دن
جسکو طالب مرے حضرت سی عداوت ہوگی

اوس سرورِ عالم کی ثنا اور ہی کچھ ہے
اور اوسکی حقیقت بخدا اور ہی کچھ ہے
بُلبُل ترے گُلشن کی ہوا اور ہی کچھ ہے
گلزار مدینہ کی فضا اور ہی کچھ ہے

حورون کی نہ چاہت ہی نہ جنت کی ہی خواہش
محبوب خدا میری دعا اور ہی کچھ ہے

اس مہر منور مین چمک ہے مگر ایذا
رخسار محمد کی ضیا اور ہی کچھ ہے

ہر چند یہ چاہت کہ جاؤن سوئے طیبہ
مین کیا کرون منظور خدا اور ہی کچھ ہے

گو حسن مین سب مثل ہو حضرت یوسف
حسنِ شہ عالم بخدا اور ہی کچھ ہے

مین عشق محمد کا ہون بیمار طبیبو
اس درد کی واللہ دوا اور ہی کچھ ہے

لکھتا ہون مین جب نعت تو شانِ شہ لولاک
کہتی ہے مری مدح و ثنا اور ہی کچھ ہے

معراج سے ہوتی ہے عیان آپکی رفعت
رتبہ شہ دین کا بخدا اور ہی کچھ ہے

او منکرِ نعتِ نبوی تجھکو خبر کیا
تعریف محمد مین مزا اور ہی کچھ ہے

سنکر غزلِ نعت یہ کہتے ہین سخنور
طالب کی طبیعت بخدا اور ہی کچھ ہے

حشر مین کی ہے محمد نے شفاعت کیسی
اپنی امت سے مری شہ کو ہے شفقت کیسی

شوق رہبر ہے چلا جاؤن گا طیبہ کی طرف
بخدا رہبریِ خضر کی حاجت کیسی

طالع بد نے نہ جانے دیا طیبہ کی طرف
ہائے برگشتہ ہوئی ہے مری قسمت کیسی

آپ تھی یا تھی وہان ذاتِ خدائے دوجہان
شہ کو حاصل ہوئی معراج مین خلوت کیسی

شہ کی اُمت مین کیا مجکو خدا نے طالب
تھی ازل سے مری اللہ رے قسمت کیسی

عرصۂ محشر مین کیا ہم زاہدو گھبرائینگے
شافع عصیان ہمین سوئے جنان لیجائینگے

آپ کے شوقِ زیارت مین تڑپتا ہے یہ دل
خواب مین دیدار اپنا آپ کب دکھلائینگے

کھولئے بندِ نقاب اے شاہ دین بہر خدا
آپ کبتک اک نظر کیواسطے ترسائینگے

میری دلمین ہے وہ تابان داغ عشق مصطفےٰ
مہر و مہ بھی دیکھکر اسے آسمان شرمائینگے

حشر مین اوتنی ہی راحت پائینگے عشاق سب
عشق احمدؐ مین جہانتک جیتے جی غم کھائینگے

خواب مین ہی آپکا رُخ دیکھ لینگے ہم اگر
دولتِ کونین اے شاہِ ہدا پا جائینگے

آپ کی فرقت مین طالب ہے نہایت بیقرار
آپ کب اسکو حضوری مین طلب فرمائینگے

میرے دل مین رہا ہے شاہ محبت تیری
پتلیان بن کے رہی آنکھون مین صورت تیری

دل وہ ہے اے شہ دین جس مین ہے اُلفت تیری
چشم پر نور وہ ہے جس مین ہے صورت تیری

فرقت شاہ مین ایدل ہی یہ حالت تیری — مجھسے دیکھی نہین جاتی ہی مصیبت تیری

میرے اعمال تو اچھے نہین کچھ ای شہ دین — خلد مین کھینچے لئے جاتی ہی رحمت تیری

خوف کیا پرسشِ محشر سے تری اُمّت کو — عرصۂ حشر مین کافی ہی شفاعت تیری

خواہشِ خلد برین کچھ بھی نہین اس دل مین — ہے تمنا مجھے اے روضۂ حضرت تیری

شکل قمری ہون ہوا خواہ ترا ای مولا — خواب مین دیکھی ہی جسنے وہ سہی قامت تیری

جانتا ہے ترے رتبے کو خداوند جہان — مین ہون کیا مجکو ہو معلوم حقیقت تیری

میرے حضرت کا لقب جب ہے شفیعِ عصیان — فکر کیا ہو مجھے ای روزِ قیامت تیری

پرزے پرزے مری سب نامۂ عصیان ہونگے — عرصۂ حشر مین ہوگی جو شفاعت تیری

مین یہ سمجھون کہ مرا طالعِ خفتہ جاگا — دیکھ لون خواب مین ای شاہ جو صورت تیری

کھینچ کر خلد مین لیجاؤن گی ہر عاصی کو — کہہ رہی ہی سر محشر یہہ شفاعت تیری

روضۂ سرور کونین کا ہون وارفتہ — مجکو خواہش نہین ای گلشن جنت تیری

مجھسے کونین بھی چھوٹین تو نہو کچھ پروا — دل سے ای شاہ نچھوٹے مگر الفت تیری

راہ اسلام سے گمراہ نہونگا مین کبھی — کارگر ہو گئی اسطرح ہدایت تیری

تو ثنا خوانِ رسولِ عربی ہے طالب
ہند سے تا بہ عرب کیون نہو شہرت تیری

قصیدۂ نعتیہ

ازل کے روز سے میرا وہ برگشتہ مقدر ہے
نہین آرام اک ساعت بہ رنگِ چرخ چکر ہے

حباب آسا ہے کیفیت میری اس بحرِ ہستی مین
مجھے بادِ نفس کی آمد و شد سے بھی اک ڈر ہے

مقدر ہی مرا خود بن گیا ہے آجکل دشمن
عدوئے عیش میرا کیا ہی چرخِ ستمگر ہے

کھلا ہرگز نہ میرا غنچۂ دل موسمِ گل مین
مری دلبستگی پر خندہ زن ہر گل مقرر ہے

بھٹکتا پھرتا ہون شام و سحر صحرائے وحشت مین
نہ کوئی میرا ساتھی ہے نہ کوئی میرا رہبر ہے

پتا ملتا نہین ہرگز کہین مطلوب کا میرے
مقرر میری سعی و جستجو کا شور گھر گھر ہے

دلِ وحشی پھنسا رہتا ہے زنجیرِ تعلق مین
نہین غمخانۂ عالم مین سیہ آزاد دم بھر ہے

دکھا دیتا ہے مجکو جذبۂ دل راہ صحرا کی
یہ مجھ شوریدہ سر کا عالمِ وحشت مین ہمسر ہے

تعلق مجکو جب سے ہو گیا ہے زلفِ جانان سے
مجھے ہر دم پریشانی برنگِ سنبلِ تر ہے

مین وہ ایذا پسند اب ہو گیا ہون بزمِ عالم مین
نشاط و عیش سے مجکو کہین آزار بہتر ہے

یہانتک آگ بہڑکائی ہی اس داغ سویدا نے — خدا جانے مری پہلو مین دل ہی یا سمندر ہے

خرابات زمانہ مین یہانتک مست الفت ہون — نہین مجکو خبر کس کا ہون شیدا کون دلبر ہے

مین کیونکر چین سے سوتا کسی شب ایک ساعت ہی — بجای فرش مدت سی مجہہ کو کانٹون کا بستر ہی

مری محفل وہ بی سامان ہی اس دور زمانہ مین — نہ ساقی ہی نہ صہبا ہی نہ شیشہ ہی نہ ساغر ہی

مرا کاسہ گدائی کا ہی جام جم سی بہی بہتر — کسے بزم جہان مین خواہش جاہ سکندر ہی

مرے رونے سی کیون برپا ہو طوفان عالم مین — کہ رشک ابر نیسانی مرا ہر دیدۂ تر ہے

جلایا ہی یہانتک گرمی سوز محبت نے — کباب آسا مرا دل ہی جگر مانند اخگر ہے

رہون کیونکر نہ مین غم دوست اس بزم محبت مین — کہ دل میرا غم و رنج والم کا آج خوگر ہے

ہوئے روشن نہ اتبک داغ دل داغ جگر میرے — عبث سمجہا تہا مین یہ ماہ وہ مہر منور ہے

مرے اپنے پرائے بیکسی مین کچہہ نہ کام آئے — نہ کوئی میرا مونس ہی نہ کوئی میرا یاور ہے

شکایت کر رہا ہون مین عبث اپنے طالع بد کی — قسم ہی کچہہ نہ مجکو شکوۂ چرخ ستمگر ہے

سنائی ہی جو مینے آج اپنے غم کی کیفیت — حقیقت مین یہ سب افسانۂ ہجر پیمبر ہے

پیمبر وہ محمد نام ہے جسکا دو عالم مین — پناہ امت عاصی شفیع روز محشر ہے

سنو دل سے سناتا ہون مین اب وہ مطلع رنگین | کہ ہر ہر لفظ جس کا بے گمان رشک گل تر ہے

مطلع ثانی

تعالی اللہ روح افزا عجب زلف پیمبر ہے | برنگ عنبر سارا مشام جان معطر ہے
نہو کیون مجکو نازاے دل کہ میرا وہ پیمبر ہے | جو اقلیم رسالت کا شہ بازینت و فر ہے
بدولت اوسکی بیڑا پار ہوجائیگا اُمت کا | خدا کی عام رحمت کا اوسیکی ذات مظہر ہے
کیے دونون جہان پیدا خدا نے واسطے اوسکی | اوسیکا رتبہ تو لولاک سے کالشمس اظہر ہے
ہر اک اعلی سے اعلی ہے ہر اک افضل سے ہے افضل | ہر اک اچھے سے اچھا ہے ہر اک بہتر سے بہتر ہے
ہر اک کامل سے اکمل ہے ہر اک بالا سے ہے بالا | ہر اک اونچے سے اونچا ہے ہر اک برتر سے برتر ہے
وہی ہر اک کا مولا ہے وہی ہر اک کا ہے آقا | وہی ہر اک کا والی ہے وہی ہر اک کا سرور ہے
ازل کے روز سے ٹھہرا ہے وہ اللہ کا پیارا | وہی ممتاز خالق ہے وہی مختار داور ہے
اوسی نے دور کی ہے کفر کی ظلمت زمانے سے | وہی چرخ نبوت کا مقرر مہر انور ہے
وہی محبوب ہے حق کا وہی مطلوب ہے رب کا | وہی اللہ کا شاہد ہے اک عالم کا دلبر ہے
بشر کا رہنما ہے قدسیون کا مقتدا ہے وہ | امام انبیا ہے پیشوائے ہر پیمبر ہے

ہوی ملکِ رسالت مین ہزارون انبیا لیکن
فضائل مین کوئی پیغمبر اوسکی کب برابر ہے

خدا نے لامکان تک اوسکو بلوایا شبِ اسریٰ
مقرر زینۂ معراج اوسکا چرخ اخضر ہے

پلائیگا وہ اک اک تشنہ لب کو جام بھر بھر کر
کہ میدانِ قیامت مین وہی ساقی کوثر ہے

خدا سے بخشوائے گا وہی ہر ایک عاصی کو
لقب اوسکا دو عالم مین شفیع روز محشر ہے

گنہگارون کو کیونکر خوف ہو روزِ قیامت کا
ہر اک عاصی کا محشر مین تو وہ شافع مقرر ہے

نہین ہے پرسشِ روزِ جزا کا کچھ ذرا کھٹکا
کہ محبوب خدا اپنا شفیع روز محشر ہے

کیا ہی مجکو پیدا ایسے پیغمبر کی اُمت مین
یہی مجپر بڑا احسان ذاتِ ربِ اکبر ہے

ثنا خوانِ نبی ہون نعت کے اشعار کہتا ہون
مرا ہر وقت ہر دم مشغلا نعتِ پیمبر ہے

مرے دیوان کی ہر اک غزل ہے مدحِ پیغمبر
ہر اک شعر اوسکا بہرِ منکرانِ نعت خنجر ہے

پڑھی جاتی ہین ہر محفل مین میری نعتیہ غزلین
مری رنگین بیانی کا جہان مین شہرہ گھر گھر ہے

مرے اشعار مین کیونکر نہون مضمون پاکیزہ
کہ مجپر عام لطفِ حضرتِ شوقِ سخنور ہے

کرون کس منہ سے تیرا شکر ادا ای خالقِ عالم
کہ تیری ہی عنایت کا یہ جلوہ اب مقرر ہے

مجیب دعوت ہر بیکس و نادار ہے تو ہی
تیری درگاہ مین طالب کی عرض ای ربِ داور ہے

کہ جبتک قمریان ہین نغمہ سنج اس باغ عالم مین ۔۔۔ خیابانِ جہان مین جلوہ سرو و صنوبر ہے
ہو گردش مہر و مہ کو جبتک اس گردون گردان مین ۔۔۔ برنگِ جام مے چکر مین جبتک چرخ اخضر ہے
ہے جبتک یہ نشاط و عیش کا عالم زمانے مین ۔۔۔ خرابات جہان مین گردشِ مے ور ساغر ہے

مرادیوان مقبولِ شہ اِنّا فَتَحنا ہو
پڑہے وہ اسکو جو دلدادۂ نعتِ پیمبر ہے

مخمس بر غزل خود

حضرت نے پایا رتبۂ جاہ و جلال کیا ۔۔۔ سُن سُنکے ہوتا ہے دلِ غمگین نہال کیا
شانِ نبیؐ کو پاسکے کسیکا خیال کیا ۔۔۔ اللہ نے دیا ہے عروجِ کمال کیا

ہو چاند ہمسرِ رخِ احمدؐ مجال کیا

تشبیہ دون کسیکو محمدؐ سے کیا مجال ۔۔۔ مین جانتا ہون بے ادبی ہوگی کیا ل
مومن ہون شانِ پاک کا کیونکر نہو خیال ۔۔۔ کسطرح ان سے آپکو ناخن کو دون مثال

ہین اوسکے آگے ابرو و تیغ و ہلال کیا

کیا پوچھنے کو آتے ہین غمخوار صبح و شام ۔۔۔ یونہین رہیگا میرا یہہ آزار صبح و شام

میرا تو اب علاج ہے بیکار صبح و شام	رہتا ہوں ہجر شاہ میں بیمار صبح و شام
	ہوا سے طبیب میری طبیعت بحال کیا
اک عشق ہو گیا ہے محمدؐ کی نعت سے	حاصل عجب مزا ہے محمدؐ کی نعت سے
تکیہ سبھی بڑا ہے محمدؐ کی نعت سے	سینہ بھرا ہوا ہے محمدؐ کی نعت سے
	مرقد میں کچھ کریں گے فرشتے سوال کیا
محبوب حق کا آکے تماشا ذرا تو دیکھ	تیری نظر میں آتا ہے کیا کیا ذرا تو دیکھ
نور نبیؐ کا جلوہ ہے کیسا ذرا تو دیکھ	حسن محمدؐ آکے زلیخا ذرا تو دیکھ
	یوسفؑ کا اوسکے آگے ہے حسن و جمال کیا
نغمہ سرا ہوں میں چمنستان نعت میں	کیونکر کھلیں نہ گل مرے دیوان نعت میں
سرسبز کیوں نہ ہوں میں گلستان نعت میں	اے عندلیب دیکھ کہ ارمان نعت میں
	ہوں اندنوں میں لطف نبیؐ سے نہال کیا
کہتا ہوں اپنا حال خدا کے لیے سنو	کچھ نیک نیتی سے مجھے تم جواب دو
لاکھوں گناہ میں نے کیے اس جہان میں گو	ہوں منفعل میں اپنے معاصی سے زاہدو

افسوس ہوگا حشر کے دن میرا حال کیا

مثل خزان ہوا ہے مجھے موسم بہار | روتا ہون عندلیب کے مانند زار زار
مین کیا کہون کہ حال ہے میرا سب آشکار | لالے کیطرح عشق نبیؐ سے ہے داغدار

فصل بہار مین رہے دل کیچہ نہال کیا

پیدا ہوئی تھے جسگھڑی شاہنشہ جہان | نوشیروان کا زلزلے مین آگیا مکان
مین کیا کہون کہ دہوم مچی تہی کہان کہان | اللہ رے ولادت ختم الرسل کی شان

بت ہوگئے تھے زیر قدم پائمال کیا

ہون مبتلا مین ہجر کے ایذا مین یارسول | رہتا ہون غم مین رنج مین دنیا مین یارسول
ہے آرزو یہی دل شیدا مین یارسول | دیکہون گا کب وہ رات کہ رویا مین یارسول

پوچہین یہ مجہسے آپ کہ ہے تیرا حال کیا

اک عرض آج ہے اوسے کر لیجئے قبول | بہر خدا کہین اوسی ہرگز نجائین بہول
رہتا ہے ہند مین بہت اب جان ملول | بلوائیے جو طیبہ مین طالب کو یارسول

کہیے تو ہے یہ آپ کے آگے محال کیا

چمن تواریخ

۱۳۱۰ ھ

قطعهٔ تاریخ ولادت راقم الحروف عفی عنه

مه ذی الحجه و تاریخ هفتم	مرا فرمود بیدار ربّ مطلق
چونکه اسم تاریخی نمودم	سروش غیب گفتا مظهر الحق ۱۲۸۴ ھ

قطعهٔ تاریخ وفات حضرت والد ماجدم جناب عبدالله بن عبدالشکور غفر الله له

چون جناب والدم کرد انتقال	بر دلِ من از الم اُفتاده کوه
خامهٔ طالب قمر زد سال فوت	شد به فردوسِ برین و انس گروه ۱۲۹۸ ھ

قطعهٔ تاریخ شهادت حضرت مولانا مولوی زین العابدین

ساکن کوڑے واہن و سالارواہن ضلع ملتان

ہوئی مقتول زین العابدین وہ کہین اعدا سے
نہین کچہ اسمین شک معلوم ہی سارے زمانے کو

وہ عالم تہی وہ فاضل تہی وہ عابد تہی محدث تہے
جگہ اونکے لیے کیونکر نہ گلزار جنان مین ہو

سروش غیب سے آئی ندا کے طالب غمگین
چراغ اہل پنجاب آہ تاریخ اون کی تم کہدو
۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ وصال مقبول بارگاہ یزدانی حضرت مولانا مولوی عبیداللہ چشتی ملتانی نوراللہ مرقدہٗ

رہبر عالم عبیداللہ اہل علم و فضل
جانب جنت روان گردید از این دار فنا

گفت طالب بہر تاریخ وصالش مصرعے
کامل راہ ہدٰی رفت از فنا سوئے بقا
۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ وفات محقق یگانہ علامۂ زمانہ جناب مولانا مولوی رحیم بخش ملتانی مرحوم

گئے بہشت کی جانب رحیم بخش افسوس
کہ جو ادیب زمانہ تہے دین کے عالم

کہو یہ مصرع سال وفات اے طالب	ہزار حیف ہوئے منتقل بڑے عالم ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ وصال مشفقی و محبی جناب خیر محمد ملتانی مرحوم

جناب خیر محمد بوقت نصف نہار	پئے طہارت تن رفت سوئے نہر روان
قضا رسید و بلغزید پائے او افسوس	میان آب فرو رفت و شست دست از جان
ہزار حسرت و ہیہات و صد ہزار افسوس	نبود بر سر آن وقت غرق ہیچ انسان
بچار شنبہ و تاریخ پنجم شوال	روانہ گشت ز دار فنا بسوی جنان
بگفت طالب غمگین برائے تاریخش	کہ ہائے مرد بنہر ولی محمد خان ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ بنائی مکان عالیشان جناب معلی القاب مخدوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیس اعظم ملتان

تعالی اللہ جناب شیخ راجو	بنا فرمود قصر راحت افزا
بگو طالب پئے تاریخ سالش	بنا شد این مکان فرحت افزا ۱۳۰۰ھ

قطعۂ تاریخ تالیف کتاب مفردات رحیمی مولفہ زبدۃ الاطبا

عمدۃ الحکما حضرت استادی جناب حکیم رحیم بخش ملتانی دام مجدہٗ وعمّ فیضہ

باسلوب خوش و زیبا مرتب	چو شد این نامۂ حکمت مقالہ
پئے تاریخ ہجری گفت طالب	شدہ تالیف این عمدہ رسالہ ۱۳۰۶ھ

ایضاً

خوب تالیف یہ کتاب ہوئی	جو پسند دل اطبا سے ہے
عیسوی سال لکھدے طالب	کہ کتاب لغات زیبا ہے ۱۸۸۹ع

ایضاً

ہوئی ختم جسدم یہ نادر کتاب	تو حل ہو گئے طب کے سب مشکلات
پئے عیسوی سال دل نے کہا	لکھو بے بہا ہے کتاب لغات ۱۸۸۹ع

قطعۂ تاریخ ترمیم مسجد بوہر دروازۂ ملتان

چو شد ترمیم این بیت الٰہی	بسعی مردمان نیک طینت

سروشِ غیب گفت طالب بہر تاریخ	بگو شد مسجد اطہر مرمت ۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ طبع رسالہ گریہ غلام مصنفۂ جناب غلام سکندر خان غلام مرثیہ گو ساکن شہر بہکر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ز تصنیف سکندر خان در این مجموعۂ نادر	کمالات حسینؑ ابن علیؑ الحق شدہ مطبوع
رقم زد طالب مغموم سال انطباع آن	کہ حالات حسینؑ ابن علی الحق شدہ مطبوع ۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ تالیف کتاب نقش سبحانی مولفہ مشفقی و محبی جناب منشی محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی

این کتاب بے بدل تالیف کرد	چون جناب صابر شیرین سخن
از پئے تاریخ طالب فکر چیست	گو کتاب خوب مقبول زمن ۱۳۰۶ھ

قطعۂ تاریخ وفات وجیہ سید پہلوان علی شاہ گردیزی ملتانی

چو بانوی جناب پہلوان شاہ — بجنت شد بعاشورِ محرم
فغان زد بلبلِ دل سالِ تاریخ — گلے گم گشت ازین گلزار عالم ۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ بنای چاہ جناب سید جہان شاہ گردیزی ملتانی

چو سید جہان شاہ بحرِ معانی — بنا کرد این چاہ شیرین بہ از جان
اگر فکر داری پئے سال طالب — بکش آب از چشمۂ فیض یزدان ۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ انتقال عم محترم من جناب غلام حسن مرحوم

حضرت عمّ من غلام حسن — راہ ملکِ عدم گرفت افسوس
مصرعِ سال زد رقم طالب — زجہان مردِ حق برفت افسوس ۱۳۰۷ھ

قطعہ تاریخ طبع مجموعۂ مرثیہ مصنفۂ جناب غلام سکندر خان صاحب غلام مرثیہ گو ساکن شہر بھکر ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

چھپا اب وہ مجموعۂ مرثیہ | کہ ہے جسمیں احوال آلِ عبا
کہیں ذکر اوصافِ حسینؑ پاک | کہیں مدحتِ شاہؑ خیبر کشا
کہیں قیدِ اہلِ حرم کا بیان | کہیں قصۂ جنگ کرب و بلا
کہیں ذکر بیدادیِ شمر ہے | کہیں ذکر ہے صبرِ شبیرؑ کا
لکھی مینے طالب یہ تاریخ طبع | چھپا آج مجموعۂ غم فزا ١٣٠١ھ

قطعہ تاریخ بنای مکان عالیشان جناب سلطان ہراج رئیس اعظم چوکی ہراجان ضلع ملتان

شد بنا چون این مکان دلکش ز سلطان ہراج | گفت ہر کس ہست بیشک فرح افزا و عجیب
از پئے تاریخ طالب خامۂ رنگین من | زور قم شد این مکان تعمیر زیبا و عجیب ١٣٠١ھ

قطعہ تاریخ طبع فرہنگ تحفۃ الاحرار مولانا جامی قدس سرہ السامی مؤلفہ جناب منشی محمد خیر الدین صاحب صابر ملتانی

چون زتالیفات صاحب شاعر رنگین بیان
مصرع تاریخ طبعش خامۂ طالب نوشت

خوشنما و بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد
بے بہا و بے بدل فرہنگ تحفہ طبع شد
۱۳۰۷ھ

قطعۂ تاریخ تولد غلام محمد سلمہ فرزند دلبند مصنف عفی عنہ

عطا کیا تمہین طالب خدا نے فرزند آج
جو کوئی اوسکے تولد کا تم سے پوچھے سال

دعا یہ مانگو کہ عمر خضر ملے اوسکو
خدا نے چاند سا بیٹا عطا کیا کہدو
۱۳۰۸ھ

ایضاً

عطا فرمود فرزندم الٰہی
بگفتم مصرع تاریخ طالب

نکو طلعت نکو رو نیک سیما
نکو طالع ہمایون بخت بادا
۱۳۰۸ھ

مظہر الاسلام
۱۳۰۸ھ

محمد اظہر علی
۱۳۰۸ھ

تاریخ رحلت جناب فضل علی شاہ مرحوم خلف اکبر جناب مخدوم شیخ محمد راجو گردیزی رئیس اعظم ملتان

رباعی

چون فضل علیشاہ گل باغ صفا | از دار فنا رفت سوئے دار بقا
طالب پئے تاریخ وفاتش رضوان | گفتا کہ خرامید بفردوس علا ۱۳۰۸ھ

قطعۂ تاریخ وفات جناب حکیم محمود خان دہلوی مرحوم

مرگیا محمود خان افسوس آج | تہا وہ حکمت مین مسیحاے زمان
طالب اوسکا سال تاریخ وفات | لکہہ سوئے جنت گیا محمود خان ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ تولد فرزند ارجمند جناب محمد یار خان خلف اکبر جناب غلام قادر خان مرحوم رئیس اعظم ملتان

چون محمد یار خان نواب را | داد فرزندے خدائی انس وجان
نیک طلعت نیک طالع نیک رو | فرخ و فرخ قدم فرخ نشان
عمر او بادا فزون چون عمر خضر | تا ابد زندہ بماند در جہان

طالب از روی بشارت گفت سال	زاد و فرزند محمد یار خان ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ انتقال جناب مولانا مولوی نور محمد امام جامع مسجد علی محمد خان چوک ملتان مرحوم و مغفور

جناب نور محمد یگانۂ عالم	چراغ راہ ہدا شمع بزم علم و یقین
ہوا وصال جو اون کا تو گوش طالب مین	کہا سروش نے ہے ہے بجھا چراغ دین ۱۳۰۹ھ

قطعہ تاریخ وفات خواجہ محمد اکبر سوداگر ملتانی

حیف چون خواجہ محمد اکبر	اجلش آمد و در خاک نہفت
سال تاریخ رقم زد طالب	بزمین لحد آسودہ بخفت ۱۳۰۹ھ

قطعۂ تاریخ وفات زوجۂ اولی مؤلف غفر اللہ لہا

کیا ہو گیا کیون رو رہی ہین سارے احبا	کیون کرتے ہین ماتم مری گہر اہل عزا آج
کل شام تک افسوس تہا کچہ اور ہی عالم	اے اہلیہ اے مونسہ کیا تمکو ہوا آج

حسرت ہی کہ تمکو نہ ملی بات کی مہلت
ہیہات تمہین یکبیک آئی یہ قضا آج

اوس حالت ہیضہ مین اگر دیکھتے تمکو
عیسے بہی یہ فرماتے کہ ہو وقت دعا آج

آنکہون مین پہرا کرتا ہے وہ نزع کا عالم
ہے یاد مجھے وہ دم آخر بخدا آج

اے طالب غمگین ہے یہ تاریخ کا مصرع
افسوس اوسے ہیضہ نے جدا مجھسے کیا آج
۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ تشریف آوری جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب بہادر دام اقبالہ

کیون نہون چار طرف عیش و خوشی کے جلسے
شہر ملتان مین لفٹنٹ گورنر آج آے

دور ہو جائیگی تاریکی بیداد و ستم
برج انصاف کے خورشید منور آج آے

موجزن ہوگا ہر اک سمت کو دریاے کرم
بخشش و جود و سخاوت کے سمندر آج آے

ذر مقصود سے بہر دئیے ہر اک کا دامن
کہ یہان ابر گہر بار مقرر آج آے

پیشکش کردو یہ تاریخ مسیحی طالب
کیا ہی رونق ہی کہ لفٹنٹ گورنر آج آے
۱۸۹۲ء

قطعہ تاریخ طیاری خیمہ عبدالخالق ملتانی

واہ کیا کہنا ہی کیا خوب ہی ما شاء اللہ	چشم انصاف سی دیکھو کہ ہے کیسا خیمہ
ایسے خیمہ کا بہلا کون سا کہہ پائے وصف	ہی ہر اک وصف میں موصوف سراپا خیمہ
نظرِ بد کہیں اسکو نہ آ ہی لگجائے	کہ نظر مین نظر آتا ہی یہ یکتا خیمہ
راجہ صاحب بخوشی کیون نہ کرین اسکو پسند	خوب سے خوب ہی اچھے سی ہی اچھا خیمہ

سال سنبت کا یہ ہی مصرع احسن طالب
خوب ہے اچھا ہی بہتر ہے یہ اچھا خیمہ
۱۹ ۵۰

قطعۂ تاریخ مثنوی ترانۂ عشق طبعزاد مشفقی و محبی جناب خواجہ پیر سلام مدراسی شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

کیا سلام نکتہ ور نے کہی یہ مثنوی	مانتے ہین جسکے ہر ہر شعر کو اہل کمال
طبع کی تاریخ اسے طالب کوئی پوچھے اگر	چہپ گئی ہی مثنوی کیا خوب کہدو اوسکا سال

۱۰ ۱۳ ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب محمد شاہ مرثیہ گو

ہاشمی تخلص خلف جناب شیخ مخدوم بہاول بخش قریشی رئیس اعظم ملتان صدر نشین خانقاہ حضرت غوث بہاء الدین زکریا ملتانی نور اللہ مرقدہٗ

محمد شہ نیک خو مر گئے ہائے
جگہہ اون کی فردوس مین یا خدا ہو
جو خواہش ہے تاریخ کی تمکو طالب
کہو آہ آئی قضا ہاشمی کو
۱۰ ۱۳ھ

تاریخ بنای چاہ مسجد کُپری پٹولیان واقع شہر ملتان

رُباعی

صد شکر کہ از فضلِ خداوندِ جہان
نو چاہ بنا گشت بہ شہرِ ملتان
طالب پئے تاریخ سروشِ غیبم
فرمود بگو چشمۂ فیضِ یزدان
۱ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخ ترتیب کلیات ہذا

ہوا فضلِ خدا سے جب مرتب
یہ میرا کلیاتِ نظمِ افکار
ندا دی ہاتفِ غیبی نے طالب
کہ ہے یہ کلیاتِ حسنِ گفتار
۱ ۱۳

تواریخ نتیجہ افکار گہربار شعرائے نامدار

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع خجستہ گہر جناب حکیم محمد عبدالحق صاحب اختر رئیس موضع حاجی پور علاقہ شمشیر نگر ضلع سلہٹ شاگرد حضرت شوق نیموی

بحمد للہ چھپا دیوان طالب	جو مقبول دل اہل نظر ہے
یہ لکھی خامۂ اختر نے تاریخ	کہ نظم طالب والا گہر ہے

۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنور نامور جناب منشی غلام احمد صاحب اخگر متوطن امرتسر دام لطفہ

۲	بہار آمد بہ بستان سخن ہر سخن سنجان	۳۰۰	شدہ مطبوع دیوان جناب طالب ملتان
۹۰۰	ظہور باکمالش چون بمیدان سخن افتاد	۴۰	منور شد ز نورش دیدۂ عشاق و محزونان
۹۰	سرورے ہمچنان از خواندنش در دل شود پیدا	۴	دماغ از عرش بالاتر شود مثل پری رویان
۲	برای سال طبعش مادہ چون خوب استم اخگر	۲	بگفتا ہاتف غیبی کہ تاریخش موشح دان

۱۳۱۰ھ

دیگر

چھپگیا طالب کا نیرنگِ عجیب
خوش بیانی جس سے یکسر ہی عیان

کہتا ہے بیساختہ سر اک یہی
ہے نرالے ڈھنگ کا یہ بیگمان

سال سنبت لکھدیا آخگر نے یہ
دوستون کے واسطے ہی ارمغان
۴۹ ۱۹ سنبت

قطعہ تاریخ شاعر ذیشرف یادگار سلف جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی

ہوا رونق طبع فضلِ خدا سے
کلامِ سخن سنج و یکتائے دوران

دمِ فکر تاریخ دل نے کہا یہ
لکھو بزم شمع سخندان ہی دیوان
۱۳۱۰

ولہ

طبع دیوان ہوا وہ طالب کا
جسکے طالب ہتی شاعرانِ زمن

فکر تاریخ ہتی مجھے اشرف
کہا ہاتف نے لکھہ شگرف سخن
۱۳۱۰

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر سخنور شیرین کلام و خوش تقریر جناب

منشی محمد بشیر صاحب بشیر لکھا کوٹی شاگرد حضرت شوق نیموی

ہوا جبکہ طالب کا دیوان طبع	ہے ہر شعر جسکا دُرِ بے بہا
بشیر اسکی تاریخ مین نے کہی	کہ دلخواہ بمثل دیوان چھپا

۱۳۰۱ھ

قطعہ تاریخ شاعر شیرین بیان و خوش تقریر جناب منشی امیر الدین صاحب تسطیر ساکن پورینیہ شاگرد حضرت شوق نیموی

ہوا فضلِ خدا سے جبکہ مطبوع	جنابِ طالبِ ملتان کا دیوان
لکھا تسطیر نے یون سال فصلی	چھپا بیمثل دیوان دُر افشان

۱۳۰۰ ف

تاریخ نتیجہ فکر سلیم ہمپایہ قدسی و کلیم حضرت استاذ الاستاذ جناب منشی محمد امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

زہے طالب ناظم خوش بیان	سخندان سخن فہم شیرین زبان
جنھین کہتے ہین جملہ دانائے دہر	بلاغت فصاحت مین یکتائے دہر
کیا جمع دیوان اک لاجواب	بیاض سحر کی طرح انتخاب
ہوا صاف تحقیق و صحت کے ساتھ	چھپا حسنِ خط و کتابت کے ساتھ

میرے دل کو تسلیم آیا خیال | کروں نظم مصرع کوئی بہر سال
کہا میں نے آخر دم اختتام | یہ دیوان چھپا ہے تکلف تمام ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ شاعر بے نظیر جناب منشی معز الدین احمد صاحب
تفسیر ساکن پورنیہ شاگرد حضرت شوق نیموی

طالب نکتہ سنج کا دیوان | کیا ہی عمدہ چھپا بفضل خدا
سال فصلی یہ لکھ دو اے تفسیر | کیا ہی دیوان بے نظیر چھپا ۱۳۰۰ف

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنور نکتہ پرور جناب منشی میگھ برن سنگہ صاحب
جوہر غازیپوری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چون مرتب کلام خود فرمود | طالب نکتہ سنج و ماہر فن
گفت تاریخ سال آن جوہر | رونق انگیز و دلپسند سخن ۱۳۱۰ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد سخنور شیرین گفتار جناب منشی سالگ رام
صاحب سالک رئیس گروار ضلع بلیا شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چون جناب طالب شیرین بیان | رونق بزم سخن نازک خیال

کلیاتِ نظمِ خود ترتیب داد	شد پسندِ خاطرِ ہر ذی کمال
کلک سالک سال طبعش زد رقم	کلیاتِ طالبِ نیکو خصال ۱۰ ۱۳ھ

ولہ

طالبِ رنگین بیان نازک خیال	شاعرِ شیرین سخن ہر دل عزیز
بہرِ پابوسِ عروسِ فکرِ او	دائما حاضر فصاحت چون کنیز
کلیاتِ نظمِ خود چون جمع کرد	خواست سالک عیسوی تاریخ نیز
از سرِ اخلاص کلکم زد رقم	ارمغانِ طالبِ صاحب تمیز ۹۳ ۱۸ع

قطعہ تاریخ شاعر شیرین کلام جناب سید خواجہ معین الدین چشتی معروف بخواجہ پیر متخلص سلام مہتمم گلدستہ گلبانگ مدراسی شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چھپا دیوان طالب جب تو بولا وہ خوشی سے دل	کہ ہر ہر شعر اسکا پھول ہے باغِ بلاغت کا
سلام اب جستجو تمکو جو ہے تاریخ ہجری کی	لکھو دیوان طالب کا گلستان ہے فصاحت کا ۱۰ ۱۳ھ

ولہ

چھپ گیا اب حدائقِ طالب — جسکے ہر شعر مین ہی نعتِ رسول
دفترِ مدحتِ پیمبر ہے — دونون عالم مین کیون نہو مقبول
فکرِ تاریخ ہی سلام مجھے — ابرِ رحمت کا تھا فلک سے نزول
ہاتفِ غیب نے صدا یہ دی + — لکھو نسخہ بہشتِ مدحِ رسول
۱۰ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ شاعرِ شیرین نوا صاحبِ فکرِ رسا جناب مولوی حسن مرتضیٰ صاحب شفق ساکن عماد پور ضلع گیا شاگرد جناب کوثر خیرآبادی و حضرت شوق نیموی

عجب دیوان طالب کے چھپے ہین — کہ طالب جنکا ہر پیر و جوان ہے
یہ ہے طبعِ رسا سے اوجِ مضمون — زمینِ شعر رشکِ آسمان ہے
یہ ہے موجِ طبیعت کی روانی — کہ جدول صفحے پر آبِ روان ہے
لطافت ہے سخن مین لطف کر سنا تہ — عجب اردو کی پاکیزہ زبان ہے
مزا باتون کا ہے شعرونمین حاصل — مصنف بھی عجب رطب اللسان ہے
شفق لکھا یہ مین نے طبع کا سال — کلامِ شاعرِ شیرین بیان ہے
۱۰ ۱۳ھ

ولہ

یہ شاگرد جو حضرت شوق کے ہین
خدابخش طالب سخن سنج کامل

کلام اونکے یہ نعتیہ عاشقانہ
چھپے دونون فضل الٰہی سے شامل

شفق مینے لکھی یہ تاریخ فصلی
مضامین طالب کا طالب ہے ہر دل

تاریخ طبعزاد افصح الفصحا ابلغ البلغا صاحب طبع وقاد ونقاد حضرت استاذ الاستاذ جناب مولانا مولوی محمد عبدالاحد صاحب شمشاد لکھنوی دام فیضہ

قطعہ سال کلیات گلریز علم و معانی طالب ملتانی

ساز داده کلام عالی خود
چون خدابخش شاعر کامل

گفت شمشاد مصرع تاریخ
کلیات نفیس و جوش فیض دل

ولہ

چون مرتب کرد نظم لاجواب
شاعر نامی و یکتاے زمن

گفت شمشاد از پے تاریخ آن
کلیات طالب وافی سخن

قطعہ تاریخ علامۂ زمن محقق کامل الفن سخنور شیرین سخن حضرت
استاذنا مولانا ابو الخیر محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی مدظلہ

مرتب چو گردید این کلیات فصاحت بیان و بلاغت نشان
رقم کرد مصراع تاریخ شوق زہے کلیاتِ معانی بیان ۱۰ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ سخنور نازک خیال شاعر شیرین مقال نکتہ سنج خجستہ بنیاد جناب منشی
سید محمد عبد الشکور صاحب عرشی ساکن قصبہ کرائے ضلع عظیم آباد شاگرد حضرت شوق نیموی

طالبِ خوش بیان کا یہ دیوان کیا ہی عمدہ چھپا بفضلِ خدا
خامۂ دُر فشانِ عرشی نے لکھی تاریخ نظمِ بیش بہا ۱۰ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ شاعر فصیح البیان سخنور شیرین زبان سر آمد
ارباب دانش و تمیز جناب سید شاہ عبد العزیز صاحب
عزیز بہاری شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

چو شد مطبوع این دیوانِ طالب چراغِ بزمِ گفتارِ دل افروز
عزیز از بہر سالِ انطباعش بگفتم شمعِ اشعارِ دل افروز ۱۰ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ طبعزاد شاعر با مذاق سر آمد ارباب اخلاق جناب حکیم محمد جان صاحب فراق عظیم آبادی شاگرد حضرت شوق نیموی

مرتب جب ہوا افضلِ خدا سے	کلامِ طالبِ عالی مراتب
فراق اوسکی لکھی مین نے تاریخ	کہ ہے یہ برگزیدہ نظمِ طالب

قطعہ تاریخ نتیجہ طبع سر امد ارباب ذوق جناب سید ابو الفتح محمد عمر صاحب فوق رئیس عظیم آباد شاگرد حضرت شوق نیموی

جب یہ دیوان حضرتِ طالب	چھپ گیا غیرتِ بہارِ چمن
فوق تاریخ میری بلبلِ فکر	بول اوٹھی گلشنِ نفیسِ سخن

قطعہ تاریخ شاعر عالی تبار سخن سنج شیرین گفتار جناب منشی محمد عبد الاحد صاحب قدس تعلقہ دار پھر ساٹار ضلع بلیا شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی

مرتب جب ہوئے طالب کے دیوان	ہوئے وہ رشکِ گلشن طبع بیمثل

یہ کلکِ قدسؔ نے تاریخ لکھی	چھپے دیوانِ روشن طبع ممیّز ۱۰ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخِ سخنورِ جامع الفضائل جناب مولوی سیّد شاہ تفضل حسین صاحب کاملؔ بہاری شاگرد حضرت شوقؔ نیموی

طالبؔ کے چھپے جو دو نون دیوان	پھڑکی روحِ نصیرؔ و غالبؔ
تاریخ یہ مین نے لکھی کاملؔ	کیا سنجیدہ ہے نظم طالبؔ ۱۰ ۱۳ھ

قطعۂ تاریخِ سخنورِ کامل جناب حکیم سیّد شاہ محفوظ الحق صاحب واصلؔ عظیم آبادی شاگرد حضرت شوقؔ نیموی

جبکہ طالبؔ کے یہ دو نون دیوان	چمکے عالم مین مثالِ خورشید
سنۂ طبع لکھا واصلؔ نے	نظم طالبؔ ہے بہارِ امّید ۱۰ ۱۳ھ

قطعہ از زبدۂ اہلِ معارف جناب سیّد شاہ ناظر حسین صاحب واقفؔ بہاری شاگرد حضرت شوقؔ نیموی

طبع چون گردید از فضلِ خدا	کلیاتِ طالبؔ یکتائے فن
زد رقم تاریخِ سالِ انطباع	کلکِ واقفؔ ہدیۂ شعر و سخن ۱۰ ۱۳ھ

تمّت

ب ملتانی ۲

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۸	۷	زیازت	زیارت
۱۳۲	۱	تیرا	اب یہ
۱۴۰	۹	ہونی ہے	ہوتی ہے
۱۴۵	۱۰	آپ کا	مین ترا
۱۵۹	۱۰	دل وحشی	کی فضا مجکو
۱۶۵	۵	اسی باعث	+
"	"	ہون	ہوتین
۱۶۶	۴	گناہونگی	گناہونگی
۱۶۹	۸	ہوا	ہو
۱۷۵	۷	کبھی	کبھے
۱۸۰	۳	خواہش	خواہش ہے
۱۸۱	۱	عور	حور
"	۳	کہتے	پڑھتے
"	۶	چڑھاجاتی	چڑھاآتی
۱۸۷	۱	اطیو	اطیوا
۱۹۳	۱۳	جبین	جبین ہے
۱۹۸	۱۲	ادا ہے	ادا رہے
۲۰۱	۱	افسوس	بتلاو
۲۱۳	۷	ترانۂ عشق	آشوب وفا
"	۹	نکتہ ور	نکتہ پرور
۲۱۶	۸	بزم شمع	شمع بزم
۲۲۱	۷	قمشاد	شمشاد

اشتہار کتب مؤلفہ علامۂ زمن محدث کامل الفن حضرت مولانا ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی دام فیضہ

آثار السنن — ۲

اوشحۃ الجید

ائمہ اربعہ کی تقلید کے بیان مین اور امام اعظم کی سوانح عمری مین یہ رسالہ نہایت ہی محققانہ لکھا گیا ہے اسنے ملک پر پورا اثر ڈالا ہے بہتیرے متعصبین کے اگلے خیالات پلٹ دیئے ہین۔ ملک نے اسکی بہت بڑی قدردانی کی ہے۔ قیمت فی جلد۔ [illegible]

حبل المتین

یہ معرکۃ الآرا رسالہ بحث آمین مین ہے جسمین طرفین کی حدیثین صحاح ستہ کے علاوہ بہت سی نایاب کتابون کی مع اسناد درج ہین۔ پٹنہ و حیدرآباد و مدراس و لکھنؤ۔ و پنجاب و ملک عرب کے مختلف کتب خانون سے مدد لیگئی ہے۔ آمین بالاخفاء کے ثبوت مین آجتک کوئی ایسا رسالہ تالیف نہین ہوا۔ قیمت فی جلد۔ ۶

مقالۂ کاملہ

یہ رسالہ ایک شخص کے رسالے کے جواب مین لکھا گیا ہے۔ اسمین علاوہ اور مباحث مفیدہ کے یارسول اللہ وغیرہ کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ طور پر کی گئی ہے۔ قیمت۔ ۴/

تذییل

اس رسالے مین بزرگان دین کی قدمبوسی و دستبوسی کا استحباب احادیث و فقہ سے کما حقہ ثابت کیا گیا ہے۔ مقالۂ کاملہ کے ساتھ چھپا ہے اور بعد نظر ثانی و محو و اثبات رسالہ ذباح البقر کے ساتھ بھی چھپا ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۱/

ازاحۃ الاغلاط

غلط الفاظ کی تحقیق مین یہ رسالہ بحوالہ کتب و اشعار اساتذہ نہایت جانفشانی سے لکھا گیا ہے اور ولایتی کاغذ پر چھپا ہے۔ جن حضرات کو غلطی سے بچنا ہو ضرور اسکی خریداری کرین۔ قیمت فی جلد۔ ۸/

اصلاح

یہ رسالہ اردو گو شعرا اور انشا پردازون کے حق مین حکم اکسیر رکھتا ہے۔ اسمین متروکات وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت فی [illegible]

ایضاح

یہ رسالہ اصلاح کی شرح ہے جسمین شاعری کے متعلق جابجا ایسی باتین ہین جو کسی کتاب مین نہین۔ طرہ یہ کہ اصلاح اور ازاحۃ الاغلاط بھی بعد نظر ثانی اسکے ساتھ چھپی ہے۔ قیمت فی جلد۔ ۶/

سُرمۂ تحقیق

یہ رسالہ اسم بامسمی ہے جسکی دھوم سارے ہندوستان مین مچی ہوئی ہے۔ اسمین معرکۃ الآرا الفاظ کی چھان بین کیگئی ہے اسکے ساتھ نعت عظمٰی۔ حل القصیدہ۔ تذکرۃ الشوق۔ دندان شکن۔ طومار التوبیخ بھی شامل ہین قیمت فی جلد ۵/

نغمۂ راز

یہ پُر درد مثنوی اردو مین نہایت پاکیزہ خیال کے پیرایے مین نظم ہوئی ہے۔ ملک کی قدردانی سے دوبارہ چھپی ہے۔ نظر ثانی مین بہت کچھ ترمیم ہوئی ہے۔ سونے مین سہاگہ یہ کہ اسکے ساتھ درد جدائی ضمیمہ [illegible]

یادگار وطن — ۳

یہ ایک عمدہ تذکرہ ہے جسمین جناب [illegible] کی سوانح عمری اور حضرات نیمی کے تراجم اور بارہ کے حالات درج ہین۔ جابجا ہمارے وطن کی چھیڑ چھاڑ نہایت لطافت کے ساتھ نہایت مفید باتین لکھی گئی ہین۔ قیمت فی جلد ۳/

یہ کل کتابین جناب مولانا صاحب کے یہان سے بہ نشان نیمی محلہ پٹنہ بارسال قیمت یا بذریعہ ویلو پے ایبل مل سکتی ہین۔